



ہم سفر شادی، محبت اور ازدواجی زندگی کا اسلامی نقشہ

تصنیف:

ڈاکٹر سید نورالضحیٰ برماور

نورہ فضل جوکا کو

تعارف بقلم: مفتی اعظم، اسلامی امور، دبئی

شیخ ڈاکٹر محمد عیادہ الکبسی

ہم سفر: شادی، محبت اور ازدواجی زندگی کا اسلامی نقشہ

تصنیف:

ڈاکٹر سید نور الضحیٰ برماور
نورہ فضل جو کا کو

تعارف بقلم: مفتی اعظم، اسلامی امور، دبئی
شیخ ڈاکٹر محمد عیادہ الکبسی

فہرست

- پیش لفظ (۷)
- دہئی کے مفتی اعظم کا تعارفی خطاب (۹)
- تعارف (۲۳)
- شادی کیوں کریں؟ (۲۷)
- شادی ایک باہمی پردہ پوشی ہے (۳۱)
- شادی بمقابلہ لو-ان ریلیشن شپ (۳۳)
- جتنی جلدی ہو اتنا بہتر (۳۷)
- جلدی شادی پر تحقیق (۴۰)
- وہ باریک لکیر جو شیفنگی، عشق اور حقیقی محبت میں فرق کرتی ہے (۴۳)
- اپنے نوجوان بھائیوں اور بہنوں کے لیے ایک نصیحت (۶۰)
- اپنا ہم سفر چننا (۶۳)
- غیر حقیقی توقعات (۶۸)
- اپنی بیٹی کو دیندار شخص کے سامنے پیش کرنا (۷۱)
- بدعتی شخص سے شادی (۷۶)
- اپنی بیٹی کا نکاح ایسے شخص سے کرنا جو نماز نہ پڑھتا ہو (۷۹)
- صحیح شریک حیات کے انتخاب کے چند اہم مشورے (۸۲)
- جبری نکاح (۸۷)

نمازِ استخارہ (۹۴)

پہلی نظر: ہونے والے شریکِ حیات کو دیکھنا (۹۹)

اگر کسی نے کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا ہو تو کسی دوسرے کے لیے اسے پیغام دینا جائز

نہیں (۱۰۲)

منگنی کی تقریب (۱۰۴)

منگنی کا دور (۱۰۶)

نکاح کو آسان بناؤ (۱۰۸)

نکاح سنت ہے (۱۱۱)

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح (۱۱۶)

اگر ولی عورت کو اس کی پسند کے مناسب رشتے سے روکے تو کیا حکم ہے؟ (۱۲۰)

سلف صالحین کا اپنی بیٹیوں کو شادی سے پہلے نصیحت کرنا (۱۲۲)

ہماری طرف سے نصیحت (۱۲۵)

شادی کی تقریبات میں پاکیزہ گیت گانے کا جواز (۱۳۸)

شب زفاف (۱۴۰)

بیوی کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھی جانے والی دعا (۱۴۲)

شوہر اور بیوی کا مل کر نماز پڑھنا (۱۴۳)

مسواک یا ٹوتھ برش کا استعمال اور منہ کی صفائی (۱۴۶)

پیش خیمہ کے کچھ اہم اصول (۱۴۷)

ہم بستری کے دوران اپنی بیوی کو مطمئن کرنا (۱۴۹)

- جذباتی قربت اور شادی میں اس کی اہمیت (۱۵۱)
- خواتین کے لیے ازدواجی تعلقات کے بارے میں اہم مشورہ (۱۵۳)
- بیوی سے ہم بستری (۱۵۶)
- ہم بستری سے پہلے پڑھی جانے والی دعا (۱۵۸)
- لواطت کی حرمت (۱۵۹)
- کیگل ورزشیں بہتر جنسی زندگی کے لیے (۱۶۲)
- حیض کے دوران بیوی سے جماع (۱۶۴)
- حیض کے دوران کیا جائز ہے؟ (۱۶۶)
- جماع کے علاوہ سب کچھ جائز ہے (۱۶۷)
- حیض کے دوران جماع کرنے والے کا کفارہ (۱۶۹)
- حیض کے بعد جماع کب کریں؟ (۱۷۰)
- اپنے شریک حیات کے سامنے برہنہ ہونے کا جواز (۱۷۱)
- جماع سے پہلے یا سونے سے پہلے غسل یا وضو کرنا مستحب ہے (۱۷۳)
- شوہر اور بیوی کا ایک ساتھ غسل کرنا (۱۷۵)
- شوہر اور بیوی کے ایک ساتھ غسل کرنے کے چند فوائد (۱۷۶)
- کنڈوم اور عزل کا جواز (۱۷۷)
- بیوی سے جماع میں بھی ثواب ہے (۱۷۸)
- بیڈروم کے راز پھیلانا (۱۸۰)
- ولیمے کی اہمیت و فضیلت (۱۸۳)

ولیمے کی دعوت قبول کرنا (۱۸۵)
 ولیمے میں نیک لوگوں کو دعوت دینا (۱۸۶)
 وہ ولیمہ جس میں غریبوں کو دعوت نہ دی جائے (۱۸۷)
 کیا کوئی شخص دعوت میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو واپس لوٹ جائے؟ (۱۸۸)
 شادی کی تقریب میں فوٹو گرافی اور ویڈیو گرافی (۱۹۰)
 روزے کی حالت میں بوسہ لینا (۱۹۲)
 رمضان کے دن میں بیوی سے جماع کی حرمت اور اس کا کفارہ (۱۹۴)
 حمل کے دوران جماع (۱۹۶)
 فحش مواد (پورنو گرافی) کا حکم (۱۹۷)
 پورن دیکھنے کی آزمائش میں مبتلا لوگوں کے لیے نصیحت (۱۹۹)
 ازدواجی زندگی پر فحش مواد کے اثرات (۲۰۳)
 اپنے شریکِ حیات کے ساتھ وقت گزارنا (۲۰۶)
 اپنے شریکِ حیات کے ساتھ کھیل کھیلنا (۲۰۸)
 اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک (۲۱۱)
 اس بیوی کے ساتھ معاملہ جسے آپ ناپسند کرتے ہوں (۲۱۲)
 عورتوں کا خیال رکھو! رسول اللہ ﷺ کا حکم (۲۱۹)
 اپنی بیوی کے ساتھ بردباری اختیار کرنا (۲۲۲)
 شوہر کا بیوی سے یا بیوی کا شوہر سے ان کے درمیان محبت مضبوط کرنے کے لیے جھوٹ
 بولنا (۲۲۶)

غیرت (۲۲۸)

اپنی بیوی کو خوبصورت ناموں سے پکارنا (۲۳۲)

اپنے شریکِ حیات کے لیے خوشبو لگانا (۲۳۳)

ایک ہی جگہ سے پینا (۲۳۴)

اپنے شریکِ حیات کی گود میں ٹیک لگا کر قرآن کریم کی تلاوت کرنا (۲۳۵)

اپنے شوہر کے بال سنوارنا (۲۳۶)

اپنے شریکِ حیات کے جذبات کو محسوس کرنا (۲۳۷)

ماہواری کے دوران خواتین میں جذباتی تبدیلیوں کو سمجھنا (۲۳۸)

قبل ازماہواری علامات اور شدید قبل ازماہواری اضطرابی کیفیت کو سمجھنا (۲۳۹)

بیوی کے حقوق (۲۴۱)

بیوی اور گھر والوں پر خرچ کرنا اللہ کی طرف سے اجر کا ذریعہ ہے (۲۴۲)

بیوی کا حق اور لمبے عرصے تک بیوی سے دور رہنا (۲۴۵)

بعد از زچگی ڈپریشن میں اپنی بیوی کا ساتھ دینا - شوہروں کے لیے ایک رہنما (۲۴۸)

شوہر کے حقوق (۲۵۱)

بغیر کسی معقول وجہ کے طلاق مانگنا (۲۵۵)

شوہر کے ساتھ ازدواجی تعلق سے انکار (۲۵۶)

نیک بیوی دنیا کی بہترین نعمت ہے (۲۵۷)

شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ میل جول (۲۵۹)

خاتمہ (۲۶۳)

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امتِ مسلمہ میں طلاق کے بڑھتے ہوئے واقعات، حرام تعلقات اور بے وفائی کے عام ہوتے رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہ کتاب دنیا بھر کے مسلمانوں کو ان کی ازدواجی زندگی سے جڑے بہت سے مسائل اور پریشانیوں کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوگی، ان شاء اللہ۔ محبت، نکاح اور ازدواجی قربت کے حوالے سے بہت سے آداب ہیں جن کا جاننا ضروری ہے، اور انہی آداب کے بہت سے پہلوؤں کو اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوگی جن کے ذہن میں شوہر اور بیوی کے درمیان ازدواجی اور جنسی تعلقات سے متعلق سوالات ہیں لیکن وہ کسی عالم سے پوچھنے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ اسلام ایک حقیقت پسند دین ہے اور زندگی گزارنے کے لیے ضروری معاملات میں دین میں کوئی حیا نہیں۔ کتاب کو محبت، نکاح اور ازدواجی قربت کے مختلف مسائل پر بنی موضوعات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تمام حوالہ جات کے ساتھ جلد، صفحہ اور حدیث نمبر درج کیے گئے ہیں۔ ہم نے سختی سے صرف انہی احادیث پر اکتفا کیا ہے جو صحیح یا حسن درجے کی ہیں۔ نیز، اس کتاب میں مذکور اسلافِ صالحین کے واقعات بھی مستند اسناد کے ساتھ ثابت ہیں۔ سائنسی تحقیقات کو معروف اور مستند جرائد سے جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ کتاب کا اختتام خلاصہ، اسلامی اصطلاحات کی لغت اور تفصیلی کتابیات پر ہوتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اس کام کو مکمل کرنے کی توفیق اور قوت عطا فرمائی۔ ہم نے ازدواجی اور جنسی

تعلقات سے متعلق امور کو واضح انداز میں بیان کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ ہم ویبہ نعیم، عبدالباری خان اور محمد عمار کا ان کی تجاویز اور متن کی بھرپور ترمیم پر شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سہیل بن سعید کے ممنون ہیں جنہوں نے اس کتاب کی سافٹ ویئر اپیلیکیشن تیار کی، اور عبد اللہ طہ کے بھی شکر گزار ہیں ان کے قیمتی تبصروں کے لیے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کام کو خالصتاً اپنی رضا کے لیے قبول فرمائے اور اسے تمام قارئین کے لیے نفع بخش بنائے۔

ڈاکٹر سید نور الضحیٰ برماور
نورہ فضل جوکا کو
نیش ول۔ امریکہ

دبی کے مفتی اعظم کا تعارفی خطاب

بسم الله الرحمن الرحيم

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ وہ نہایت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے؛ روزِ جزا کا مالک ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اس کے آخری رسول ﷺ پر، ان کے پاکیزہ اہل بیت پر، ان کے نیک صحابہ پر، اور ان تمام لوگوں پر جو نیکی اور اچھے اعمال کے ساتھ قیامت تک ان کی پیروی کریں۔

خاندانِ زندگی میں بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے، کیونکہ یہ پہلی چیز ہے جسے ہم اپنی زندگی میں جانتے ہیں، اور اس کا ہم پر اور ہمارے مستقبل پر دائمی اثر ہوتا ہے۔

اسلام نے خاندانی زندگی پر بہت زور دیا ہے؛ ایسے بہت سے نکات کی طرف بلاتے ہوئے جو سماجی تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرتے ہیں، جیسے کہ: خاندان کے کردار کو دی گئی اہمیت، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، دیگر خاندانی افراد کے ساتھ اچھے تعلقات، بیوی اور بچوں کے حقوق اور ضروریات کا خیال وغیرہ۔

اسلام اپنے ساتھ دنیا میں بہت سی ضروری تبدیلیاں اور فائدہ مند اصلاحات لایا۔ اسلام کی سب سے اہم سماجی اصلاحات میں سے ایک خاندان کو مضبوط کرنا، رشتہ نکاح کی اہمیت، اور رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات کی اہمیت تھی۔

اسلامی معاشرے میں، جیسا کہ بہت سے دیگر روایتی معاشروں میں، خاندان میں داد و ادائی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، کزنز اور سرسالی رشتہ دار بھی شامل ہوتے ہیں۔ بہت سی جدید ثقافتوں اور معاشروں نے مشترکہ خاندان کے احساس اور تجربے کو کھو دیا ہے۔ اس کا اثر بنیادی خاندان پر بھی پڑتا ہے، جس سے خاندانی تعلقات ٹوٹتے ہیں اور بچوں اور آنے والی نسلوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ایک خوشحال اور مضبوط خاندان اور ایک مربوط معاشرہ بنانے کے لیے، اسلام مرد اور عورت کے درست تعلق کی اہمیت پر زور دیتا ہے، کیونکہ یہ دونوں خاندان کے ستون ہیں۔

نکاح کے بندھن یا معاہدے کو ایک مضبوط عہد اور پکا وعدہ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور تم اسے کیسے لے سکتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے کے پاس جا چکے ہو اور انہوں نے تم سے

پختہ عہد لیا ہے۔ القرآن ۴:۲۱

نکاح دین کا ایک اہم حصہ ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نکاح آدھا دین ہے۔

نکاح کا معاہدہ، جب اسلامی اصولوں کے مطابق کیا جائے، تو نکاح کے اندر جسمانی تعلقات کو جائز قرار دیتا ہے، دونوں میاں بیوی کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے، اور ان کے بچوں کے حقوق کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

خاندانی زندگی کی بنیادیں

اسلام میں خاندانی زندگی اور ازدواجی تعلقات تین بنیادی اصولوں پر قائم ہونے چاہئیں:
سکون، اعتماد اور باہمی سمجھ بوجھ

محبت اور قربت

رحمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ " القرآن ۲۱:۳۰

یہ آیت مردوں اور عورتوں کے باہمی محبت اور احترام کے ساتھ رہنے کی ضرورت پر زور دیتی ہے تاکہ خاندان کی صحت مند نشوونما کے لیے امن کا ماحول بنایا جاسکے۔ یہ تین ضروری چیزیں۔ سکون، محبت اور رحمت۔ حاصل کرنے کے لیے دونوں شریک حیات کی شرکت اور رضامندی ضروری ہے۔

سکون گھر کے عمومی ماحول کی بنیاد ہے۔ سکون کا مطلب امن اور اطمینان ہے، اور یہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب خاندانی زندگی باہمی اعتماد اور سمجھ بوجھ پر استوار ہو۔ محبت خاندان کے اندر گہرے تعلقات اور جذباتی معاملات کی بنیاد ہے۔

محبت بنانی اور برقرار رکھنی پڑتی ہے۔ یہ از خود نہیں آتی، جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ ہم اکثر "پہلی نظر کی محبت" کا جملہ سنتے ہیں۔ ایسی محبت نادر ہے اور اکثر یہ ایک تھکا دینے والی خیالی بات ہے نہ کہ وہ حقیقی صحت مند جذبہ جو پیدا کیا، برقرار رکھا اور پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔

کامیاب ہونے کے لیے، محبت کو دونوں فریقوں کی شرکت درکار ہوتی ہے۔ اسے ان کے الفاظ اور اعمال، ان کے جذبات کی شراکت، اور اس عظیم زندگی کے تجربے کی خاطر دینے اور قربانی کی ضرورت ہے۔

اسلام شوہر اور بیوی کے درمیان تعلق کو سب سے زیادہ قریبی ہونے کا مطالبہ کرتا ہے۔ قرآن کریم نے اس گہرے تعلق کو بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے لباس ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وہ (تمہاری بیویاں) تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ القرآن ۱۸۷:۲

اسلام زنا اور ازدواجی بے وفائی کو حرام قرار دیتا ہے اور اسی لیے اسلام شوہر اور بیوی دونوں کو ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرنے کی تعلیم دیتا اور ترغیب دیتا ہے۔ ایک دوسرے کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنا قرآن کریم میں واضح طور پر بیان ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تمہارے لیے روزے کی رات میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ "القرآن ۱۸۷:۲

یہ آیت دونوں شریکِ حیات کو ایک دوسرے کی جسمانی ضروریات پوری کرنے اور ایک دوسرے کی خواہشات کو پورا کرنے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اسلام ازدواجی تعلق کے جسمانی پہلو کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نیکی کی ایک شکل قرار دیتا ہے۔ یہ تعلق رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ صدقے کی ایک صورت ہے، اور اس پر دوسرے نیک اعمال کی طرح اجر ہے۔

خاندانی زندگی کی تیسری بنیاد اسلام میں رحمت ہے۔

رحمت خاندان کے اندر معاملات اور تعامل کی بنیاد ہے۔ رحمت اسلام کا ایک اہم حصہ ہے، کیونکہ یہ تمام مسلمانوں کو تمام لوگوں اور مخلوقات کے ساتھ رحمت دکھانے، اس پر عمل کرنے اور اسے پھیلانے کی دعوت دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ خاندان اس رحمت بھری زندگی کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

بعض لوگ اجنبیوں پر رحم کرتے ہیں لیکن اپنے خاندان کے ساتھ سختی سے پیش آتے ہیں، جو کہ ستم ظریفی اور بے اخلاصی ہے۔ اگر وہ واقعی رحم دل ہوتے، تو ان کا خاندان سب سے پہلے اس رحمت کو محسوس کرتا، دیکھتا اور اس کا تجربہ کرتا۔

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔

لہذا، اسلام میں شوہر اور بیوی کو عزت اور ہم آہنگی کے ساتھ، اعتماد اور باہمی سمجھ بوجھ کے ساتھ، محبت اور پیار کے ساتھ مل کر رہنا چاہیے، اور اس طرح گھر کو امن اور سکون کی جگہ بنانا چاہیے۔ دونوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کی تکمیل کرنی چاہیے۔

ہر مسلمان خاندان کو ایک ہم آہنگ اور خوشحال خاندان بنانے کی کوشش کرنی چاہیے جسے ایک عظیم نمونے کے طور پر دیکھا جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کرنا سکھایا:

اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔
القرآن ۲۵:۷۴

اسلام میں شوہر اور بیوی دونوں کے کچھ حقوق اور فرائض ہیں۔ یہ حقوق اور فرائض ۵۰-۵۰ کی بنیاد پر نہیں بلکہ ہر ایک کی صلاحیتوں اور ذمہ داریوں کے مطابق بہترین، منصفانہ اور مناسب طریقے سے، اور ان کی فطرت کے مطابق تقسیم کیے گئے ہیں۔

شوہر پر بہت سے فرائض ہیں، جیسے کہ: اپنے خاندان کی کفالت کرنا اور بیوی کا مہر ادا کرنا۔ عام طور پر، شوہر کو اپنی استطاعت کے مطابق اپنے خاندان کو مناسب رہائش، لباس، کھانا، صحت اور تعلیم فراہم کرنی چاہیے۔ اس کے عوض، بیوی کو اپنے خاندان اور شوہر کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے، بچوں کو پیدا کرنا اور ان کی پرورش کرنی چاہیے، مال کی حفاظت کرنی چاہیے، اور حتی الامکان عزت و ناموس کی حفاظت کرنی چاہیے۔

شوہر کا فرض ہے کہ وہ اپنے خاندان پر خرچ کرے، اور مردوں کو اس کی ترغیب دی گئی ہے اور اس پر عظیم اجر کا وعدہ کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
آدمی کا سب سے بہترین خرچ وہ ہے جو وہ اپنے خاندان پر کرتا ہے۔

بیوی کے ساتھ نرمی اور مہربانی سے پیش آنا ایمان کا حصہ ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو اور اپنی بیوی کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہو۔

مسلمانوں سے یہ بھی مطلوب ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے ملتے رہیں، خاندانی جھگڑوں کو ختم کریں، ایک دوسرے سے رابطے میں رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

تمہارا خاندان اضافی عبادت سے زیادہ اہم ہے۔ جو لوگ اپنی زندگی صرف عبادت میں گزار دیں اور اپنے خاندان کو نظر انداز کریں، وہ بھی اعتدال اور تقوے پر عمل نہیں کر رہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہاری جان کا تم پر حق ہے، اور تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے؛ پس ہر ایک کو اس کا پورا حق دو۔

اسلام میں تعدد ازدواج

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جس میں تمام لوگوں، زمانوں، نسلوں اور مقامات کو سمونے کے لیے قوانین اور ضوابط موجود ہیں۔ یہ انتہائی حالات کو بھی سمولیتا ہے، جو نکاح کے قوانین پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں جب شریک حیات تعلق کے تمام پہلوؤں میں، جسمانی یا دیگر لحاظ سے، ہم آہنگ نہ ہوں۔ کچھ سماجی پہلو بھی ہیں جیسے کہ شدید کم آبادی اور جنگ کے اوقات۔

اسلام میں ایسے مسائل کا ایک حل یہ ہے کہ شوہر کو ایک سے زیادہ بیوی کرنے کی اجازت دی گئی ہے، بشرطیکہ وہ ایک بہت اہم اور بہت سخت شرط پوری کرے: کہ وہ ان کے ساتھ انصاف اور برابری سے پیش آئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم تینوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے، تو ان عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں نکاح کرو، دو، تین، چار چار؛ لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہ کر (سکو گے تو پھر صرف ایک ہی کرو۔" القرآن ۴:۳)

اگر آدمی جانتا ہے کہ وہ بیویوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا۔ اور اسے اس بارے میں بہت احتیاط سے سوچنا چاہیے۔ تو اس کے لیے دوسری بیوی کرنا حرام ہے۔ بیویوں کے ساتھ انصاف کے بہت سے لازمی پہلو ہیں۔ اہم پہلو یہ ہیں: خرچہ، لباس، رہائش اور رات کی باری۔ لہذا، آدمی کو اپنی بیویوں کے درمیان وقت، میل جول اور محبت کے اظہار میں

برابری کرنی چاہیے۔ وہ ایک بیوی کے ساتھ دوسری سے زیادہ وقت نہیں گزار سکتا۔ شوہر کو ہر ممکن حد تک انصاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ مستحسن ہے کہ شوہر بوسے اور قریبی تعلقات میں بھی برابری کرے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس شوہر کو خبردار کیا ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتا کہ آخرت میں اسے سخت سزا ملے گی۔ تعدد ازدواج شوہر کے لیے یک نکاحی سے زیادہ پابند اور مشکل انتخاب ہے؛ کیونکہ اسے اپنے وقت، تحائف، محبت کے اظہار، سفر، خرچ اور رات کی باری میں زیادہ محتاط رہنا ہوگا۔ تعدد ازدواج اسلام میں فعال طور پر حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی، اور مسلمانوں میں اس پر بڑے عیمانے پر عمل نہیں ہوتا۔

طلاق اور خلع

نکاح کا بندھن ایک مضبوط عہد ہے۔ اسی لیے طلاق کو تمام جائز چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔

لیکن زندگی کامل نہیں ہے، اور لوگ مختلف ہوتے ہیں۔

قرآن ہدایت کرتا ہے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان کوئی تنازع پیدا ہو تو خاندان کے ٹوٹنے اور بچوں کی جدائی سے بچنے کے لیے صلح کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ تاہم، ایک وقت آسکتا ہے جب ایک شریک حیات دوسرے پر اعتماد نہ کر سکے اور پھر وہ ایک دوسرے کے لیے موزوں

نہ رہیں۔ نکاح کا بندھن کسی خاص وجہ سے یا مرد اور عورت دونوں کی طرف سے عمومی شکایات کی بنا پر ختم کیا جاسکتا ہے۔

نکاح کا معاہدہ درج ذیل میں سے کسی ایک سے ختم ہو سکتا ہے: وفات، طلاق، علیحدگی، خلع، نکاح کا فسخ یا ٹوٹنا وغیرہ۔

آدمی اسے طلاق سے ختم کر سکتا ہے اور عورت اسے خلع سے ختم کر سکتی ہے۔ اس کی مزید تفصیل آگے آئے گی۔ لیکن مجھے دوبارہ کہنا ہے؛ طلاق کو تمام جائز چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی کو یقین ہو کہ طلاق سے برے نتائج آئیں گے جیسے کہ بچوں کا نقصان اور بیوی کو شدید تکلیف، تو طلاق دینا ناجائز ہو جاتا ہے۔

اسلام میں، طلاق دونوں شریکِ حیات کے فائدے کے لیے ایک عقلمندانہ اور صحت مند حل سمجھی جاتی ہے، جسے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مہربانی اور اچھے سلوک کے ساتھ انجام دیا جائے۔

آخری اور قطعی طلاق نافذ ہونے سے پہلے جوڑے کو طلاق کے اعلان کے بعد رجوع کرنے کے دو الگ الگ مواقع دیے جاتے ہیں۔ اسلام میں طلاق کا آغاز مرد کی طرف سے سمجھا جاتا ہے، لیکن نکاح ختم کرنے کا آغاز بیوی کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے۔ اسے خلع کہتے ہیں۔

خلع کو بیوی کی طرف سے شروع کی گئی مشروط طلاق یا علیحدگی کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ اسلام میں یہ جائز ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

طلاق دوبارہ ہے۔ پھر یا تو انصاف کے ساتھ روک لینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لو، مگر جب دونوں کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے۔ اور اگر تمہیں (فیصلہ کرنے والو) ڈر ہو کہ وہ اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت اپنی آزادی کے بدلے کچھ دے دے۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں؛ پس ان سے تجاوز مت کرو۔ اور جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے وہی لوگ ظالم ہیں۔ القرآن ۲:۲۲۹

اپنی آزادی کے بدلے کچھ دے دے" کا جملہ بیوی کی طرف سے شروع کی گئی طلاق یعنی خلع کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جب شوہر اپنے فرائض ادا نہ کرے یا بیوی کو اس کے حقوق نہ دے، اور جب بیوی مزید شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہے، تو وہ شوہر سے علیحدگی کے لیے مقدمہ دائر کر سکتی ہے اور شادی کے وقت شوہر نے جو مہر اسے دیا تھا وہ اسے واپس کر دیتی ہے۔

ثابت بن قیس کی بیوی حبیبہ بنت عبد اللہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ان کے دین یا اخلاق پر کوئی تنقید نہیں کرتی، لیکن مجھے خوف ہے کہ اسلام میں کفر میں مبتلا ہو جاؤں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا تم اسے اس کا باغ واپس کر دو گی؟

اس نے کہا: "ہاں۔"

رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا:

باغ واپس لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو۔

اگرچہ خلع کا آغاز نبوی کی طرف سے ہوتا ہے، لیکن اصل علیحدگی شوہر کی طرف سے دی جاتی ہے، سوائے ان بعض صورتوں کے جب شوہر ضدی ہو اور طلاق دینے سے انکار کرے، تو پھر قاضی یا جج مصالحت یا علیحدگی کروانے کے لیے مداخلت کرتا ہے۔

مسلمان والدین پورے خاندان کی فلاح و بہبود کے ذمہ دار ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے ہر ایک نگران ہے، اور تم میں سے ہر ایک اپنے ماتحتوں کے بارے میں جوابدہ ہے؛ اور فرمایا: "مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے بارے میں جوابدہ ہے۔"

عورت کا بھی اپنا حصہ ذمہ داریوں میں ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے بارے میں جوابدہ ہے۔

میں آپ سب کے لیے اس دنیا اور آخرت میں کامیابی اور خوشی کی دعا کرتا ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اچھے خاندان اور اچھی اولاد عطا فرمائے، اور ہمیں ان کے لیے اچھا بنائے اور انہیں ہمارے لیے اچھا بنائے، آمین۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خوش اور مطمئن، اعتدال پسند اور متوازن بنائے، اندر اور باہر اور زندگی کے ہر پہلو میں، اور ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرمائے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچائے، آمین۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی الہی سچائی کی طرف رہنمائی فرمائے اور ہمیں اپنے نفس کے لیے، اپنے بچوں اور خاندان کے لیے، اپنے پڑوسیوں اور معاشرے کے لیے، اور پھر پوری انسانیت کے لیے اچھا بنائے، آمین۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں
 ڈاکٹر محمد عیادہ الکلبیسی
 مفتی اعظم، اسلامی امور، دبئی

۲۰۱۶/۱۰/۱۵

تعارف

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت صرف اسلام کی حالت میں ہی آئے۔" القرآن ۳: ۱۰۲

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیے، اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور رشتہ داریوں کو توڑنے سے بچو۔ بے شک اللہ تم پر نگران ہے۔ القرآن ۴: ۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا . يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ وہ تمہارے اعمال سنوار دے گا اور
تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے
بڑی کامیابی حاصل کی۔ القرآن ۷۱-۷۰:۳۳

اما بعد: بے شک سب سے بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین راہنمائی محمد
ﷺ کی راہنمائی ہے۔ اور سب سے بُرے کام نئے ایجاد کردہ امور ہیں، ہر نئی ایجاد کردہ
بات بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اسلام وہ دین ہے جو آدم علیہ السلام کو دیا گیا، جو پہلے انسان اور اللہ کے پہلے نبی تھے، اور یہ
اللہ کے تمام انبیاء کا دین تھا جو انہوں نے انسانیت کے لیے بھیجے۔ اسلام انسان کے لیے
ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے ۵:۳

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے
لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔

اسلام زندگی کے ہر پہلو میں راہنمائی فراہم کرتا ہے، پاکیزگی اور نماز سے لے کر تجارتی معاملات، خاندان اور وراثت تک۔ یہ انسانیت کی تمام ضروریات کو مد نظر رکھتا ہے: روحانی، جذباتی اور جسمانی۔

صحیح مسلم نمبر ۲۶۲ میں روایت ہے

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ قِيلَ لَهُ قَدْ عَلِمَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخُرَاءَةِ . قَالَ فَقَالَ أَجَلَ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِعَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا: تمہارے نبی ﷺ نے تمہیں ہر چیز سکھائی، حتیٰ کہ پاخانہ کرنے کا طریقہ بھی۔ انہوں نے جواب دیا: ہاں، آپ ﷺ نے ہمیں قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع فرمایا، اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے، یا تین پتھروں سے کم سے استنجاء کرنے سے، یا گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔

چنانچہ اسلام نکاح اور ازدواجی تعلقات کے موضوع کو نظر انداز نہیں کرتا، بلکہ اسلام اس بارے میں رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ محدثین جیسے کہ امام بخاری، امام ابو داؤد اور بہت سے دیگر علماء نے اپنے حدیث کے مجموعوں میں "کتاب النکاح" (نکاح کی کتاب) کے نام سے مستقل ابواب قائم کیے ہیں، جن میں نبی اکرم ﷺ کی نکاح اور ازدواجی تعلقات کے موضوع پر روایات جمع کی ہیں۔ اسی طرح فقہ کے علماء نے بھی اس موضوع پر کتابیں لکھی

ہیں۔ اسلام مرد اور عورت کی جسمانی اور جذباتی ضروریات کو تسلیم کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ازدواجی سعادت حاصل کرنے کے لیے رہنما اصول مقرر فرمائے ہیں۔ آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے حواء علیہا السلام کو پیدا فرمایا، جو نکاح اور شوہر اور بیوی کے درمیان تعلق کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

اس ٹیکنالوجی کے دور میں یہ انتہائی ضروری ہے کہ نکاح، محبت اور ازدواجی تعلقات کے موضوعات پر اسلامی تعلیمات کو پیش کیا جائے، کیونکہ ان کے بغیر مسلمان اس موضوع کو غیر اسلامی ذرائع سے سیکھنے پر مجبور ہو جائیں گے اور گمراہی میں پڑ جائیں گے۔ اگر کسی کو نکاح اور ازدواجی تعلقات کے بارے میں صحیح ذرائع سے علم حاصل کرنے کا موقع نہ ملے تو بہت زیادہ امکان ہے کہ وہ ازدواجی تعلقات کے بارے میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے فحش کتابوں کا سہارا لیں، جس کی وجہ سے ان کے ذہن میں جنسی تعلقات اور بالعموم اپنے شریکِ حیات کے بارے میں غلط اور بے ہودہ نظریات پیدا ہو جائیں گے۔ نکاح کے بارے میں صحیح علم حاصل کرنا شادی شدہ زندگی میں آنے والے بہت سے مسائل کو روک سکتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلم امت کو گمراہی اور اس سے پیدا ہونے والے فتنوں سے محفوظ رکھے۔

شادی کیوں کریں؟

یہ سوال آج بہت سے نوجوانوں کے ذہنوں میں اٹھتا ہے، جو شادی کے خیال سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میڈیا اور معاشرے نے ہمارے نوجوانوں پر اس قدر منفی اثر ڈالا ہے کہ شادی کا پورا تصور مسخ ہو کر کچھ ناگوار چیز کی صورت میں پیش کیا جانے لگا ہے۔ انہیں یہ یقین دلایا جا رہا ہے کہ محبت صرف شادی سے باہر حرام تعلقات میں ہی ملتی ہے، جہاں مرد اور عورت انتہائی نامناسب انداز میں ملتے جلتے ہیں، اور انہیں یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ جیسے ہی کوئی شادی کرتا ہے، اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ ذمہ داریوں سے فرار بھی ایک اور وجہ ہے جس کی بنا پر کچھ لوگ شادی سے بالکل منہ موڑ لیتے ہیں۔ ایسے لوگ ان عظیم فوائد کو دیکھنے سے محروم رہ جاتے ہیں جو شادی لوگوں کی زندگیوں میں لاتی ہے۔

شادی ایک ناقص انسان کو مکمل بناتی ہے۔ یہ ایک تاحیات عہد ہے جو خود غرضی، خود پرستی اور خود لذتی کو قابو میں رکھتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو پریشان کن اور بے ترتیب زندگی سے نکال کر ایک منظم ماحول میں رکھا جائے، جہاں اسے زندگی میں چلنے کا راستہ ملے اور ٹیک لگانے کے لیے ایک کندھا میسر ہو۔ یہ آپ کو ایک موقع بھی دیتی ہے کہ آپ اپنے شریک حیات اور بچوں کی خدمت کر کے بے غرضی کے جذبے کو پروان چڑھا سکیں۔ شادی محض ایک جسمانی ملاپ نہیں؛ یہ ایک جذباتی ملاپ بھی ہے۔ نکاح کا بندھن ہمیں اس قدرت دیتا ہے کہ ہم گہری اور تسکین بخش محبت کے ذریعے برائیوں کے تمام وسوسوں کو

شکست دے سکیں؛ ایسی محبت جو جسمانی اور جذباتی دونوں سطحوں پر اپنے شریکِ حیات کو دیتی اور اس سے پاتی ہے۔ بہت سے لوگ شادی کے بعد اپنے شریکِ حیات کی محبت، سہارے اور رفاقت کی بدولت جذباتی اور جسمانی صحت دوبارہ حاصل کر چکے ہیں۔

شادی انسان کو گناہ سے بچا کر اعلیٰ درجے کا تقویٰ حاصل کرنے میں بھی معاون ہوتی ہے، جو تنہا رہتے ہوئے حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم (۳۰:۲۱) میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً
وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں تابعین کے عظیم مفسر، صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے شاگرد، امام قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

(وَرَحْمَةً) رحمکم بھا، فعطف بعضکم بذلك على بعض

اور رحمت۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے اس (یعنی شادی) کے ذریعے تم پر رحمت فرمائی، چنانچہ دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا ہو گئی۔

امام قتادہ کی یہ تفسیر امام ابن جریر الطبری نے اپنی تفسیر (۸۶/۲) میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام الشوکانی نے اپنی تفسیر "فتح القدیر" (۲۵۳/۴) میں اس آیت کی تشریح میں فرمایا:

وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً أَيُّ: وَدَادًا وَتَرَاحُمًا بِسَبَبِ عَصْمَةِ النِّكَاحِ يَعْطَفُ بِهِ
بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَكُمْ قَبْلَ ذَلِكَ مَعْرِفَةٌ فَضْلًا عَنْ مَوَدَّةٍ
وَرَحْمَةٍ

اور (اللہ نے) تمہارے درمیان مودت (محبت) اور رحمت رکھ دی۔ یعنی نکاح کے بندھن کی وجہ سے خلوص اور باہمی ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے، جس سے دونوں ایک دوسرے سے مانوس ہو جاتے ہیں، حالانکہ اس سے پہلے نہ آپس میں کوئی جان پہچان تھی اور نہ محبت و رحمت کا کوئی سوال تھا۔ پس یہ خلوص بھری محبت اور رحمت نکاح کے ثمرات ہیں۔

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن، حدیث نمبر ۱۹۱۹ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرُ بِكُمْ الْأُمَمَ وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءٌ

نکاح میری سنت ہے، اور جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ شادی کرو، کیونکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ جو شخص استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے، اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کے لیے ڈھال ہے۔

شادی ایک باہمی پردہ پوشی ہے

شادی ایک باہمی پردہ پوشی ہے
اللہ تعالیٰ قرآن مجید (۲: ۱۸۷) میں فرماتے ہیں:

هٰنْ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ
وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔

تابعین میں سے مشہور مفسر قرآن، امام مجاہد (جو صحابی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے) نے اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی جیسا کہ ابن جریر نے اپنی تفسیر (۴۹۲/۳) حدیث نمبر ۲۹۳۱ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے

هٰنْ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ "يقول: سکن لهن"

وہ (تمہاری بیویاں) تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو (یعنی: تم ان میں سکون و اطمینان پاتے ہو، ان کے ساتھ زندگی گزارنے کی لذت محسوس کرتے ہو)۔

تابعین میں سے ایک اور مفسر قرآن، امام قتادہ نے اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی جیسا کہ ابن جریر نے اپنی تفسیر (۴۹۲/۳) حدیث نمبر ۲۹۳۰ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے:

هَنْ سَكُنْ لَكُمْ، وَأَنْتُمْ سَكُنْ لَهَنْ

وہ (تمہاری بیویاں) تمہارے لیے سکون ہیں، اور تم ان کے لیے سکون ہو (یعنی تم ان کے ساتھ زندگی گزارنے کی لذت محسوس کرتے ہو)۔
امام قرطبی نے اپنی تفسیر (۳۱۶/۲) میں اس آیت کی وضاحت فرمائی:

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سِتْرًا لِصَاحِبِهِ عَمَّا لَا يَحِلُّ

ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے لیے اس چیز سے پردہ ہے جو ناجائز ہے (جیسے لباس انسان کو برہنگی سے بچاتا ہے)۔

لباس وہ ذریعہ ہے جس سے انسان اپنے آپ کو آراستہ کرتا ہے۔ جس طرح ایک شخص برہنہ ہو تو وہ ادھورا محسوس کرتا ہے اور اجنبیت کا احساس ہوتا ہے، اسی طرح جو شخص شادی شدہ نہ ہو وہ ادھورا ہوتا ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی زندگی میں کچھ کمی ہے۔ شادی انسان کو ہر لحاظ سے مکمل کرتی ہے اور اسے اس طرح سنوارتی ہے جیسے لباس اسے سنوارتا ہے۔ شادی، لباس کی طرح، انسانی زندگی کا ایک ضروری حصہ ہے۔

شادی بمقابلہ لو۔ان ریلیشن شپ

مغرب یہ تصویر پیش کرتا ہے کہ ازدواجی خوشی صرف اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب دو افراد شادی سے پہلے بغیر کسی پابندی کے ملیں۔ اس سے وہ ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں، ساتھ رہ سکتے ہیں اور ناجائز جنسی تعلقات قائم کر سکتے ہیں، یہ سب "ایک دوسرے کو بہتر طریقے سے جاننے کے لیے" کیا جاتا ہے۔

اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسرے شخص کی عادات اور شخصیت سے واقف ہو سکیں تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ ہم آہنگ ہوں اور رشتہ زیادہ دیرپا بنایا جاسکے۔ تاہم یہ خیال، جو افسوس کی بات ہے کہ مسلم دنیا میں بھی سرایت کر گیا ہے، ایک بڑی غلط فہمی ہے۔

لو۔ان ریلیشن شپ کا یہ تجربہ خاندانوں اور معاشرے پر بھی برے اثرات مرتب کرتا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کر سکتا، کیونکہ شادی سے پہلے جوڑے ایک دوسرے کو متاثر کرنے کے لیے ایک تصنع اور بناوٹ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ایسے رشتے بہت نازک ہوتے ہیں کیونکہ ان کی بنیاد شادی جیسے کسی مضبوط معاہدے پر نہیں ہوتی۔

نیز، تجربہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ لو۔ان ریلیشن شپ میں عورتیں زیادہ نقصان اٹھاتی ہیں۔ چونکہ لو۔ان ریلیشن شپ میں علیحدگی بہت آسان ہوتی ہے، اس لیے ایک چھوٹی سی

لڑائی، اختلافِ رائے، یا کوئی غلط سوال بھی کسی ایک ساتھی کو رشتہ چھوڑنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ چونکہ فطرتاً عورتیں جذباتی ہوتی ہیں، اس لیے کسی اور کے ساتھ لو-ان ریلیشن شپ میں رہنے کے بعد ان کے لیے ایک اچھا اور سمجھدار شریکِ حیات تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ "اگر ایک مرد مجھے چھوڑ دے تو میں دوسرا ڈھونڈ لوں گی"۔ یہ بات اور یہ عمل عورت کی فطرت کے موافق نہیں ہے، بلکہ مسلسل ساتھی بدلنے کے عورت کے اعتماد اور اس کی مجموعی شخصیت پر بہت برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وہ شدید عدم تحفظ کے جذبات اور رشتوں سے متعلق خوف میں اضافہ محسوس کرے گی، جس سے وہ کسی بھی دوسرے رشتے میں مستحکم نہیں رہ پائے گی۔

اسلام، تاہم، شادی کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے شادی کو فرض کرنے کی وجہ کے بارے میں بالکل مختلف نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ قرآن مجید (۳۰:۲۱) میں فرماتے ہیں:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً
وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ ایک معاہدے سے جڑی دروحوں کے درمیان یہ خوبصورت رشتہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اللہ کی نشانی، جیسے سورج، چاند، ستارے، دن اور رات وغیرہ، وہ چیز ہے جس پر مومن اپنے رب سے قریب ہونے کے لیے غور و فکر کرتا ہے۔ اسی طرح، یہ اس کی طرف سے ایک نشانی ہے کہ اس نے ہر ایک کے لیے اپنے ہی جیسوں میں سے جوڑا بنایا، اس کا واحد مقصد یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے میں سکون پائیں۔ جو کوئی بھی اس کو اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق پورا کرے تو یقیناً اللہ ان کے درمیان محبت اور رحمت ڈال دے گا۔ وہی جوہر جس کی آج بہت سی شادیوں میں کمی ہے۔ یہ اس لیے ہے کیونکہ ہم اللہ کے بتائے ہوئے اس راستے پر نہیں چلتے جو اس نے شادی کے بارے میں ہمارے لیے مقرر کیا ہے۔ بلکہ ہم وہ طریقہ اپنانے کی کوشش کرتے ہیں جو میڈیا کے ذریعے ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور جو مغربی معاشرہ اپناتا ہے، اور اس کے نتیجے میں ہماری شادیاں ناخوشگوار انجام کی طرف بڑھتی ہیں اور اکثر طلاق پر ختم ہو جاتی ہیں۔ جبکہ اللہ فرماتا ہے کہ شادی اس لیے ہے تاکہ ہم اس بندھن میں سکون و اطمینان پاسکیں، جہاں دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کو محبت دیں، رحم اور مہربانی کا مظاہرہ کریں، ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھیں، اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ یہ صرف اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب دونوں میاں بیوی اللہ سے ڈریں اور اللہ کی قربت اور رضا کے حصول کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ صرف وہ لوگ جو اس پر غور و فکر کریں گے وہی ان نشانیوں کو حقیقی معنوں میں سمجھ اور پاسکیں گے جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔

پس، شادی ایسا بندھن ہے جو مرد اور عورت دونوں کو سکون اور ساتھ دیتا ہے۔ ایک شادی شدہ شخص، اگر صحیح شخص سے شادی شدہ ہو، تو تحفظ اور اطمینان کا وہ احساس محسوس کرتا ہے جو اکیلے پن کی حالت میں نہیں ہوتا۔

جتنی جلدی ہو اتنا بہتر

شادی ایک شخص کو اپنی خواہشات کو جائز طریقے سے پورا کرنے میں مدد دیتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر بھی ملتا ہے، اور بہتر یہی ہے کہ انسان کم عمری میں شادی کرنے کی کوشش کرے۔ کچھ لوگ پوچھتے ہیں کہ "جلدی شادی کیوں کریں؟" ہم کہتے ہیں... کیوں نہ کریں؟

زندگی کا سب سے اہم اور پر جوش وقت جوانی کا زمانہ ہوتا ہے۔ تو کیا ہم یہ نہیں چاہیں گے کہ ہمارا اہم سفر ہماری زندگی کے اس وقت کا حصہ بنے، زندگی کے بہت سے پہلے تجربات میں ساتھ رہے، زندگی کے اتار چڑھاؤ کو مل کر گزارے، اور ساتھ مل کر پروان چڑھے؟ اس کے علاوہ، جب انسان جوان ہوتا ہے تو وہ بہتر طریقے سے ڈھل جاتا ہے۔ وہ دوسرے شخص کے ساتھ زیادہ برداشت کرنے والا ہوتا ہے جس سے شادی کے کامیاب ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ اس عمر تک پہنچ جائے جہاں اس کی سوچ پہلے سے طے ہو چکی ہو اور وہ ہر چیز کو ایک خاص طریقے سے کرنے کا عادی ہو، پھر کسی سے شادی کرے اور سمجھوتہ نہ کر پائے کیونکہ وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنی سوچ اور اپنے طرز زندگی کو نہیں بدل سکتا، جس کی وجہ سے بہت سے معاملات پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ بڑی عمر میں بھی شادی کریں تو یہ بھی انتہائی پسندیدہ ہے، لیکن یہاں بات یہ ہے کہ انہیں ڈھلنے میں اس سے کہیں زیادہ وقت لگے گا جتنا کہ اگر وہ پہلے شادی کر لیتے۔ اس کے علاوہ، جلدی

شادی کرنے سے شخص کو بہت زیادہ فائدے ہوتے ہیں کیونکہ وہ بہت سی فتنوں سے محفوظ رہے گا جن میں وہ بعد میں اگر کنوارا رہے تو پڑ سکتا ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں کتاب النکاح، نمبر ۵۰۶۶ میں روایت کیا ہے:

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نوجوان تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے ہم سے فرمایا: 'اے نوجوانو! تم میں سے جو شادی کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کرے، کیونکہ یہ نظر کو نیچا رکھنے میں مددگار ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے، اور جو شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے، کیونکہ روزہ اس کی خواہش کو توڑ دیتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے نوجوانوں کے لیے بہترین نصیحت فرمائی کہ شادی بڑی مصیبتوں سے بچاتی ہے کیونکہ یہ ہماری نظر کو نیچا رکھنے میں مدد کرتی ہے، جو بدلے میں ہمیں حرام کاموں میں پڑنے سے بچاتی ہے۔ کم عمری میں شادی کرنے کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اولاد پیدا

کرنا آسان ہوگا، بچوں کے صحت مند ہونے کے امکانات زیادہ ہوں گے اور آپ ان کے ساتھ زیادہ بہتر طریقے سے قدم ملا کر چل سکیں گے۔

جلدی شادی پر تحقیق

ایون کالاوے کی ایک تحقیقی مضمون کے مطابق جو ۲۰۱۲ء میں جریدے نیچر میں شائع ہوئی: "بڑی عمر کے باپ کے بچوں میں کم عمر باپ کے بچوں کے مقابلے میں کئی جسمانی اور ذہنی بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ بات سائنسی طور پر بھی ثابت ہے کہ جب آپ اور آپ کی بیوی دونوں جوان ہوں تو حاملہ ہونا زیادہ آسان ہوتا ہے۔

ایولین لیہر اور یوچن کی ایک آبادیاتی تحقیق کے مطابق، جو جنرل آف پاپولیشن سائنسز میں شائع ہوئی: "اگر آپ اپنی بیسویں دہائی میں شادی کریں تو آپ کے ایک حقیقی ہم پلہ اور ایسے شخص سے شادی کرنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں جس سے آپ کے بہت سے پہلو مشترک ہوں، بجائے اس کے کہ آپ بعد میں شادی کریں۔

ڈاکٹر میگ جے، جو کتاب "دی ڈیفائننگ ڈیکڈ: وائی یور ٹوینٹیز میٹر" کی مصنفہ ہیں، کہتی ہیں: "اگرچہ تلاش کرنے سے آپ کو ایک بہتر ساتھی مل سکتا ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دستیاب کنوارے لوگوں کا تالاب اتھلا ہوتا جاتا ہے، شاید ایک سے زیادہ طریقوں سے۔

نور وال گلین اور ان کی ٹیم کی ایک اور تحقیق، جو ۲۰۱۰ء میں جرنل آف سوشل سائنس ریسرچ میں شائع ہوئی، نے ظاہر کیا کہ کم عمری میں شادی کرنے والے جوڑے اپنی شادی کو دوسری عمر میں شادی کرنے والے جوڑوں کے مقابلے میں "بہت خوش" قرار دینے کے زیادہ امکان رکھتے ہیں۔ محققین نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ۲۵ سال کی عمر کے بعد ازدواجی اطمینان کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بڑی عمر میں شادی کرنے والے میاں بیوی اکثر یہ محسوس کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک غیر مثالی ازدواجی ساتھی کے ساتھ "سمجھوتہ" کیا ہے۔

یہ بات نہ صرف تحقیق سے ثابت ہے بلکہ تجربے سے بھی معلوم ہے اور ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ انسان جتنا بڑا ہوتا جاتا ہے، اس کے لیے مناسب شریکِ حیات تلاش کرنا اتنا ہی مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے انتخاب محدود ہوتے جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اہم معاملات میں سمجھوتہ کیا کیونکہ وہ بڑے ہو گئے اور کوئی مناسب رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے شادی کرنا ضروری ہو گئی۔ پس وہ اسی ضرورت کی بنا پر کسی سے شادی کر لیتے ہیں اور اپنے شریکِ حیات سے متعلق بہت سے معاملات میں عدم اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ یہ معاملہ ان لوگوں کے لیے اور بھی سنگین ہے جنہوں نے اسی وجہ سے دین کے معاملے میں سمجھوتہ کیا اور اس کے نتیجے میں تکلیف دہ شادیوں میں پڑ گئے۔

جلدی شادی آپ کو تعلیمی اور پیشہ ورانہ اہداف حاصل کرنے میں توجہ اور استحکام فراہم کر کے مدد کرتی ہے۔ ڈبلیو بریڈ فورڈ و لکوکس اور رابرٹ آئی لرین کی اکتوبر ۲۰۱۴ء میں شائع

ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق: بیسویں دہائی میں شادی شدہ مرد اپنے کنوارے ہم عمر ساتھیوں کے مقابلے میں زیادہ توجہ کے ساتھ اور محنت سے کام کرتے ہیں۔

وہ باریک لکیر جو شیفتگی، عشق اور حقیقی محبت میں فرق کرتی ہے

شیفتگی

مجھے اس سے محبت ہے"، "مجھے واقعی اس سے پیار ہے"، ہم اکثر یہ الفاظ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے سنتے ہیں۔ بہت سے لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہیں کسی سے محبت ہے صرف اس لیے کہ وہ اس کے بارے میں سوچنا بند نہیں کر پاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اکثر اوقات کسی کو بہت پسند کرنے کے ساتھ جو جذبہ آتا ہے وہ محبت نہیں بلکہ شیفتگی ہوتی ہے۔ شیفتگی ایک وہم ہے، اور اکثر اوقات یہ انسان کو حقیقت دیکھنے سے اندھا کر دیتی ہے۔ یہ انسان کو غیر معقول طریقے سے کام کرنے پر مجبور کرتی ہے یا اسے پاگل بنا دیتی ہے۔ ہر عمر میں، خاص طور پر نو عمری اور ابتدائی جوانی میں، نام نہاد "محبت" کا یہ رجحان لہریں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر معاملات میں یہ وہی شیفتگی ہوتی ہے۔

اگر ہم کالج کی زندگی، کام کی جگہ، ٹی وی شوز، فلمیں، ناول وغیرہ دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ محبت ہر کسی کے ذہن میں ہے۔ شیطان ہر ایک کو دوسرے میں ایسی خصوصیات دکھا سکتا ہے جو انہیں شیفتگی میں مبتلا کر دیتی ہیں، جس کا ان کے دنیاوی اور دینی معاملات پر منفی اثر پڑتا ہے۔ شیطان لوگوں کو حرام کام کرنے پر اکساتا ہے اور لوگوں کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوبصورت بنا دیتا ہے، ہر شخص کے پاس مختلف طریقے سے آتا ہے۔ شیفتگی انسان کو اپنا دماغ کھودینے اور غیر معقول کام کرنے پر مجبور کر سکتی ہے اور بعض اوقات

انسان کی تباہی کا سبب بن سکتی ہے، یہ اس بات پر منحصر ہے کہ وہ کس حد تک جاسکتا ہے۔ مثلاً: ایک مسلمان لڑکی جو سمجھتی ہے کہ اسے ایک غیر مسلم لڑکے سے محبت ہے، اس کی شیفتگی اسے اس مقام تک لے جاسکتی ہے جہاں وہ محسوس کرے کہ وہ اس کے بغیر جی نہیں سکتی، جو اسے غلط قدم اٹھانے پر مجبور کر سکتی ہے جیسے اپنے والدین، اپنے گھر اور حتیٰ کہ اپنے دین کو چھوڑ دینا۔

لیکن چونکہ یہ جذبات عارضی طور پر انسان کے دل میں ہوتے ہیں، اس لیے شیفتگی یقیناً اس کے ذہن سے نکل جائے گی جب اسے پہلے سے پسند کیے گئے شخص سے بہتر کوئی مل جائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید (۲۴:۲۱) میں فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی پیروی کرے تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کاموں کا حکم دیتا ہے۔

اسلام ہر اس چیز کے راستے بند کر دیتا ہے جو انسان کو حرام کاموں کے قریب بھی لے جائے اور قرآن میں ہمیں بہت سے احکام اور ممنوعات ملتے ہیں۔ یہ فتنے کی طرف لے جانے والے تمام راستے بند کر دیتا ہے۔

اسلام عورتوں کو نرم آوازیں بات کرنے سے منع کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ قرآن مجید (۳۳:۳۲) میں فرماتے ہیں:

إِنْ أَنْتَقَيْتِنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا
اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو نرم لہجے میں بات مت کرو کہ جس کے دل میں بیماری (نفاق یا بری
خواہش) ہو وہ لالچ میں پڑ جائے، بلکہ شائستہ بات کرو۔

اسلام مردوں کو عورتوں کو شہوت کی نظر سے دیکھنے سے منع کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید (۲۴:۳۰) میں فرماتے ہیں:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ
مومن مردوں سے کہو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔

اسلام عورت کے ساتھ تنہا رہنے سے بھی منع کرتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک
صحیح حدیث میں جو امام ترمذی نے اپنی جامع نمبر ۱۱۷۱ میں روایت کی ہے، فرمایا:

يَخْلَوْنَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ تَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ

جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو شیطان ان کا تیسرا ساتھی ہوتا ہے۔

اسلام زندگی کے ہر پہلو میں حیا اور تقویٰ کا حکم دیتا ہے، جو اگر کسی شخص میں نہ ہو تو وہ ہر قسم کی بے حیائی کے کام کر سکتا ہے۔ بے حیائی کی صفت اور شیفتگی مل کر پورے معاشرے میں اور بھی نقصانہ نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ ذرا سوچیں کہ معاشرہ کیسا ہوتا جہاں جوڑے ان احکام پر عمل کرتے، تو تمام شادیاں کامل اعتماد پر قائم ہوتیں اور بہت سی آزمائشیں کم ہو جاتیں، لیکن یہ صرف ایک خیال ہے کیونکہ ہر کوئی حق کو قبول نہیں کرتا اور اللہ سے پناہ مانگی جاتی ہے۔

ہم یہاں شیفتگی کے دو ایسے واقعات بیان کریں گے تاکہ یہ دکھائیں کہ لوگ ایسے جذبات کے وقت کیسے رد عمل دیتے ہیں، پھر جب وہ اس صورتحال سے نکلنے ہیں تو اس طرح معمول پر آ جاتے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

پہلا واقعہ ایک سولہ سالہ لڑکی کا ہے جو اسکول جاتی تھی۔ اس کی ملاقات ایک لڑکے سے ہوئی اور دونوں ایک دوسرے کی طرف کھنچے۔ وہ اس کے پاس آیا اور اسے اپنی گرل فرینڈ بننے کو کہا اور اس کی پسند کی وجہ سے وہ مان گئی۔ انہوں نے آن لائن ایک دوسرے کو پیغامات بھیجنے شروع کیے، پھر فون پر لمبی بات چیت ہوئی اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ چھپ کر اور ظاہر ہے کہ اس کے والدین کی لاعلمی میں ایک دوسرے سے ملنے لگے۔ ان کے

پیغامات میں بے تکلفی بھی شامل ہو گئی۔ وہ اسکول جانے کے وقت اس کی عمارت کے باہر اس کا انتظار کرتا اور پھر دونوں اسکول جانے کی بجائے گھومنے نکل جاتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصے تک جاری رہا اور کسی بھی دوسرے رشتے کی طرح ابتداء میں سب کچھ بہت گلابی تھا۔ لیکن جیسے جیسے وقت گزرا، ان کے درمیان جھگڑے شروع ہو گئے۔ کوئی ایک فون کال بھی بغیر گرما گرم بحث کے نہیں ہوتی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کو نظر انداز کرنے کا فیصلہ کرتے لیکن پھر واپس مل جاتے۔ دو سال گزر گئے۔ ان دو سالوں میں اس کے والدین نے بھی انہیں پکڑ لیا اور اس کے والد نے اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے اس کی بیٹی کو نہ چھوڑا تو وہ اسے سنگین مشکل میں ڈال دے گا۔ والدین کی ڈانٹ کے باوجود لڑکی اپنی روش نہ بدلی، بلکہ الٹا لڑنے لگی اور ایک بار جب اس کی ماں نے غصے سے پوچھا کہ کیا وہ اس سے شادی کرے گی تو اس نے چلا کر کہا کہ وہ ضرور کرے گی۔ اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ جب دونوں نے اسکول سے فارغ ہو کر اپنی اپنی راہیں لیں، وہ دوسرے ملک چلا گیا اور وہ اپنی یونیورسٹی میں مصروف ہو گئی، تو دونوں نے ایک دوسرے کو مکمل طور پر بھلا دیا۔ وہ لڑکی اب خوشی سے شادی شدہ ہے۔ کیا آپ واقعی سمجھتے ہیں کہ یہ محبت تھی؟ واقعی حقیقی محبت تو کچھ بالکل مختلف ہے

دوسرا واقعہ ایک ایسے لڑکے کا ہے جو ایک لڑکی کی شیفتگی میں بری طرح مبتلا تھا۔ وہ اپنے دن رات اس کے بارے میں سوچنے میں گزارتا اور محسوس کرتا کہ وہ اس کے بغیر نہیں جی سکتا۔ اس نے شادی سے انکار کر دیا یہ سوچ کر کہ وہ صرف اسی سے شادی کرے گا۔ اگر وہ اس سے بات نہ کرتی تو وہ اپنا سر زور سے دیوار پر مارتا۔ جب بھی وہ اسے پیغام بھیجتی، وہ

گھنٹوں اس کے الفاظ پر غور کرتا اور اپنے دوستوں کو بھی بلاتا کہ اس کی باتوں کی تشریح کریں اور بتائیں کہ اس کا کیا مطلب تھا۔ وہ اسے پانے کے لیے تہجد کی نماز پڑھ کر دعائیں بھی مانگتا۔ وہ اس شیفتگی کی حالت میں اتنا گہرا ڈوب گیا کہ اگر کچھ غلط ہو جاتا تو وہ اللہ کے بارے میں کفریہ باتیں بھی کہہ دیتا۔ جب اس کے دوست اسے نصیحت کرنے کی کوشش کرتے تو وہ غصے سے کہتا کہ اسے ان کی نصیحت کی ضرورت نہیں۔ کچھ عرصہ گزرا اور اس نے اصلاح شروع کی، بعد میں اس نے اپنے دین کی وجہ سے ایک دوسری لڑکی کا انتخاب شادی کے لیے کیا۔ تب اس نے اپنے دوستوں سے اعتراف کیا کہ پہلے اسے دوسری لڑکی سے جو جذبات تھے وہ صرف شیفتگی تھی۔

اکثر اوقات عورتیں، اپنی جذباتی فطرت کی وجہ سے، یہ سمجھ لیتی ہیں کہ چونکہ انہیں کسی شخص سے محبت ہے تو وہ اس کے بغیر نہیں جی سکتیں، اپنے محبوب کے ساتھ زندگی کے خواب دیکھنے لگتی ہیں اور جب وہ اس شخص کے ساتھ نئی زندگی میں قدم رکھتی ہیں تو اس کے برعکس ہوتا ہے۔ یہ مردان کے ساتھ بدسلوکی اور زیادتی کرتے ہیں، اور بدترین صورت میں، اگر وہ کافر ہو، کیونکہ جو مومن نہیں اس کا کردار کیسا ہوگا اس کے ساتھ جو مومن ہو۔ اگرچہ ایسا ہر معاملے میں نہیں ہوتا اور کوئی یہ دلیل دے سکتا ہے کہ اکثر ایسی شادیاں بہت اچھی طرح چلتی ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اپنے ولی کی مرضی کے خلاف بھاگ کر اور اس شخص کے لیے اپنے خاندان کو چھوڑ کر یہ شادی ویسے ہی چلے گی جیسا آپ نے سوچا تھا، اور کوئی ایسے شخص پر کیسے اعتماد کر سکتا ہے جسے وہ چند ماہ یا ایک دو سال پہلے ملے ہوں۔ اللہ ہمیں اور ہماری اولاد کو ہدایت دے اور اس امت کو ایسے بڑے فتنوں سے

محفوظ رکھے۔ اللہ ہمیں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے میں مدد کرے اور ہمیں اور ہمارے خاندانوں کو گمراہی سے محفوظ رکھے۔

عشق

عشق شیفتگی سے بالکل مختلف ہے۔ محبت میں پڑنا انسان کے جسم میں تھلکہ مچا سکتا ہے۔ عشق میں لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ان کا دل تیزی سے دھڑکتا ہے اور جیسے وہ جذباتی اتار چڑھاؤ پر سوار ہیں، ایک لمحے میں انتہائی خوش اور اگلے لمحے بے چین اور اداس۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے مجموع الفتاویٰ (۱۸۵/۱۰) میں فرمایا

والعشق مرض نفسانی ، وإذا قوي أثر في البدن ، فصار مرضا في الجسم :
إما من أمراض الدماغ ، ولهذا قيل فيه هو مرض وسواسي ، وإما من
أمراض البدن كالضعف والنحول ونحو ذلك

عشق ایک نفسیاتی بیماری ہے، اور جب یہ شدید ہو جائے تو جسم پر اثر ڈالتی ہے اور جسمانی بیماری بن جاتی ہے: یا تو دماغ کی بیماریوں کی صورت میں، اسی لیے کہا گیا ہے کہ یہ وسواسی بیماری ہے، یا جسمانی بیماریوں کی صورت میں جیسے کمزوری، لاغری اور اسی طرح کی دیگر بیماریاں۔

سینئر ماہر نفسیات جو این ڈیک نے کہا: "اب ہم جانتے ہیں کہ محبت میں دماغ کے حصوں میں جو کیمیائی تبدیلیاں آتی ہیں وہ ہیروئن یا کوکین کی بڑی مقداروں کے برابر ہوتی ہیں، اس لیے آپ سمجھ سکتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ پوچھنا پڑے کہ آیا آپ محبت میں ہیں تو آپ نہیں ہیں۔

اینڈریاس بارٹلز اور سیمیر زیکی کی ۲۰۰۰ء میں شائع ہونے والی سائنسی تحقیق "رومانوی محبت کی عصبی بنیاد" کے مطابق، رومانوی محبت میں بتلا لوگوں کے دماغ میں کیمیائی تبدیلیاں اور دماغی سرگرمی میں تبدیلیاں دکھی جاتی ہیں۔

اگر کوئی مرد کسی عورت سے یا کوئی عورت کسی مرد سے گہری محبت میں ہو تو اس مسئلے کا کوئی حل نہیں سوائے شادی کے۔ یہی محبت کا علاج ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ایک صحیح حدیث میں جو ابن ماجہ نے اپنی سنن نمبر ۱۸۴۷ میں روایت کی ہے، فرمایا:

لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابِّينِ مِثْلَ النِّكَاحِ

ہم نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

المناوی نے اپنی کتاب "فیض القدر" میں اس حدیث کی تشریح میں فرمایا:

إذا نظر رجل لأجنبية وأخذت بمجامع قلبه فنكاحها يورثه مزيد المحبة، كذا ذكر الطيبي، وأفصح منه قول بعض الأكابر المراد أن أعظم الأدوية التي يعالج بها العشق النكاح، فهو علاجه الذي لا يعدل عنه لغيره ما وجد إليه

سبباً

اگر کوئی مرد کسی اجنبی عورت کو دیکھے اور وہ اس کے دل پر چھا جائے تو اس سے شادی کرنا اور بھی زیادہ محبت پیدا کرے گا، جیسا کہ الطیبی نے ذکر کیا ہے، اور کچھ بڑوں کا قول اس سے زیادہ واضح ہے، یعنی یہ کہ جذباتی محبت کو جن دواؤں سے ٹھیک کیا جاتا ہے ان میں سب سے بڑی دوا نکاح ہے، پس یہ اس کا ایسا علاج ہے جو اس کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں بدلا جاسکتا جب تک اس کا راستہ ممکن ہو۔

اور اگر کوئی شخص اس سے شادی نہ کر سکے جس سے وہ محبت کرتا ہے تو اسے اس بیماری کا علاج تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں امید ہے کہ درج ذیل نکات اس بارے میں رہنمائی کریں گے کہ اس شخص کو کیسے بھلایا جائے جس سے آپ محبت کرتے ہیں۔

(۱) اللہ سے مدد مانگیں

اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اس بیماری سے شفا دے، نیک اعمال میں اضافہ کریں اور اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کا درد کم کرے اور آپ کو قناعت عطا کرے۔ اللہ آپ کے لیے اس مشکل سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید (۶۵:۲) میں فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادیتا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ایک صحیح حدیث میں جو امام ترمذی نے اپنی جامع نمبر ۲۵۱۶ میں روایت کی ہے، فرمایا:

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ، لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ، لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ
جب مانگو تو اللہ سے مانگو، اور جب مدد طلب کرو تو اللہ سے مدد مانگو۔ اور جان لو کہ اگر پوری امت مل کر تمہیں کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس کے سوا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی، جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔ اور اگر وہ مل کر تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ تمہیں اس کے سوا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تمہارے خلاف لکھ دیا ہے۔

(۲) اللہ کی تقدیر کو قبول کریں

جب آپ اس شخص سے شادی نہ کر پائیں جس سے آپ بے پناہ محبت کرتے ہیں تو یہ آزمائش ہوتی ہے کہ آپ یہ سوچتے رہیں کہ آپ نے کیا غلط کیا یا آپ کیا مختلف کر سکتے تھے۔ یہ مددگار لگ سکتا ہے جیسے آپ بار بار سوچ کر کچھ بدل سکتے ہیں۔ ایسا مت کریں۔ اپنے آپ کو مسلسل یاد دلاتے رہیں کہ یہ اللہ کی تقدیر ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ایک صحیح حدیث میں جو ترمذی نے اپنی جامع نمبر ۲۳۹۶ میں روایت کی ہے، فرمایا:

إِنَّ عَظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا ، وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ السَّخَطُ
 بیشک بڑا اجر بڑی آزمائش کے ساتھ ہے۔ اور بیشک اللہ عزوجل جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔ پس جو اس پر راضی ہو اس کے لیے رضا ہے، اور جو ناراض ہو اس کے لیے ناراضگی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے مجموع الفتاویٰ (۱۰/۱۳۳) میں فرمایا: "اگر کوئی محبت کی آزمائش میں مبتلا ہو لیکن وہ پاکدامن رہے اور صبر کرے تو اسے اللہ سے ڈرنے کا اجر ملے گا۔

(۳) یاد رکھیں کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے اور غیب کا علم رکھتا ہے
 صرف اللہ جانتا ہے کہ آیا وہ شخص آپ کو اس کے قریب کرے گا یا زندگی کے اصل مقصد سے دور لے جائے گا۔ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید (۲:۲۱۶) میں فرماتے ہیں:

وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ
 وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

اور ہو سکتا ہے کہ تم کوئی چیز ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے کہ تم کوئی چیز پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اکثر اوقات لوگ کسی سے محبت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کے بعد، اسے جاننے کے بعد، یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی اس کے ساتھ گزاریں گے۔ لیکن چونکہ یہ شخص "ایک اداکاری کر رہا تھا"، نکاح کے بعد واقعی ساتھ رہنا شروع کرنے کے بعد، وہ اس شخص کی اصل شخصیت دیکھنا شروع کر دیتے ہیں اور پہلے جو کچھ وہ اس شخص کے بارے میں جانتے تھے وہ بالکل مختلف تھا۔ پھر حقیقت ان پر کاری ضرب لگاتی ہے اور نہ صرف وہ اس محبت کی حالت سے نکل آتے ہیں بلکہ اس شخص کے لیے ناپسندیدگی پالنے لگتے ہیں جو کبھی کبھی شدید نفرت میں بدل جاتی ہے۔ ہم نے اس وجہ سے بہت سی شادیوں کو ناکام ہوتے اور ٹوٹتے دیکھا۔ صرف اللہ ہی کسی بھی صورتحال کے نتائج جانتا ہے اور کئی بار وہ ہمیں اس چیز میں پڑنے سے بچاتا ہے جو ہماری تباہی کا باعث بنے گی۔

(۴) اپنے دل کا علاج:

انسان کو چاہیے کہ اپنے دل کا علاج کرے اس محبت کے اثرات کو ختم کر کے، اور اپنے دل کو اللہ کی محبت سے بھر کر، قرآن کی آیات میں غور و فکر کر کے اور اس میں اللہ سے مدد مانگ کر۔ انسان ایسی کتابوں کا مطالعہ کر سکتا ہے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی "امراض

قلوب اور ان کا علاج"، امام ابن جوزی کی "الطب الروحانی"، امام ابن قیم کی "روحانی بیماریاں اور ان کا علاج"، شیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدی کی "شجرة الایمان" وغیرہ۔

۵) خوفناک خیالات پر کام کریں:
آپ کے ذہن میں ایسے خیالات آسکتے ہیں جیسے: مجھے دوبارہ کبھی محبت محسوس نہیں ہوگی۔ میں ہمیشہ تنہا محسوس کروں گا/گی۔ میں بالکل بے بس ہوں۔
قرآن (۹۴:۶) میں اللہ کے الفاظ یاد رکھیں:

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا
بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

ہر تکلیف بالآخر گزر جاتی ہے۔ آپ کو ان خوفناک خیالات کو ایسے خیالات سے بدلنا چاہیے جیسے: میں ہمیشہ یہ قابو نہیں کر سکتا کہ میرے ساتھ کیا ہوتا ہے، لیکن میں یہ قابو کر سکتا ہوں کہ میں اس پر کیسے رد عمل ظاہر کرتا ہوں۔ اگر میں ہوشیاری سے ان کو گزرنے میں مدد کروں تو یہ آسان ہو جائے گا، وغیرہ۔

اور ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ اللہ الجبار ہے اور وہ یقیناً ہمارے دلوں کو درست کرے گا اور ہمیں ہر تکلیف سے شفا دے گا جیسا کہ اس نے وعدہ کیا ہے۔

(۶) لوگوں سے ملنا:

لوگوں، دوستوں یا رشتہ داروں سے ملنا یاد دلاتا ہے کہ باہر ایک پوری دنیا ہے۔ اللہ نے ہم پر خاندانی رشتے برقرار رکھنا لازم کیا ہے۔ اپنی زندگی میں بندہ ہو جائیں۔

(۷) عقلمند لوگوں سے مشورہ لینا:

انسان کو شرمنا نہیں چاہیے ذہین اور قابل اعتماد لوگوں سے مشورے کے لیے رجوع کرنے میں یا کچھ ڈاکٹروں اور ماہرینِ نفسیات سے مشورہ کرنے میں، کیونکہ ہو سکتا ہے اسے ان کے پاس کوئی علاج مل جائے۔

(۸) ذکر: اللہ کی مسلسل یاد

اللہ قرآن (۱۳:۲۸) میں فرماتا ہے:

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ
خبردار! اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

حقیقی محبت: اللہ کی خاطر محبت

اگرچہ میاں بیوی کا ایک دوسرے سے محبت کرنا فطری بات ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہاں ہم محبت کی اس قسم پر بات کریں گے جو بلاشبہ سب سے مضبوط قسم کی محبت ہے جو ایک دائمی رشتہ ہوگی جو اس دنیا کی حدود سے بھی آگے جاری رہے گی۔ یہ آخرت میں بھی جاری رہے گی جہاں وہ دو لوگ جو اپنے رب کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان سات لوگوں میں سے ہیں جنہیں اس دن سایہ ملے گا جب اس کے سایے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

امام بخاری نے اپنی صحیح نمبر ۱۴۲۳ میں ذکر کیا ہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ... سَبْعَةُ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ تَعَالَى ...
فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سات قسم کے لوگ ہیں جنہیں اللہ اپنے سایے میں سایہ دے گا اس دن جب اس کے سایے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ ہیں:.... دو آدمی جو صرف اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اسی پر ملتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہیں...

محبت کی یہ قسم جو سب سے خوبصورت اور مضبوط ترین رشتہ ہے جس کا انسان تجربہ کر سکتا ہے، آج کل کی اکثر شادیوں میں ناپید ہے۔ اگر دونوں میاں بیوی واقعی اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں اور اپنی شادی کو اس کی اطاعت پر استوار کریں اور اس کی ممانعت سے دور رہیں، تو یہ شادی نہ صرف اس دنیا میں کامیاب ہوگی بلکہ دائمی ٹھکانے یعنی جنت کی طرف اپنا سفر بھی جاری رکھے گی۔

محدث، شیخ البانی نے اللہ کی خاطر کسی سے محبت کرنے کی قیمت کی وضاحت کی ہے جیسا کہ الحاوی من فتاویٰ الالبانی، صفحہ ۱۶۶-۱۶۵ میں درج ہے:

اور اس کی وضاحت یہ ہے کہ اگر میں واقعی اللہ کی خاطر آپ سے محبت کرتا ہوں تو میں آپ کو نصیحت کرنے میں مسلسل رہوں گا، اور آپ بھی ایسا ہی کریں گے۔ ایک دوسرے کو نصیحت کرنے میں ثابت قدم رہنا ان لوگوں کے درمیان بہت کم پایا جاتا ہے جو ایک دوسرے سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، اس محبت میں کچھ خلوص ہو سکتا ہے، لیکن یہ مکمل نہیں ہے، کیونکہ ہم دوسرے کے لیے رعایت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس خوف سے کہ دوسرا شخص ناراض ہو جائے گا، کہ وہ بھاگ جائے گا... وغیرہ۔

اسی کی روشنی میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اللہ کی خاطر کسی سے محبت کرنے کی قیمت یہ ہے کہ ہر شخص دوسرے کے ساتھ خلوص کا مظاہرہ کرے اس کو نصیحت کر کے، ہمیشہ اور ہمیشہ

کے لیے اسے اچھائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ وہ اسے نصیحت کرنے میں اس کے اپنے سائے سے زیادہ مستقل ہے۔ اسی وجہ سے یہ صحیح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک دوسرے سے جدا ہوتے وقت، صحابہ کرام کی عادت میں سے ایک یہ تھی کہ ان میں سے ایک دوسرے کو پٹھ کر سناٹا، "وقت کی قسم! بے شک انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔ قرآن ۳-۱۰۳:۱

دوسری طرف، ہم اپنے زمانے میں ایک افسوسناک صورتحال دیکھتے ہیں، جہاں شادیاں اختلافات سے بھری ہوئی ہیں اور اسی ایک وجہ سے ٹوٹ جاتی ہیں کہ وہ عارضی اور مادی امور پر مبنی ہوتی ہیں۔ جب کوئی صرف خوبصورتی یا دولت جیسی وجوہات کی بنیاد پر شادی کرتا ہے، تو جس لمحے وہ ان چیزوں کو بگڑتے ہوئے دیکھتے ہیں، وہ فوری طور پر رشتے سے دور ہو جاتے ہیں اور اس سے بہتر کچھ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جو دین کی بنیاد پر شادی کرتے ہیں اور اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں وہ ہمیشہ ایک دوسرے کی خامیوں کو نظر انداز کریں گے اور ان کی کمیوں کو قبول کریں گے اور ان کے ساتھ ایک کی طرح مل کر کام کریں گے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ زندگی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے اور لوگ خامیوں سے بھرے ہوئے ہیں کیونکہ ان کا مقصد صرف آخرت کو پہنچنا ہے اللہ کی رضا حاصل کرتے ہوئے۔ وہ پہچانتے ہیں کہ حقیقی خوشی اور سکون صرف اس میں ملے گا جو اللہ کے پاس ہے۔ یہ حقیقی سچی محبت ہے جو مضبوط ہوتی ہے جبکہ دیوانگی اور محبت جو روح کو کمزور کرتی ہے اس کے برعکس ہے۔

اپنے نوجوان بھائیوں اور بہنوں کے لیے ایک نصیحت

اکثر ہم اپنے نوجوان بھائیوں اور بہنوں کو ایک خطرناک جال میں پھنستے دیکھتے ہیں۔ کوئی دلچسپی ظاہر کرتا ہے، چکنی چڑی باتیں کرتا ہے، اور آہستہ آہستہ انہیں حرام کی طرف کھینچتا ہے، پھر جب یہ شوق ٹھنڈا پڑ جاتا ہے تو انہیں ٹھکرا دیتا ہے۔ وہ جذبات سے کھیل کھیلتے ہیں، پیچھے ٹوٹے ہوئے دل، پچھتاوا اور ایسے زخم چھوڑ جاتے ہیں جو اس عارضی "مزے" سے کہیں زیادہ دیر تک رہتے ہیں۔

اے میرے پیارے نوجوان بھائیو اور بہنو، کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آپ کو آپ کے جذبات کو ہتھیار بنا کر راہِ راست سے بھٹکانے والے کاموں کی طرف لالچ دینے کی کوشش کر سکتے ہیں، یہاں تک کہ ان کی دلچسپی ختم ہو جائے۔ جب وہ لمحہ آتا ہے تو وہ آپ کو چھوڑ کر دوسرے کی تلاش میں نکل جاتے ہیں، پیچھے ٹوٹے ہوئے اعتماد اور تکلیف کا ایک سلسلہ چھوڑ جاتے ہیں۔

خود سے پوچھیں: کیا آپ چاہیں گے کہ کوئی آپ کی بہن، بھائی یا قریبی دوست کے ساتھ اس طرح دھوکہ کرے؟ آپ کو کیسا لگے گا اگر کوئی آپ کے جذبات سے کھیلے اور پھر جب اسے بوریت ہو تو آپ کو چھوڑ دے؟ کیا آپ کو قبول ہوگا کہ کوئی آپ کی عزت کو پامال کرے اور آپ کے اعتماد کو دھوکہ دے؟

یاد رکھیں:

اللہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ وہ خفیہ بات چیت، وہ پوشیدہ ملاقاتیں، جھوٹے وعدوں کی سرگوشیاں۔ ان میں سے کوئی چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ بہت دیر ہونے سے پہلے اس سے ڈرو۔

آپ کی قدر و قیمت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ آپ کھلونا نہیں ہیں جس سے کھیلا جائے۔ آپ ایک روح ہیں جو اللہ نے آپ کو سونپی ہے۔ اس کی حفاظت کریں۔

جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ جو تکلیف آپ دوسروں کو دیتے ہیں وہ ایک دن آپ کے پاس واپس آسکتی ہے۔ لوگوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں جیسا آپ اپنے ساتھ چاہتے ہیں۔

حقیقی محبت حدود کا احترام کرتی ہے۔ اگر کوئی واقعی آپ کی پرواہ کرتا ہے تو وہ آپ کی عزت کی حفاظت کرے گا، آپ کو گناہ کی طرف دھکیلے گا نہیں۔ وہ آپ کے ساتھ حلال راستہ تلاش کرے گا، حرام نہیں۔

ایک لمحے کی کمزوری کے لیے اپنی آخرت کا سودا نہ کریں۔ گناہ کا پچھتاوا اس کی لذت سے کہیں زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ مضبوط رہیں، اپنے دل کی حفاظت کریں، اور وہ راستہ چنیں جو اللہ کی رحمت کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کی ناراضگی کی طرف نہیں۔

عمل کرنے سے پہلے سوچیں۔ گرنے سے پہلے نماز پڑھیں۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں۔ آپ کی روح اس سے بہتر کی مستحق ہے۔

اپنا ہم سفر چننا

اس سے پہلے کہ ہم شریکِ حیات کے انتخاب کے بارے میں بات کریں، ہم یہ ذکر کرنا چاہتے ہیں کہ شادی کا ارادہ رکھنے والے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ شریعتِ اسلامی کی حدود میں رہتے ہوئے اپنی مرضی کے مطابق اپنا ہم سفر چنے۔

اسلام ہمیں زندگی کے ساتھی کے انتخاب میں بہت خوبصورت اسباق سکھاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں، جسے امام بخاری نے اپنی صحیح (حدیث نمبر ۵۰۹۰) میں روایت کیا ہے، فرمایا:

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِّمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرُ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ
بِذَاكَ

عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب و نسب کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ پس تم دیندار عورت کو حاصل کرو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

شیخ ابن عثیمین نے شرح ریاض الصالحین (۳/۲۴۴) میں اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اپنے رسم و رواج میں عورتوں میں یہ چار خصوصیات تلاش کرتے ہیں۔ پس تم پر لازم ہے کہ دیندار عورت کو مضبوطی سے تھامو اور کامیاب ہو۔

امام نووی نے شرح مسلم (۵۱-۵۲/۱۰) میں اس حدیث کی تشریح میں فرمایا:

اس حدیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ اس بارے میں بیان فرما رہے ہیں جو لوگ اپنے رسم و رواج میں کرتے ہیں، کیونکہ وہ ان چار خصوصیات کو تلاش کرتے ہیں، جن میں سے دینداری کو وہ سب سے آخر میں رکھتے ہیں۔ لیکن تم جو صحیح راستے پر چلنا چاہتے ہو، تمہیں دیندار عورت کو تلاش کرنا چاہیے۔ یہ کوئی واجب حکم نہیں ہے... یہ حدیث ہمیں ہر معاملے میں دیندار لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب دیتی ہے، کیونکہ جو شخص دیندار لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ ان کے اچھے اخلاق اور اچھے طور طریقوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اور ان کے برے اثر سے محفوظ رہتا ہے۔

امام عبدالرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی (۱۷۴/۴) میں اس حدیث کی تشریح میں فرمایا:

قاضی نے کہا: لوگوں کی یہ عادت ہے کہ وہ عورتوں میں ان خصوصیات کی خواہش رکھتے ہیں اور انہیں میں سے کسی ایک کی بنیاد پر انتخاب کرتے ہیں۔ دیندار لوگوں کے لیے مناسب یہ

ہے کہ وہ اپنے اعمال کو دینی رہنمائی پر مبنی رکھیں، خاص طور پر ایسے معاملات میں جو سنجیدہ اور دیرپا اثرات رکھتے ہوں۔

اس حدیث سے ہم آج کے دور سے یہ نسبت جوڑ سکتے ہیں کہ جب لوگ شریکِ حیات تلاش کرتے ہیں تو سب سے پہلے وہ یہ دیکھتے ہیں کہ وہ کتنا امیر ہے، کتنا خوبصورت ہے یا کس اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ دنیاوی معاملات پر بہت زور دیتے ہیں اور کچھ لوگ تو اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ وہ دین اور کردار پر بھی سمجھوتہ کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث میں ہمارے پیارے نبی ﷺ ہمیں سکھاتے ہیں کہ اگرچہ دوسری خصوصیات کو دیکھنا جائز ہے، لیکن جو شخص ان سب پر دین کو ترجیح دے گا وہ حقیقی معنوں میں کامیاب اور خوشحال ہوگا۔

مندرجہ بالا حدیث کی وضاحت میں ایک دلچسپ واقعہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ الحافظ المزنی نے تہذیب الکمال (۱۱/۱۹۴) میں بیان کیا ہے:

یحییٰ بن یحییٰ النیسابوری نے کہا: میں سفیان بن عیینہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اے ابو محمد! میں آپ کے پاس اپنی بیوی کی شکایت لے کر آیا ہوں، میں اس کی نظر میں سب سے ذلیل اور ناپسندیدہ ہوں۔

سفیان کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: "شاید تم نے اس سے شادی صرف اس لیے کی تھی کہ اس کے ذریعے اپنی عزت بڑھاؤ۔" اس آدمی نے کہا: "جی ہاں، اے ابو محمد۔"

سفیان نے فرمایا: "جو شخص (عورت سے شادی کر کے) عزت حاصل کرنا چاہے، اسے ذلت میں مبتلا کیا جائے گا۔ جو شخص (عورت سے شادی کر کے) مال حاصل کرنا چاہے، اسے فقر میں مبتلا کیا جائے گا۔ لیکن جو شخص (عورت میں) نیکی تلاش کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس عورت میں نیکی کے ساتھ عزت اور مال دونوں کو جمع کر دے گا۔" پھر انہوں نے اسے ایک واقعہ سنایا اور کہا

ہم چار بھائی تھے: محمد، عمران، ابراہیم اور میں۔ محمد سب سے بڑے تھے، عمران سب سے چھوٹے تھے اور میں درمیان میں تھا۔

جب محمد نے شادی کا ارادہ کیا تو انہیں حسب و نسب کی خواہش تھی، چنانچہ انہوں نے اپنے سے بہتر نسب والی عورت سے شادی کی، تو اللہ نے انہیں ذلت میں مبتلا کر دیا۔

عمران کو مال کی خواہش تھی، چنانچہ انہوں نے اپنے سے زیادہ امیر عورت سے شادی کی، تو اللہ نے انہیں فقر میں مبتلا کر دیا۔ ان کا مال لے لیا گیا اور انہیں کچھ نہ دیا گیا۔

پس میں نے ان کے معاملے پر غور کیا۔ معمر بن راشد ہمارے پاس سفر کر کے آئے تو میں نے ان سے اس معاملے کے بارے میں بات کی اور ان کا قصہ سنایا۔ انہوں نے مجھے وہ احادیث یاد دلائیں جو حضرت عائشہ اور یحییٰ بن جعدہ نے روایت کی ہیں۔

جعدہ کی حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "عورت سے چار وجوہات سے نکاح کیا جاتا ہے: نیکی، نسب، مال اور خوبصورتی۔ دیندار عورت سے نکاح کرو اور کامیاب ہو جاؤ۔"

اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سب سے زیادہ بابرکت عورت وہ ہے جس کا مہر سب سے کم ہو۔"

پس میں نے دینداری اور کم مہر کا انتخاب کیا، رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے، تو اللہ نے میرے لیے (میری بیوی میں) عزت، مال اور نیکی تینوں کو جمع کر دیا۔

غیر حقیقی توقعات

آج کل بہت سے نوجوانوں کی اپنے شریکِ حیات کے بارے میں غیر حقیقی توقعات ہوتی ہیں۔ یہ توقعات اکثر انہیں اندھا کر دیتی ہیں اور ان کی شادی میں رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ وہ بہت بہتر مواقع اور لوگوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

کچھ بہنیں خواب دیکھتی ہیں کہ ان کا شوہر عبدالرحمن بن عوف کی طرح امیر ہو، ابو بکر جیسی سخاوت والا ہو، بلال جیسا ایمان رکھتا ہو، خالد بن ولید جیسی بہادری والا ہو... کچھ بہنیں تو یہ بھی کہتی ہیں کہ وہ چاہتی ہیں کہ ان کے شوہر میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی کا آدھا حصہ بھی ہو اور ساتھ ہی وہ سمجھدار، خیال رکھنے والا، محبت کرنے والا اور مزاحیہ بھی ہو۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ان کا شوہر ایک مکمل آل-ان-ون پیکج کی صورت میں آئے گا اور وہ ہمیشہ خوشی خوشی زندگی گزاریں گی۔

اور کچھ بھائی چاہتے ہیں کہ جنت سے نکلی ہوئی کوئی حور انہیں سڑک پر چلتے ہوئے ملے اور فوراً پہلی نظر میں محبت ہو جائے۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ وہ کھانا پکانے میں ماہر ہو، گھر کے انتظام میں مہارت رکھتی ہو اور اپنے شوہر کے حقوق سے بھی بخوبی آگاہ ہو۔

پانچ سال گزرنے کے بعد، جب انہیں اپنی پسند کا کوئی نہیں ملتا، تو انہیں احساس ہوتا ہے کہ وہ صرف کسی اچھے دیندار مسلمان کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کاش انہیں یہ احساس پہلے ہو جاتا

جان لو کہ حقیقی کامیابی دینی وابستگی کو ترجیح دینے اور نبوی رہنمائی پر عمل کرنے میں ہے۔ سب سے خوبصورت انسان وہ ہے جو دیندار ہو اور اچھے اخلاق والا ہو۔ یہی وہ واحد خوبصورتی ہے جو ہمیشہ قائم رہے گی۔ باقی تمام مادی چیزیں وقت کے ساتھ ماند پڑ جاتی ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم شکل و صورت جیسے دیگر معاملات کو اہمیت نہ دیں، بلکہ مقصد یہ ہے کہ دینی وابستگی کو باقی تمام چیزوں پر فوقیت دی جائے۔

ایک بھائی نوجوانوں کو اچھے رشتے تلاش کرنے میں مدد کرتے تھے۔ وہ انہیں ای میل کرنے کو کہتے کہ وہ اپنے شریک حیات میں کیا چاہتے ہیں، تاکہ وہ دیکھ سکیں کہ ان کے لیے کوئی مناسب رشتہ ہے یا نہیں۔

ایک لڑکی نے انہیں ای میل کی جس میں اپنی خواہشات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

میں چاہتی ہوں کہ میرا شوہر بریڈیٹ جیسا خوبصورت ہو اور ساتھ میں عمر بن الخطاب جیسا تقویٰ بھی رکھتا ہو۔

اس بھائی نے معذرت کرتے ہوئے جواب دیا کہ انہیں اپنی فہرست میں ایسا کوئی شخص
نہیں ملا۔

یاد رکھو کہ ایک کامل شادی دو کامل لوگوں کے درمیان نہیں ہوتی، بلکہ دو ناقص لوگوں کے
درمیان ہوتی ہے جو یہ سیکھ لیتے ہیں کہ ایک دوسرے کی خامیوں کو کب نظر انداز کرنا ہے۔

اپنی بیٹی کو دیندار شخص کے سامنے پیش کرنا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید (سورۃ القصص: ۲۸-۲۳) میں ارشاد فرمایا:

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءٌ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْكُونُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لَمَّا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ (۲۳) فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَىٰ اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرٌ (۲۴) مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَبَاطُ اسْتَجْرَهُ إِنَّ خَيْرَ مَن اسْتَجَرْتَ الْقَوَىٰ (الظَّالِمِينَ) (۲۵) قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَي هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَنْ تَأْجُرَنِي (الْأَمِينَ) (۲۶) ثَمَنِي حَبَّحَ فَإِنْ أَتَمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن قَالِ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجْلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا شَاءَ لِلَّهِ مِنَ الصَّالِحِينَ (۲۷) عُدُوًّا نَّ عَلَى اللَّهِ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ (۲۸)

اور جب موسیٰ مدین کے پانی پر پہنچے تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو پایا جو (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہی تھی، اور ان سے الگ دو عورتوں کو پایا جو (اپنے جانوروں کو) روک رہی تھیں۔ موسیٰ نے کہا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم (اپنے جانوروں کو) پانی نہیں پلاتیں جب تک چرواہے (اپنے جانوروں کو) واپس نہ لے جائیں، اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔ (۲۳) پس موسیٰ نے ان کے لیے (جانوروں کو) پانی پلایا، پھر سایے کی طرف لوٹ گئے اور کہا: اے میرے رب! بے شک میں اس بھلائی کا محتاج ہوں جو تو مجھ پر نازل فرمائے۔ (۲۴) پھر ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس شرم و حیا سے چلتی ہوئی

آئی، اس نے کہا: میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو ہمارے جانوروں کو پانی پلانے کا بدلہ دیں۔ پس جب موسیٰ ان کے پاس آئے اور اپنا قصہ بیان کیا، تو انہوں نے کہا: ڈرو نہیں، تم ظالم لوگوں سے نجات پا گئے۔ (۲۵) ان دونوں میں سے ایک نے کہا: اے ابا جان! انہیں ملازم رکھ لو، بے شک بہترین شخص جسے آپ ملازم رکھیں وہ ہے جو طاقتور اور امانت دار ہو۔ (۲۶) انہوں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کی شادی تم سے کروں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری خدمت کرو، اور اگر دس سال پورے کرو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان) ہوگا، اور میں تم پر مشقت ڈالنا نہیں چاہتا، ان شاء اللہ تم مجھے نیک لوگوں میں سے پاؤ گے۔ (۲۷) موسیٰ نے کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان (طے ہو گیا)، جو بھی دودتوں میں سے میں پوری کروں، مجھ پر کوئی زیادتی نہیں، اور جو بات ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

اس آیت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان لڑکیوں کے والد، جو ایک بزرگ تھے، نے ایک نیک شخص اور اللہ کے نبی کو اپنی بیٹی کا رشتہ پیش کیا۔

امام قرطبی نے اپنی تفسیر (۲۷۱/۱۳) میں اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

فَمِنْ الْحَسَنِ عَرَضَ الرَّجُلُ وَلَيْتَهُ، وَالْمَرْأَةُ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

پس یہ اچھی بات ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی یا عورت خود کو کسی نیک مرد کے سامنے پیش کرے۔

اس سلسلے میں تابعین کے ایک عظیم عالم، امام سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ایک حیران کن واقعہ ہے۔ سعید بن مسیب کون ہیں؟ انہیں "سید التابعین" یعنی تابعین کا سردار کہا جاتا ہے۔ انہوں نے عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، حکیم بن حزام، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور بہت سے دیگر صحابہ کرام سے علم حاصل کیا اور ان سے روایت کی۔ اللہ ان سب سے راضی ہو۔

امام ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء (۱۶۷/۲) میں صحیح سند کے ساتھ اور امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (۲۳۳/۴) میں یہ واقعہ نقل کیا ہے:

عبداللہ بن ابی وداعہ نے بیان کیا: میں سعید بن مسیب کی صحبت میں رہتا تھا۔ کئی دن میں ان کے پاس نہ جا سکا تو انہوں نے لوگوں سے میرے بارے میں پوچھا۔ جب میں واپس آیا تو انہوں نے کہا: "کہاں تھے؟" میں نے کہا: میری بیوی وفات پا گئی تھی اس وجہ سے مشغول تھا۔ سعید نے کہا: "تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟ میں بھی جنازے میں شریک ہوتا۔"

پھر جب میں جانے لگا تو انہوں نے کہا: "کیا تم دوبارہ شادی نہیں کرو گے؟" میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، یہ کام کون کرے گا؟ میرے پاس صرف دو یا تین درہم ہیں۔ انہوں

نے کہا: "میں تمہاری شادی اپنی بیٹی سے کرواؤں گا۔" میں نے کہا: کیا واقعی؟ انہوں نے کہا: "ہاں۔"

پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنایاں کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا، اور میری شادی اپنی بیٹی سے دو درہم (یا تین) مہر پر کروادی۔ میں بہت خوش ہوا۔ میں گھر گیا اور سوچنے لگا کہ کسی سے قرض لوں۔ اس دن میں روزے سے تھا۔ مغرب کی نماز کے بعد میں گھر آیا افطار کرنے کے لیے جو کہ صرف روٹی اور زیتون کے تیل پر مشتمل تھا۔ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے کہا: کون ہے؟ اس نے کہا: "سعید۔" میں مختلف سعید نام کے لوگوں کے بارے میں سوچنے لگا۔ سعید بن مسیب کا خیال بھی میرے ذہن میں نہ آیا کیونکہ چالیس سال سے میں نے انہیں گھر سے مسجد کے علاوہ کہیں جاتے نہ دیکھا تھا۔ مجھے ان کے آنے کی بالکل توقع نہ تھی۔

میں نے سوچا شاید وہ اپنا ارادہ بدل رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابو محمد! آپ کہتے تو میں خود آپ کے پاس آجاتا۔ انہوں نے کہا: "تم اس لائق ہو کہ میں خود آؤں۔" میں نے کہا: کیا کام ہے؟ انہوں نے کہا: "تم ابھی تک اکیلے تھے اور اب تم نے شادی کر لی ہے۔ مجھے پسند نہیں کہ تم یہ رات اکیلے گزارو۔ یہ لو تمہاری بیوی۔" وہ اس وقت ان کے پیچھے کھڑی تھیں۔ پھر انہوں نے انہیں میرے حوالے کیا اور چلے گئے۔

بے شک وہ بہت خوبصورت، علم والی خاتون تھیں جنہوں نے قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث حفظ کی ہوئی تھیں اور شوہر کے حقوق ادا کرنا جانتی تھیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امام سعید بن مسیب نے مسلمانوں کے خلیفہ عبد الملک بن مروان کے بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی سے انکار کر دیا تھا۔

امام ابو داؤد نے اپنی کتاب الزہد (نمبر ۴۲۵) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ امام سعید بن مسیب نے شہزادے ولید بن عبد الملک کو اپنی بیٹی کا رشتہ دینے سے انکار کر دیا، جو کہ مسلمانوں کے خلیفہ عبد الملک بن مروان کے بیٹے تھے۔

سبحان اللہ! کیا ہی عظیم مثال ہے! یہ عظیم تابعی امام سعید بن مسیب نے ایک شہزادے کا رشتہ ٹھکرادیا اور اپنی بیٹی ایک غریب شخص کو دے دی جس کی بیوی وفات پا گئی تھی۔ کیوں؟ اس لیے کہ انہوں نے دین کو ہر چیز پر مقدم رکھا۔

بدعتی شخص سے شادی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید (سورۃ النساء: ۱۴۰) میں ارشاد فرمایا:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذَا مَثَلْتُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا

اور اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب میں یہ حکم نازل کر دیا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ مت بیٹھو جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے۔ بے شک اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

امام قرطبی نے اس آیت کی تفسیر (۷/۱۴۲) میں فرمایا: اہل سنت کے ایک گروہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ یہ آیت ہر اس شخص کو شامل ہے جو بدعتیوں کی صحبت اختیار کرے اور ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق رکھے۔

امام آجری نے اپنی کتاب الشریعہ (نمبر ۲۰۴۰) میں صحیح سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث روایت کی ہے:

من وقرَّ صاحبُ بدعةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدَمِ الْإِسْلَامِ
جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کو گرانے میں مدد کی۔

جب بدعتیوں کے ساتھ بیٹھنا، ان کی تعظیم کرنا اور ان کے ساتھ تعلق رکھنا ممنوع ہے، تو پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جو پوری زندگی ان کے ساتھ گزارنے کا انتخاب کرے؟ اور اس نکاح سے آنے والی اولاد کا کیا ہوگا؟

امام ابن عساکر نے تاریخ دمشق (۴۸۹/۴۳) میں عمران بن حطان کا یہ واقعہ نقل کیا ہے:

عمران بن حطان نے خوارج میں سے ایک عورت سے اس نیت سے شادی کی کہ وہ اسے خوارج کے راستے سے ہٹا دے گا، لیکن اس عورت نے انہیں خوارج کے راستے پر لگا دیا۔ وہ عورت لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور عقل مند تھی۔ آخر کار عمران خود خوارج کے سرداروں میں سے ہو گئے۔ اللہ کی پناہ۔

شیخ احمد بن یحییٰ النجفی نے امام فضیل بن عیاض کے اس قول کی وضاحت کی:

جس نے اپنی بیاری بیٹی کا نکاح کسی بدعتی سے کیا اس نے اس کے ساتھ قطع رحمی کی۔

شیخ نے ارشاد الساری الی شرح السنۃ للبرہاری (نمبر ۱۳۷) میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اس قول میں اپنی بیاری بیٹی کا نکاح بدعتی سے کرنے اور ان کے ساتھ نرمی برتنے کی ممانعت ہے، یہ سب حرام ہے، اور یہ بدعتیوں کے ساتھ میل جول اور دوستی رکھنے کے بارے میں ایک سخت تنبیہ ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔"

اپنی بیٹی کا نکاح ایسے شخص سے کرنا جو نماز نہ پڑھتا ہو

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا سوال، جیسا کہ فتاویٰ اسلامیہ، دارالسلام، جلد ۵، صفحات ۱۷۳/۱۷۴ میں درج ہے۔

سوال: "میرے ایک رشتہ دار نے میری بیٹی کا رشتہ مانگا ہے اور مجھ پر اس کا احسان بھی ہے (مثلاً اس نے مجھے قرض دیا ہو یا کوئی نیکی کی ہو وغیرہ)، لیکن وہ شراب کا عادی ہے، برے لوگوں کی صحبت رکھتا ہے، کم نماز پڑھتا ہے یا بالکل نہیں پڑھتا۔ اس کے علاوہ وہ ویڈیوز، ٹیلی ویژن اور دیگر وقت ضائع کرنے والی چیزوں کا بھی عادی ہے۔ میں اس معاملے میں پریشانی میں ہوں۔ میں اس بارے میں اسلامی حکم کی وضاحت چاہتا ہوں۔

جواب: "اگر آپ کی بیٹی کا رشتہ مانگنے والا شخص ویسا ہی ہے جیسا آپ نے بیان کیا ہے، تو آپ کے لیے اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ آپ کے پاس ایک امانت ہے، لہذا آپ پر لازم ہے کہ آپ اس کے لیے دین اور اخلاق میں سب سے زیادہ نیک شخص کا انتخاب کریں۔

جو شخص نماز نہ پڑھتا ہو، اس کا کسی نماز پڑھنے والی مسلمان عورت سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ وہ اس کا کفو (ہم پلہ) نہیں ہے۔ نماز چھوڑنا ایک بڑا کفر ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر ۸۲

اور نبی کریم ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز ہے، جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔ ترمذی،
حدیث نمبر ۲۶۲۱

اسے امام احمد اور سنن کے مؤلفین نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

کتاب اللہ اور سنت نبوی میں اور بھی بہت سی دلیلیں ہیں جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ نماز
چھوڑنے والا کافر ہے، چاہے وہ اس کی فرضیت کا انکار نہ بھی کرے۔ اور یہ علماء کے دو
اقوال میں سے زیادہ صحیح قول ہے۔ البتہ اگر وہ نماز کی فرضیت کا انکار کرے یا اس کا مذاق
اڑائے، تو وہ اجماعِ مسلمین کے مطابق بالاتفاق کافر ہے۔

جہاں تک شراب پینے والے شخص کا تعلق ہے جو نماز پڑھتا ہو، تو وہ اس فعل کی وجہ سے کافر
نہیں ہوتا، جب تک کہ وہ اسے حلال نہ سمجھے۔ لیکن اس نے ایک کبیرہ گناہ کیا ہے اور وہ اس
کے ذریعے گمراہ ہوا ہے۔ لہذا آپ کے لیے یہ جائز ہے کہ آپ اسے اپنی بیٹی کا رشتہ نہ دیں،

چاہے وہ نماز پڑھتا ہو، کیونکہ اس کے گناہ کی وجہ سے اور اس خطرے کی وجہ سے کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی اس بڑے جرم میں مبتلا کر سکتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات درست فرمائے، انہیں اپنی سیدھی راہ پر چلائے، اور ہمیں اور انہیں خواہشاتِ نفس اور شیطان کی اطاعت سے محفوظ رکھے۔ بے شک وہ بڑا سخی اور بزرگ ہے۔

صحیح شریکِ حیات کے انتخاب کے چند اہم مشورے

(۱) دعا کریں

دعا ایک مومن کے پاس سب سے طاقتور ہتھیار ہے۔ اگر آپ اپنی ماں سے کوئی چیز مانگیں اور وہ نہ دے، پھر آپ اصرار کرتے رہیں، گڑگڑاتے رہیں، اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں۔ تو کیا وہ آپ کو نہیں دے گی؟ ماں وہ ہستی ہے جس کے دل میں اپنے بچوں کے لیے بے پناہ نرمی ہوتی ہے۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ کا معاملہ کیسا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں—جسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۹۹۹ پر روایت کیا ہے—فرمایا کہ اللہ اپنے بندے پر اس کی ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ جس طرح ایک ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں دیکھنا چاہتی، اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی کہیں زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

تو ذرا سوچیں، اگر آپ اللہ سے روتے ہوئے، دل کی گہرائیوں سے کچھ مانگیں، تو کیا وہ آپ کو عطا نہیں فرمائے گا؟ کبھی کبھی ہمیں یہ وہم ہو جاتا ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں، لیکن جان لیں کہ اگر وہ آپ کو بعینہ وہی نہ دے جو آپ نے مانگا، تو وہ یقیناً اس سے بہتر کوئی چیز ضرور عطا فرمائے گا جو اس دنیا اور آخرت میں آپ کو تباہی سے بچائے گی۔ بس ہمیں یقین رکھنا ہے اور اللہ سے مانگنا کبھی نہیں چھوڑنا، چاہے کوئی بہت معمولی سی چیز ہی کیوں نہ ہو جیسے ایک نوالہ کھانا یا پانی کا ایک گھونٹ۔ یاد رکھیں کہ اللہ ہی وہ واحد ذات ہے جو پوری کائنات کو کنٹرول کرتی ہے اور پوری بادشاہت اسی کے ہاتھ میں ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے نوجوان عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ...
 "...جب بھی مانگو، تو صرف اللہ سے مانگو

اور اگر کچھ اور نہیں تو موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سوچیں جب وہ فرعون سے بھاگ کر مدین کی طرف جا رہے تھے، ایک آدمی کو غلطی سے قتل ہو جانے کے بعد۔ جب وہ مدین پہنچے اور ایک سائے میں بیٹھ گئے، تو انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے اللہ سے دعا کی:

رَبِّ اَنْتَیْ لَمَّا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرِ فَقِیْر

"اے میرے رب! میں اس بھلائی کا محتاج ہوں جو تو مجھ پر نازل فرمائے۔"

اس دعا کے بعد اللہ نے فوراً انہیں دو بہنوں میں سے ایک سے نکاح کا موقع عطا فرما دیا۔ پس اللہ سے دعا کرنے کی طاقت کو کبھی کم نہ سمجھیں۔

(۲) نیک اور سمجھدار لوگوں سے مدد لیں

اپنا جیون ساتھی ڈھونڈنے کے لیے فیس بک، انسٹاگرام، ٹک ٹاک، واٹس ایپ یا ٹوٹر کا استعمال مت کریں۔ اس بات کے بہت زیادہ امکانات ہیں کہ آپ کو ایسا جاہل شخص ملے جو زیادہ لائکس اور شیئرز حاصل کرنے کے لیے خود کو ایک علم کا طالب ظاہر کر رہا ہو۔ حقیقی زندگی میں جب آپ اس کے ساتھ ایک دن گزاریں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ وہ نماز نہیں پڑھتا یا سگریٹ نوشی کرتا ہے۔

شاید فیس بک یا انسٹاگرام کے ذریعے ملنے والی شادیوں کا ایک چھوٹا سا حصہ کامیاب بھی ہو، لیکن سوشل میڈیا کے ذریعے جانے کے نقصانات فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔ لہذا محتاط رہیں! ہر وہ شخص جو خود کو دیندار یا عالم ظاہر کرتا ہے، ضروری نہیں کہ وہ واقعی ایسا ہو۔

آپ جو کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اپنے خاندان یا دوستوں کے دائرے میں کسی ایسے شخص سے مدد مانگیں جس پر آپ بھروسہ کر سکتے ہوں اور جو اپنی تقویٰ اور پرہیزگاری کے لیے جانا جاتا ہو۔ اگر آپ کسی ایسے شخص سے مدد مانگیں جو آپ کو بھی جانتا ہو اور جس شخص کی وہ سفارش کرنے والا ہو اسے بھی، تو صحیح انسان ملنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ نیز نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے نیک شریکِ حیات ملنے کے موقع بڑھ جاتے ہیں۔

(۳) اپنے والدین کو آگاہ کریں

بہت سے نوجوان اپنے والدین کو نکاح کی خواہش بتانے سے شرماتے ہیں۔ انہیں ڈر ہوتا ہے کہ والدین کا رد عمل عجیب ہوگا۔ کچھ والدین ایسی بات سن کر عجیب رد عمل ضرور دیتے ہیں۔ اگر آپ اپنے والدین سے زیادہ قریب نہیں، تو آپ اپنے کسی بھائی، بہن یا کسی قریبی رشتہ دار سے مدد لے سکتے ہیں۔ اپنے والدین کو پیغام یا ای میل بھیج سکتے ہیں۔ یہ کام اس طریقے سے کریں جس میں آپ خود کو آسان محسوس کریں۔ چونکہ وہ آپ کے والدین ہیں، اس لیے بہت امکان ہے کہ وہ آپ کو سمجھیں۔

۴) اسلامی کلاسوں میں شرکت کریں

ہمیں یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ ہمیں کوئی دیندار بہن یا بھائی سالگرہ یا سالانہ تقریبات میں ملے گا، یا کوئی نقاب والی بہن اور واڑھی والا بھائی مختلط تقریبات میں ملے گا۔ گھر میں بیٹھ کر یہ سوچتے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں کہ آپ اب تک کنوارے کیوں ہیں۔ اچھی جگہوں پر جائیں جیسے مسجد میں اسلامی کلاسیں یا ایسے اسلامی مرکز جو قرآن و سنت پر صحابہ کرام کے فہم کے مطابق قائم ہوں۔ اس سے آپ کو صحیح لوگوں سے ملنے کے موقع ملیں گے۔ جب آپ انہیں جان لیں، تو ان کے ولی کو پیغام نکاح بھیج سکتے ہیں۔

۵) شادی کے بارے میں علم حاصل کریں

پہلے یہ بتائیں کہ آپ اپنے آپ کو کیسے بیان کریں گے؟
میں بالکل حیرت انگیز اور شاندار ہوں۔ جو مجھ سے شادی کرے گا وہ بہت خوش قسمت ہوگا۔

اگر آپ کا جواب اس جیسا ہے تو جان لیں کہ آپ یقیناً ابھی شادی کے لیے تیار نہیں ہیں۔ محض بیس سال کی عمر کو پہنچنا اور جسمانی طور پر شادی کے قابل ہونا آپ کو واقعی تیار نہیں بناتا۔ شادی محض جسمانی تعلق سے بہت بڑھ کر ہے۔ اس میں دونوں میاں بیوی کی طرف سے ایڈجسٹمنٹ اور سمجھوتے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا رشتہ ہے جس میں دونوں زندگی کے اتار چڑھاؤ میں ساتھ چلتے ہیں اور ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں۔ اس کے لیے بہت زیادہ پختگی اور سمجھ کی ضرورت ہے، کیونکہ شادی ایک خوبصورت رشتہ ہونے کے باوجود گلاب کی سیج نہیں ہے۔

آپ کو یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ ہمیشہ اپنے ہونے والے ساتھی کی خوبیوں پر ہی توجہ مرکوز کرنے کی بجائے، پہلے خود کو تیار کریں اور اپنے اندر صحیح تبدیلیاں لائیں۔ اللہ سے آپ کا رشتہ کیسا ہے؟ آپ شریکِ حیات کے طور پر کیسے ہوں گے؟ کیا آپ اپنے حقوق اور ذمہ داریاں جانتے ہیں؟ اپنے شریکِ حیات کے حقوق کیسے ادا کریں گے؟ اکثر لوگ صحیح شریکِ حیات تلاش کرنے پر توجہ دیتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ہر شادی کا نصف حصہ خود صحیح شریکِ حیات بننا ہے۔ ہم کامل شریکِ حیات ڈھونڈنے میں اتنے اندھے ہو جاتے ہیں کہ اپنے آپ کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر ہم خلوصِ دل سے اپنے آپ پر کام کریں اور ایسے بہتر انسان بننے کی کوشش کریں جو زیادہ مہربان اور محبت کرنے والے ہوں، دوسروں کا احترام کریں، تو اللہ کی مشیت سے معاملات زیادہ آسانی سے حل ہوتے جائیں گے۔ لہذا یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اسلام شادی کے بارے میں کیا کہتا ہے، قرآن میں کیا ارشاد ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں کیا تعلیم دی گئی ہے۔

جبری نکاح

اسلام مردوں اور عورتوں دونوں کو پوری طرح یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنی پسند کے شخص سے نکاح کریں۔ لہذا والدین کو اس معاملے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ انہیں اپنے بچوں کا نکاح صرف ایسے شخص سے کرنا چاہیے جس سے ان کی بیٹیاں اور بیٹے راضی ہوں، اور جو ان کے لیے کفو اور مناسب ہو۔ ولی کو اپنے ذاتی مفادات کی خاطر بچوں کا نکاح نہیں کرنا چاہیے۔

امام بخاری اپنی صحیح میں "باب: باپ یا ولی باکرہ یا ثیبہ کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر نہیں کر سکتا" کے تحت حدیث نمبر ۵۱۳۶ روایت کرتے ہیں

لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبُكَرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تُسْكَتَ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ثیبہ (شوہر دیدہ) کا نکاح اس سے مشورہ کیے بغیر نہ کیا جائے، اور باکرہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی اجازت کیسے معلوم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا خاموش رہنا (اس کی اجازت ہے)۔

بہت سے والدین اپنے بچوں کو ان کی مرضی کے خلاف نکاح کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ یہ مختلف وجوہات سے کرتے ہیں۔ شاید والدین نے بچپن میں وعدہ کیا ہو اور انہیں لگتا ہو کہ وہ اس خاندان کو مایوس نہیں کر سکتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچوں کی شادی امیر یا اعلیٰ خاندان کے کسی شخص سے ہو، چاہے ان کی بیٹی یا بیٹا اس خیال سے نفرت ہی کرتے ہوں۔ بہت سے بھائی اور بہنیں جذباتی بلیک میل اور جسمانی دھمکیوں کا شکار ہوتے ہیں۔ کچھ کو خاندان کے کسی فرد سے، مثلاً کسی چچا زاد سے، شادی کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات رشتہ دار رشتہ داری توڑنے کی دھمکی دے کر جذباتی بلیک میل کرتے ہیں۔

والدین اکثر یہ نہیں سمجھ پاتے کہ اپنے رشتہ داروں اور دوسرے لوگوں کو خوش رکھنے کی کوشش میں وہ اپنے ہی بچوں کی زندگیاں برباد کر دیتے ہیں۔ اس کے افراد، خاندانوں اور معاشروں پر انتہائی برے اثرات پڑتے ہیں۔ یہ دونوں ساتھیوں کی زندگیاں تباہ کر دیتا ہے، کیونکہ اگر ایک ساتھی بھی شادی سے ناخوش ہو تو وہ اپنے ساتھی کے حقوق ادا کرنے سے قاصر رہے گا۔ ایسے نکاح کا کیا فائدہ جس میں کوئی محبت اور رحمت نہ ہو، جبکہ اسلام میں نکاح کا مقصد یہ ہے کہ میاں بیوی محبت اور رحمت کے ذریعے سکون اور چین پائیں؟ زیادہ تر جبری شادیاں یا تو طلاق پر ختم ہوتی ہیں یا دونوں ساتھی نفسیاتی طور پر متاثر ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ مل کر رہنے پر سمجھوتہ کر لیتے ہیں، ان کی اس شادی سیدھا ہونے والے بچے بھی اپنے والدین کو ایک دوسرے سے ناخوش دیکھ کر غیر مستحکم زندگی گزارتے ہیں۔

اسلام میں ایسی شادیوں کا حکم یہ ہے کہ وہ باطل ہیں۔ امام بخاری اپنی صحیح میں "باب: اگر کوئی اپنی بیٹی کا نکاح اس کی ناپسندگی کے باوجود کرے تو وہ نکاح باطل ہے" کے تحت حدیث نمبر ۵۱۳۸ روایت کرتے ہیں:

عَنْ خُنْسَاءَ بِنْتِ خِزَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ، أَنَّ أَبَاهَا، زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَدَ نِكَاحَهُ

خنساء بنت خزام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ ثیبہ (شوہر دیدہ) تھیں، اور انہوں نے اس نکاح کو ناپسند کیا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے وہ نکاح فسخ کر دیا۔

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر ۱۸۷۴ کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے:

جَاءَتْ فَتَاةٌ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيسَتَهُ . قَالَ فَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا . فَقَالَتْ قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ أَنَّ لَيْسَ إِلَيَّ الْأَبَاءُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

ایک لڑکی نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میرے باپ نے میری شادی اپنے بھتیجے سے کر دی تاکہ اس کے ذریعے اپنی عزت بڑھائے۔ آپ ﷺ نے معاملہ اس لڑکی کے اختیار میں دے دیا۔ اس نے کہا: میں نے اپنے باپ کا کیا ہوا قبول کیا، لیکن میں چاہتی تھی کہ عورتوں کو معلوم ہو جائے کہ باپوں کو اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں۔

جبری شادیوں اور ان کے اثرات کا تجربہ تمام معاشروں میں کیا جاتا ہے اور یہ ہر جگہ اور ہر زمانے میں پایا جاتا ہے، چاہے انسان کا مذہب، نسل یا ثقافت کوئی بھی ہو۔

پہلا واقعہ

ایک لڑکی اعلیٰ تعلیم یافتہ تھی اور دینی ماحول میں پلی بڑھی تھی۔ اس کے باپ نے چاہا کہ اس کی شادی اپنی برادری کے کسی لڑکے سے ہو۔ اس کے چچا نے ایک لڑکے کی سفارش کی اور باپ نے مان لیا۔ لیکن لڑکی اس لڑکے سے شادی کرنے پر آمادہ نہیں تھی کیونکہ وہ بالکل مختلف پس منظر سے تعلق رکھتا تھا اور مختلف ماحول میں پلا بڑھا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ان کی سوچ نہیں ملے گی اور وہ اس کے طرز زندگی کے ساتھ خود کو ڈھال نہیں پائے گی۔ اس کی منتوں کے باوجود باپ اڑا رہا اور دوسرے خاندان کے افراد کو بھی اسے منانے کے لیے بلا لیا۔ آخر کار انہوں نے اسے ہاں کہنے پر مجبور کر دیا۔ نکاح ہو گیا، لیکن لڑکی کے لیے ایڈجسٹ کرنا بہت مشکل تھا کیونکہ اس کے ذہن میں شریک حیات کا تصور اس کے شوہر سے بالکل مختلف تھا۔ کوشش کرنے کے باوجود وہ ڈھل نہ سکی۔ دونوں میں کوئی ہم آہنگی نہ تھی اور وہ چند منٹ بھی ڈھنگ سے بات نہ کر پاتے۔ جسمانی قرب اس کے دل کے لیے مشکل تھا، چاہے اس نے اسے ہونے دیا۔ اوپر سے اس کی ساس اسے ستاتی اور گالیاں دیتی۔ ایک سال بعد مسائل بڑھ گئے اور وہ اپنے باپ کے گھر واپس آ گئی۔ رشتہ داروں نے صلح کروانے کی کوشش کی لیکن بے فائدہ۔ آخری چارے کے طور پر لڑکے اور لڑکی کی ملاقات کروائی گئی۔ لڑکی تیار تھی لیکن لڑکے نے بے عزتی سے پیش آتے ہوئے اسے اور اس کے باپ کو گالیاں دیں اور چلا گیا، کہتا گیا کہ وہ طلاق دے گا۔ طلاق کے بعد لڑکی ٹوٹ

گئی۔ اسے یقین نہ آیا کہ اس کی زندگی کا سب سے اہم فیصلہ اس طرح ختم ہوا۔ اس نے امید چھوڑ دی اور ڈپریشن میں چلی گئی، لیکن اللہ سے سکون کے لیے دعا کرتی رہی۔ اس نے اپنے سابق شوہر سے کوئی کینہ نہ رکھا اور اسے معاف کر دیا۔ وقت گزرنے پر اللہ نے اس کی دعائیں قبول فرمائیں اور اسے دوسرا نکاح نصیب ہوا، اس بار اپنی پسند کے، ہم آہنگ اور مناسب شخص سے۔ وہ ایک ہی پس منظر اور ماحول سے تعلق رکھتے تھے۔ دونوں جانتے تھے کہ وہ مل کر زندگی بنا سکتے ہیں۔ الحمد للہ، وہ اب خوشگوار زندگی گزار رہے ہیں۔

دوسرا واقعہ

ایک لڑکی اپنے شہر میں اپنی خوبصورتی کی وجہ سے جانی جاتی تھی۔ اس کے والدین نے اس کے لیے ایک لڑکے کا انتخاب محض اس لیے کیا کہ وہ بہت امیر تھا۔ نہ وہ خوبصورت تھا اور نہ ہی اس کی شخصیت کوئی متاثر کن تھی۔ لڑکی کو وہ ناپسند تھا، پھر بھی والدین نے اسے اس سے شادی کرنے پر مجبور کر دیا۔ وہ اس شادی سے انتہائی ناخوش تھی اور ڈپریشن میں چلی گئی۔ کافی عرصے تک ان کے درمیان جسمانی تعلق نہ ہوا۔ وہ کسی طرح طلاق لینا چاہتی تھی لیکن اس کے والدین تیار نہ تھے۔ کوشش کے باوجود وہ کامیاب نہ ہوئی۔ آخر کار اس نے شوہر پر نامردی کا الزام لگانے کی سوچی۔ دونوں خاندانوں کے افراد معاملہ سلجھانے کے لیے جمع ہوئے۔ لڑکے نے واضح کیا کہ وہ نامرد نہیں ہے بلکہ اس نے اسے ایک بار بھی ہاتھ لگانے نہیں دیا۔ خاندان نے دباؤ ڈالا کہ وہ واپس اس کے ساتھ رہنے لگے۔ مجبوراً وہ مان گئی اور اس کے پاس واپس چلی گئی، زبردستی جسمانی تعلق قائم ہوا۔ وہ آج بھی اسی سے شادی شدہ ہے اور اس کے بچے ہیں۔ اس نے اسی طرح جینا قبول کر لیا ہے۔ ڈپریشن کی

وجہ سے اس کی دلکشی اور خوبصورتی جاتی رہی۔ باہر سے دیکھنے والوں کو وہ بچوں والی خوش شادی شدہ عورت لگتی ہے، لیکن جو تکلیف اور مشقت وہ برداشت کرتی ہے، وہ صرف وہی جانتی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مجموع الفتاویٰ (۲۵/۳۲) میں فرمایا:

وَأَمَّا تَزْوِيجُهَا مَعَ كِرَاهَتِهَا لِلنِّكَاحِ ، فَهَذَا مُخَالَفٌ لِلْأَصُولِ وَالْعَقُولِ ، وَاللَّهُ لَمْ يُسَوِّ لَوَلِيَّهَا أَنْ يَكْرِهَهَا عَلَى بَيْعٍ أَوْ إِجَارَةٍ إِلَّا بِإِذْنِهَا ، وَلَا عَلَى طَعَامٍ ، أَوْ شَرَابٍ ، أَوْ لِبَاسٍ ، لَا تَرِيدُهُ ، فَكَيْفَ يَكْرِهَهَا عَلَى مَبَاضِعَةٍ وَمَعَاشِرَةٍ مِنْ تَكْرَهٍ ! مَبَاضِعَتُهُ ! ، وَمَعَاشِرَتُهُ مِنْ تَكْرَهٍ مَعَاشِرَتُهُ

واللہ قد جعل بن الزوجین مودَّةً ورحمةً ، فإذا كان لا يحصل إلا مع بغضها له ونفورها عنه ، فأی مودةٍ ورحمةٍ فی ذلك

جہاں تک اسے نکاح میں ناپسندیدگی کے باوجود دینے کا معاملہ ہے، تو یہ بنیادی اصولوں اور عقل سلیم کے خلاف ہے۔ اللہ نے اس کے ولی کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ اسے خرید و فروخت یا کرایے کے کسی معاملے میں اس کی اجازت کے بغیر مجبور کرے، نہ ہی ایسے کھانے، پینے یا لباس پر مجبور کر سکتا ہے جو وہ پسند نہ کرتی ہو۔ تو پھر وہ اسے اس شخص کے ساتھ ہم بستری اور رفاقت پر کیسے مجبور کر سکتا ہے جس کے ساتھ ہم بستری اور جس کی صحبت وہ ناپسند کرتی ہو

اللہ نے میاں بیوی کے درمیان محبت اور رحمت رکھی ہے۔ پس جب یہ محبت اور رحمت حاصل ہی نہ ہو سکے کیونکہ عورت اپنے شوہر سے نفرت اور بیزاری رکھتی ہو، تو پھر اس میں کیسی محبت اور کیسی رحمت ہوگی؟! "

نمازِ استخارہ

نمازِ استخارہ کے بارے میں دنیا بھر کے لوگوں میں مختلف غلط عقائد اور غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ لوگوں میں ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد سوچنا چاہیے، اور خواب میں جو اچھی چیز دیکھیں جس سے دل خوش ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کام کرنا چاہتے ہیں وہ اچھا ہے اور آسان ہو جائے گا، ورنہ وہ کام اچھا نہیں۔ بہت سے لوگ کسی معاملے میں الجھن کی صورت میں یہ نماز کئی کئی بار پڑھتے ہیں، اور بعض کا عقیدہ ہے کہ اگر وہ الجھن کی حالت میں استخارہ کریں تو اللہ انہیں صحیح راستہ چننے کے لیے کوئی نشانی بھیجے گا۔ بہت سے لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ خواب میں کوئی مٹھائی بھری جوتی یا کوئی اور نیک یا بد فال کی نشانی دکھائی دے گی۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ "اگر جو فیصلہ میں کرنے جا رہا ہوں وہ میرے لیے اچھا ہو تو خواب میں کوئی خوشگوار چیز یا ہری رنگ کی چیز نظر آئے گی، اور اگر فیصلہ اچھا نہ ہو تو برا خواب آئے گا یا کالی یا لال چیز دکھے گی۔"

مذکورہ بالا تمام عقائد اور تصورات استخارے کے بارے میں بالکل درست نہیں کیونکہ یہ قرآن یا صحیح سنت میں کہیں نہیں ملتے۔ صحیح بات یہ ہے کہ جب اللہ کسی کام کو آپ کے لیے آسان کر دے، اسے مقدر کر دینے اور آپ کی دعا قبول کرنے کے بعد، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ کام کرنا درست ہے۔ اور رکاوٹوں اور مشکلات کا آنا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ اپنے بندے کو اس کام سے دور کر رہا ہے۔

استخارہ کا صحیح طریقہ
استخارے کا صحیح طریقہ درج ذیل ہے:

پہلی بات: نمازِ استخارہ ادا کرنے سے پہلے آپ کو ان تمام پہلوؤں پر غور و فکر کرنا چاہیے جن کے بارے میں آپ اللہ سے رہنمائی مانگ رہے ہیں۔ اللہ نے ہر انسان کو عقل اور سوچنے کی صلاحیت سے نوازا ہے۔ شریکِ حیات کے انتخاب کے معاملے میں اپنی عقل سے کام لیں، اس کے بارے میں تحقیق کریں، مختلف ذرائع سے اس کی دینی وابستگی کا پتہ لگائیں اور اس پر گہرائی سے غور کریں۔

دوسری بات: آپ کو اپنے معاشرے کے سمجھدار اور علم والے لوگوں سے مشورہ لینا چاہیے۔ ایسے لوگوں سے مشورہ کریں جو مخلص، ایماندار اور آپ کی بھلائی چاہنے والے ہوں، تجربہ کار اور پختہ ہوں، اور اپنے خالق سے گہرا تعلق رکھتے ہوں، تاکہ وہ آپ کو ایک جامع اور متوازن نقطہ نظر فراہم کر سکیں۔

تیسری اور آخری بات: جب آپ کسی معاملے کے بارے میں حتمی فیصلہ کر لیں۔ مثلاً جب آپ فیصلہ کر لیں کہ آپ کسی سے شادی کریں گے (نہ کہ اس وقت جب آپ ابھی الجھن میں ہوں)۔ تو دو رکعت نفل نماز پڑھیں اور نماز کے بعد یہ دعا کریں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَأَقْدرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ

اے اللہ! میں تیرے علم کے وسیلے سے تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعے طاقت طلب کرتا ہوں، اور تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجامِ کاریں (یا موجودہ اور آنے والے وقت میں) میرے لیے بہتر ہے، تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے، اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجامِ کاریں (یا موجودہ اور آنے والے وقت میں) میرے لیے برا ہے، تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے، اور جہاں کہیں بھی بھلائی ہو اسے میرے لیے مقدر فرما دے، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر انسان اپنی ضرورت (کا نام) لے۔

یہ دعا امام بخاری کی صحیح میں حدیث نمبر ۱۱۶۶ میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔

بیسویں صدی کے مجددِ دین شیخ البانی رحمہ اللہ سے استخارے کے متعلق سوالات جو سوالات ان سے پوچھے گئے وہ درج ذیل ہیں:

سوال: "استخارہ کرنے والا شخص کیا کہے اگر اس کے سامنے دو یکساں معاملے ہوں اور وہ کسی ایک کی طرف بھی مائل نہ ہو، یعنی پچاس پچاس؟

شیخ البانی رحمہ اللہ نے جواب دیا: "میں آپ کے سوال سے یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی ارادہ ہی نہیں ہے، لہذا اس پر کوئی استخارے کی نماز نہیں ہے۔

سوال: "کیا استخارے کی نماز اس شخص کے لیے مشروع ہے جو کسی کام کے بارے میں الجھن میں ہو، یا اس شخص کے لیے جو اس کام کو کرنے کا پختہ ارادہ کر چکا ہو؟

شیخ البانی رحمہ اللہ نے جواب دیا: "نہیں، استخارے کی نماز الجھن کو دور نہیں کرتی۔ استخارے کی نماز اس وقت ہے جب کوئی شخص کوئی کام کرنے کا ارادہ کر چکا ہو؛ تو یہاں استخارہ کیا جاتا ہے۔ استخارے کی نماز اس شک اور تذبذب کو دور کرنے کے لیے مشروع نہیں ہے جس معاملے کے بارے میں مسلمان نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

سوال: "کیا استخارے کی دعا سلام سے پہلے پڑھی جائے یا بعد میں؟

شیخ البانی رحمہ اللہ نے جواب دیا: "سلام کے بعد۔

سوال: "کیا استخارے کی نماز دہرانا جائز ہے؟

شیخ البانی رحمہ اللہ نے جواب دیا: "یہ جائز ہے اگر اس کا استخارہ اس طریقے سے نہ ہوا ہو جیسا مشروع ہے، اور یہ کافی ہے کہ اگر وہ اپنے رب سے استخارہ محض زبان سے کرے اور دل اس میں شامل نہ ہو تو یہ مشروع طریقے کے مطابق نہیں ہوا۔ اور وہ خود اس غفلت سے آگاہ ہے، تو پھر وہ دہرانے پر مجبور ہے۔ لیکن اگر اسے ایسا کچھ محسوس نہ ہوا ہو، تو پھر دہرانا بدعت ہوگا۔

ماخذ: سلسلۃ الہدیٰ والنور (ہدایت اور روشنی کا سلسلہ) از شیخ البانی رحمہ اللہ، کیسٹ نمبر ۲۰۶ (الف)، ۶۶۴ (ب)، ۴۲۶ (ج)

پہلی نظر: ہونے والے شریکِ حیات کو دیکھنا

اسلام ہمیں نگاہِ نیچی رکھنے کا حکم دیتا ہے اور ان لوگوں کو دیکھنے سے منع کرتا ہے جن پر نظر ڈالنا ہمارے لیے حرام ہے، یعنی غیر محرم افراد۔ تاہم اسلام اس معاملے میں ایک استثناء دیتا ہے اور اس شخص کو دیکھنے کی اجازت دیتا ہے جس سے آپ نکاح کرنا چاہتے ہوں۔ یہ اس لیے ہے تاکہ آپ کو نکاح کا فیصلہ کرنے میں مدد ملے، کیونکہ آپ نے اپنی باقی زندگی اسی شخص کے ساتھ گزارنی ہے۔ سنتِ نبوی میں بہت سی دلیلیں موجود ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ ہونے والے شریکِ حیات کو دیکھنا جائز ہے۔

سنن نسائی حدیث نمبر ۳۲۴۷ میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا، أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ، امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنْ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے دیکھو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (خاص بات) ہوتی ہے۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۳۸ میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ، امْرَأَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَذْهَبَ فَاَنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا. فَفَعَلَ
فَتَزَوَّجَهَا فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک
عورت سے نکاح کا ارادہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: جاؤ اور اسے دیکھو، کیونکہ
اس سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی
کیا اور اس سے نکاح کر لیا، اور پھر انہوں نے ان کے درمیان بہترین ہم آہنگی کا ذکر کیا۔

سنن ابی داود حدیث نمبر ۲۰۸۲ میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ
أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ " . قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ
لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوَّجْتُهَا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے، تو اگر
وہ اسے دیکھ سکے جو اسے نکاح پر آمادہ کرے، تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں: میں نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا، میں چھپ کر اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ میں نے وہ
دیکھ لیا جو مجھے اس سے نکاح پر آمادہ کرتا تھا، چنانچہ میں نے اس سے نکاح کر لیا۔

بہت سے ایسے واقعات ہیں جن کے بارے میں ہم سوچتے ہیں کہ یہ صرف پرانے زمانے میں
ہوتے تھے، لیکن یہ آج بھی ہوتے ہیں جہاں لڑکا اور لڑکی نکاح سے پہلے کبھی ایک دوسرے

کو نہیں دیکھتے۔ ان کے والدین لڑکے یا لڑکی کو دیکھتے ہیں اور خود فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ان کا بچہ اس سے شادی کرے گا۔ اس سے بڑی مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور کبھی کبھی ایسی شادیاں شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہیں، کیونکہ ان میں سے ایک یا دونوں ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے۔

اس کے دوسرے انتہائی پہلو پر وہ لوگ ہیں جو اس معاملے کو اتنا ہلکا لیتے ہیں کہ وہ نہ صرف ہونے والے شریک حیات کو دیکھنے پر اکتفا کرتے ہیں بلکہ میاں بیوی کی طرح آپس میں پیش آنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ گھنٹوں فون پر بات کرتے ہیں بیغمات کے ذریعے گپ شپ کرتے ہیں، اور خفیہ ملاقاتیں کرتے ہیں یعنی بغیر کسی تیسرے شخص کے یا بغیر کسی نگران کے۔ وہ ہر طرح کے حرام افعال میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ والدین نے اپنے بچوں کو مکمل اجازت دے دی ہے اور ان کی حمایت کرتے ہیں جبکہ سب کچھ ان کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے۔

یہ لڑکی اور لڑکے دونوں کے لیے بہت بڑا فتنہ پیدا کرتا ہے کیونکہ نکاح کے برعکس، منگنی کوئی عقد نہیں بلکہ محض دونوں طرف سے نکاح کے وعدے کا اظہار ہے۔ اس لیے منگنی ان دونوں کو ایک دوسرے کے لیے حلال نہیں بناتی اور ان کے لیے آزادانہ میل جول جائز نہیں ہے۔ واللہ المستعان۔

اگر کسی نے کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا ہو تو کسی دوسرے کے لیے اسے
پیغام دینا جائز نہیں

صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۱۴۲ میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے

كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ،
وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ، أَوْ يَأْذَنَ لَهُ
الْخَاطِبُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی کسی
دوسرے کے سودے پر سودا کرے، اور کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر
پیغام نہ بھیجے، یہاں تک کہ پہلا خطبہ دینے والا چھوڑ دے یا اسے اجازت دے دے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (۲۰۰/۹) میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا
کہ اگر لڑکی نے پہلے پیغام دینے والے کا پیغام رد کر دیا ہو تو کسی دوسرے کے لیے پیغام بھیجنا
ممنوع نہیں۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر پہلا خطبہ دینے والا بدکردار ہو تو ایک نیک شخص
کے لیے اس کے پیغام پر اپنا پیغام بھیجنا جائز ہے۔

اگر ایسی صورتِ حال پیش آئے کہ کسی عورت نے کسی مرد کا پیغامِ نکاح قبول کر لیا ہو اور دونوں نکاح پر رضامند ہو چکے ہوں، اور پھر جان بوجھ کر کوئی دوسرا شخص اس منگنی شدہ عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے، تو اس سے افراد اور خاندانوں کے درمیان بہت بڑے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، جیسے قطعِ تعلق اور بھائی چارے کا ٹوٹنا۔

منگنی کی تقریب

مسلمانوں میں ایک اور فتنہ جو پیدا ہو گیا ہے وہ شاندار اور فضول خرچی والی منگنی کی تقریبات ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم (۷:۳۱) میں ارشاد فرماتا ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

بعض مسلمان خاندان بڑی بڑی منگنی کی تقریبات منعقد کرتے ہیں جن میں ہر طرح کی حرام سرگرمیاں ہوتی ہیں، جیسے مرد و زن کا اختلاط اور موسیقی کا بجنا۔ منگیتر جوڑے کو اسٹیج پر بٹھایا جاتا ہے جہاں غیر محرم سمیت سب انہیں دیکھتے ہیں، اور یہ جوڑے ایک دوسرے کی انگلی میں انگوٹھی پہناتے ہیں۔ اگرچہ تحائف یا انگوٹھیوں کا تبادلہ بذاتِ خود جائز ہے، لیکن بعض لوگ اس عمل کے ساتھ ایسے ناجائز عقائد و ابستہ کر لیتے ہیں جو اسے حرام بنا دیتے ہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے الفتاویٰ الجامعہ للمرأة المسلمہ (۳/۹۱۴) میں منگنی کی انگوٹھی جسے "ڈبل" کہا جاتا ہے کے بارے میں فرمایا:

"ڈبلہ" منگنی کی انگوٹھی کو کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں بنیادی اصول یہ ہے کہ انگوٹھیوں میں کوئی حرج نہیں یعنی وہ جائز ہیں، الا یہ کہ ان کے ساتھ کچھ ایسے عقائد وابستہ ہو جائیں جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں۔ مثلاً مرد اپنی منگیتر کو دی جانے والی انگوٹھی پر اپنا نام لکھواتا ہے اور عورت اپنے منگیتر کو دی جانے والی انگوٹھی پر اپنا نام لکھواتی ہے، اور وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس سے دونوں میاں بیوی کے درمیان تعلق پکا ہو جائے گا۔ اس صورت میں یہ ڈبلہ حرام ہے، کیونکہ یہ ایسی چیز سے تعلق جوڑنے کی نمائندگی کرتا ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں اور جو عقل کے بھی خلاف ہے۔ اسی طرح مرد کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ خود عورت کی انگلی میں انگوٹھی پہنائے، کیونکہ وہ ابھی اس کی بیوی نہیں ہے، لہذا وہ ابھی تک اس کے لیے اجنبی یعنی غیر محرم ہے؛ وہ اس کی بیوی صرف نکاح کے عقد کے بعد بنے گی۔"

منگنی کا دور

بہت سے لوگ یہ سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں، چاہے لاعلمی کی بنا پر یا علم رکھتے ہوئے بھی، کہ "منگنی" کا مطلب صرف اور صرف نکاح کا وعدہ ہے۔ یہ کسی بھی صورت میں ان دونوں کو ایک دوسرے کے لیے حلال نہیں بناتی۔ جن لوگوں نے ایک دوسرے سے نکاح کا وعدہ کیا ہوتا ہے وہ اسے یہ آزادی سمجھ لیتے ہیں کہ گھنٹوں میں غامات یا فون کالز کے ذریعے بات کریں۔ یہاں تک کہ وہ عوامی اور نجی مقامات پر بھی ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ یہ تمام کام ہر صورت میں حرام ہیں، چاہے آپ انہیں کسی بھی طرح پیش کریں۔

آج کل منگنیاں کئی کئی مہینوں اور سالوں تک چلتی رہتی ہیں، اس کی مختلف وجوہات ہیں جیسے شاندار شادی کے لیے پیسے جمع کرنا یا یہ سوچنا کہ دونوں کو ایک دوسرے کو جاننے کے لیے وقت چاہیے۔ طویل عرصے تک منگنی قائم رکھنے سے بہت زیادہ فتنہ پیدا ہوتا ہے اور بے شمار برائیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ایسے کئی واقعات سامنے آئے ہیں جہاں منگے ہوئے جوڑوں نے یہ سوچ کر کہ بہر حال ہماری آپس میں شادی ہونی ہی ہے، ایک دوسرے سے ملنا جلنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے سے جسمانی تعلق بھی قائم کر لیا۔ ایسے بھی واقعات ہوئے ہیں جہاں بڑی دھوم دھام سے منگنی کی تقریبات منائی گئیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ منگے ہوئے جوڑے ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے اور منگنی توڑ دی۔

اسلام ان تمام چیزوں کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ جیسے ہی کوئی شخص اپنی پسند کے شخص سے نکاح کا فیصلہ کرے، اسلام نکاح کا حکم دیتا ہے، اس طرح وہ تمام راستے بند ہو جاتے ہیں جو حرام کاموں کی طرف لے جاتے ہیں۔

نکاح کو آسان بناؤ

جب نکاح مہنگا ہو جائے تو ناجائز جنسی تعلقات سستے ہو جاتے ہیں۔

آج ہم ایسے معاشرے میں زندگی گزار رہے ہیں جہاں نکاح مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ شادی کی تقریب کو شاندار بنانے کے لیے لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں۔ "لوگ کیا کہیں گے؟" یا "لوگ کیا سوچیں گے؟" کے بہانے مہنگی شادی کی تقریبات منعقد کرنا کسی طرح بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

آج ہماری نوجوان نسل زنا اور دیگر ناجائز جنسی تعلقات میں مبتلا ہو رہی ہے۔ وہ اپنی خواہشات کو حلال طریقے سے پورا کرنے میں ناکام ہے۔ وہ ہمارے سماجی رسم و رواج کے دباؤ کا شکار ہیں جن میں فضول خرچی والی شادیاں اور جہیز شامل ہیں جن پر بھاری رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے سماجی رسم و رواج نوجوانوں کے لیے نکاح کی استطاعت رکھنا اور اپنی خواہشات کو حلال طریقے سے پورا کرنا مشکل بنا دیتے ہیں۔

اس کا حل یہ ہے کہ نکاح کو جتنا ممکن ہو سادہ رکھا جائے اور خرچ کرنے کے معاملے میں اللہ کے بتائے ہوئے طریقے پر قائم رہا جائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم (۲۵:۶۷) میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا
اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگ دلی سے کام لیتے
ہیں، بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کے بارے میں قرآن کریم (۶۵:۷) میں یہ بھی ارشاد فرماتا ہے:

لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَن قَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلَْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ
اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَّا آتَاهَا سَيِّجَعُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا

جو صاحبِ وسعت ہو وہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے، اور جس کا رزق تنگ ہو وہ
اس میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف
نہیں دیتا جتنا اس نے اسے دیا ہو۔ اللہ تنگی کے بعد عنقریب آسانی عطا فرمائے گا۔

بابرکت نکاح وہ نہیں جس میں بھاری رقم خرچ کی جائے، بلکہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں
خرچ کم سے کم ہو اور جس میں لوگوں کے لیے سب کچھ آسان کر دیا جائے۔

امام ابن جان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۴۰۳۴ پر صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

خیر النکاح اُیسرہ
"سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جو سب سے آسان ہو۔"

نکاح سنت ہے

جہیز اور مہر

جہیز دینے کا رواج پوری دنیا میں موجود ہے اور یہ اتنا ہی پرانا ہے جتنی انسانی تہذیب۔ لیکن اسے دینے کا طریقہ ایک جگہ سے دوسری جگہ مختلف ہے۔ یہ دنیا کے بیشتر حصوں جیسے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال، افغانستان، ایران اور ترکی میں رائج ہے، جہاں دلہن کا خاندان دولہے کو بھاری مقدار میں نقدی، گاڑیاں، مکانات، فرنیچر اور دیگر مادی اشیاء کی شکل میں جہیز دیتا ہے۔ مذکورہ بالا بہت سی جگہوں اور ان کی روایات میں، یہ جہیز دولہے کی ملکیت میں آجاتا ہے اور دلہن کا اس پر کوئی حق نہیں ہوتا، جبکہ کچھ دوسری جگہوں پر وہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد ہی اس جہیز کی وارث بنتی ہے۔ پرانے زمانے میں لوگوں کے بہت سے بچے ہوتے تھے، بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی، وہ اپنی بیٹیوں کو جہیز دیتے تھے اور ہوؤں سے ملنے والے جہیز سے اس کا ازالہ ہو جاتا تھا۔ لیکن اس خاندان کا کیا جس کے ہاں صرف بیٹیاں ہوں؟ بہت سے والدین شدید ذہنی تناؤ کا شکار ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ہزاروں لوگوں نے خودکشی کی راہ اختیار کی ہے کیونکہ وہ رقم اکٹھی کرنے اور اپنی بیٹیوں کی شادی کرنے سے قاصر ہیں، اور آج بھی بہت سے لوگ بیٹی کی پیدائش پر ناخوش رہتے ہیں۔ انہیں لگتا ہے کہ یہ بیٹیاں ساری زندگی ان پر بوجھ بنی رہیں گی۔ ان لوگوں کی سوچ یہ ہے کہ دولہا جتنا زیادہ تعلیم یافتہ یا اعلیٰ حیثیت کا ہوگا، اس کا جہیز اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ جہیز کے اس نظام سے ایک اور مسئلہ جنم لیتا ہے، وہ ہے دولہے اور اس کے خاندان کی بڑھتی ہوئی لالچ۔ چاہے جتنا بھی جہیز دیا جائے، وہ نہ صرف مزید مطالبات کرتے رہتے ہیں بلکہ تشدد اور کئی بار قتل تک کا سہارا لیتے ہیں۔ وہ ہر طرح کا تشدد کرتے ہیں جہاں دلہن کو جسمانی، جذباتی اور

جنسی اذیت دی جاتی ہے۔ یہ رواج صرف مذکورہ بالا جگہوں تک محدود نہیں بلکہ اس کی جڑیں مغربی اور عرب دنیا جیسے امریکہ، جرمنی، فرانس، یورپ کے کئی دیگر حصوں، مصر اور مراکش میں بھی ہیں۔ یہ رواج آج ایک بڑی سماجی برائی بن چکی ہے، افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے مسلمانوں میں بھی۔

اسلام، تاہم، جہیز کے بارے میں بالکل مختلف نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔ یہ عورتوں کا حق ہے اور ہر مسلمان مرد پر واجب ہے کہ وہ نکاح کے وقت اپنی استطاعت کے مطابق اپنی بیوی کو بطور تحفہ کچھ نہ کچھ ضرور دے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (۴:۴) میں ارشاد فرمایا:

وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدُقَتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيًّا

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو، پھر اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں دے دیں تو اسے خوشی اور ہنسی خوشی کھاؤ۔

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (۴:۲۰-۲۱) میں ارشاد فرمایا:

وَإِنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَكُنْتُمْ عَوَّامِينَ مُخَلَّاتِينَ ۚ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَكُنْتُمْ عَوَّامِينَ مُخَلَّاتِينَ ۚ (۲۰)
إِلَىٰ بَعْضٍ وَآخَذَنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا (۲۱)

اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لینا چاہو اور تم نے اسے ڈھیر سا مال بھی دیا ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو، کیا تم اسے بہتان اور صریح گناہ کے طور پر واپس لو گے؟ (۲۰) اور تم اسے کیسے واپس لے سکتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے سے قریب ہو چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں؟

مہر کے بارے میں ہمیں بہت سی احادیث بھی ملتی ہیں۔

امام طبرانی نے اپنی معجم الاوسط نمبر ۱۸۵۱ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِمَا قَلَّ مِنَ الْمَهْرِ أَوْ كَثُرَ لَيْسَ فِي نَفْسِهِ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَيْهَا حَقَّهَا، خَذَعَهَا، فَمَاتَ وَلَمْ يُؤَدِّ إِلَيْهَا حَقَّهَا، لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ زَانٍ

جو شخص کسی عورت سے کم یا زیادہ مہر پر نکاح کرے اور اس کے دل میں اس کا حق ادا کرنے کا ارادہ نہ ہو، تو اس نے اسے دھوکہ دیا، اور اگر وہ اس کا حق ادا کیے بغیر مر گیا تو وہ قیامت کے دن اللہ سے زانی کی حیثیت سے ملے گا۔

جبکہ اسلام مرد پر مہر دینا واجب قرار دیتا ہے، بہت سی عورتیں اس حق کا غلط استعمال کرتے ہوئے بھاری رقم کا مطالبہ کرتی ہیں۔ یہ دوسری قسم کی برائیوں کا سبب بن جاتا ہے،

جہاں جو مرد ان مطالبات کو پورا کرنے سے قاصر ہیں وہ یا تو شادی نہیں کرنا چاہتے اور حرام تعلقات کی طرف چلے جاتے ہیں، یا ان معاشروں کی بہت سی عورتیں اپنی غیر معقول توقعات کے باعث غیر شادی شدہ رہ جاتی ہیں۔

اسلام اس مسئلے سے بھی نبی ﷺ کی زندگی کے کئی واقعات کے ذریعے نمٹتا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ آپ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر ہے۔

امام ابو داؤد نے اپنی سنن نمبر ۲۱۲۵ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے:

لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَهَا شَيْئًا. قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ. قَالَ أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطْمِيَّةُ

جب علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: انہیں کچھ دو۔ انہوں نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری حطیمہ زرہ کہاں ہے؟

اور امام بخاری نے اپنی صحیح نمبر ۵۱۲۱ میں روایت کیا ہے:

عَنْ سَهْلٍ، أَنَّ امْرَأَةً، عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا. فَقَالَ " مَا عِنْدَكَ ". قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ. قَالَ "

اَذْهَبَ فَالْتَمَسَ وَلَوْ خَائِمًا مِنْ حَدِيدٍ " . فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا ، وَلَا خَائِمًا مِنْ حَدِيدٍ ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي وَلَهَا نَصْفُهُ - قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رَدَاءٌ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " وَمَا تَصْنَعُ يَا زَارِكُ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ ، وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ " . فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَقَالَ " مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ " . فَقَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورٍ يُعَدُّهَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَمَلَكُنَا كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ "

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے خود کو نبی ﷺ کے سامنے (نکاح کے لیے) پیش کیا۔ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور کچھ تلاش کرو، چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ وہ گیا اور واپس آکر بولا: اللہ کی قسم! مجھے کچھ نہیں ملا، یہاں تک کہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، البتہ یہ میری تہبند ہے اور اس کا آدھا حصہ اس کے لیے ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری تہبند اس کے کیا کام آئے گی؟ اگر تم اسے پہنو گے تو اس پر اس میں سے کچھ نہ ہوگا، اور اگر وہ پہنے گی تو تم پر کچھ نہ ہوگا۔ پس وہ آدمی بیٹھ گیا اور جب وہ کافی دیر بیٹھا رہا تو اٹھ کر جانے لگا۔ جب نبی ﷺ نے اسے جاتے دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا، یا اسے بلوایا گیا، اور آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ اس نے کہا: مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں، اور اس نے سورتوں کے نام گنوائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم نے تمہارے قرآن کے عوض جو تمہیں یاد ہے اس کا نکاح تم سے کر دیا۔

ولی کی اجازت کے بغیر نکاح

اکثر ہم مسلمان نوجوانوں میں ایسے واقعات سنتے ہیں جہاں لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ اور لڑکے لڑکیوں کے ساتھ بھاگ جاتے ہیں اور اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیتے ہیں، کبھی کبھی تو اپنے والدین اور سرپرستوں کے علم کے بغیر بھی۔ اگر انہیں اپنے سرپرست کی ناراضگی کے آثار نظر آئیں تو وہ اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ بھاگ جاتے ہیں جن کے ساتھ وہ پہلے سے حرام تعلق جیسے گرل فرینڈ یا بوائے فرینڈ میں تھے۔ جنہیں وہ چند مہینوں یا کبھی کبھی سالوں سے جانتے ہیں اور پھر ان سے نکاح کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ وہ اسی شہر یا قصبے کی عداوتوں میں یہ کام کرتے ہیں اور کچھ تو اپنی رہائش گاہ چھوڑنے تک کی حد تک چلے جاتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جائز ہے۔ پھر وہ اس شخص کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں اور ان کے ساتھ اولاد بھی پیدا کرتے ہیں، یہ سب کرتے ہوئے اس بات سے بے خبر کہ ان کا نکاح باطل ہے۔ ایسے واقعات کم نہیں ہیں، بلکہ جتنا زیادہ آپ ناجائز تعلقات رکھنے والوں کے بارے میں سنیں گے، اتنا ہی زیادہ آپ ایسے واقعات سنیں گے۔

لیکن جان لو کہ ولی (مرد سرپرست) کے بغیر نکاح باطل ہے۔

صحیح البخاری میں امام بخاری نے کتاب النکاح میں ایک باب قائم کیا ہے:

باب من قال لا نکاح إلا بولي

باب: جس نے کہا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

اور امام بخاری نے اس باب کی تائید میں قرآن کریم کی یہ آیات نقل کی ہیں:

فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ

(اور انہیں اپنے (سابقہ) شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔" البقرہ: ۲۳۲)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ

(اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ البقرہ: ۲۲۱)

وَأَنْكِحُوا الْأَيَّمَىٰ مِنْكُمْ

اور اپنے میں سے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دو۔ النور: ۳۲)

امام بخاری ان آیات سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ نکاح میں ولی کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی زیر کفالت عورت کے نکاح کے سلسلے میں ولی کو مخاطب کر رہا ہے۔ اگر معاملہ اس کا اپنا ہوتا نہ کہ ولی کا، تو ولی کو مخاطب کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔

رسول اللہ ﷺ نے سنن ابوداؤد نمبر ۲۰۸۳ میں مروی ایک صحیح حدیث میں فرمایا:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلِيهَا فَهِيَ بَاطِلٌ". ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
 جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔ "آپ
 ﷺ نے یہ الفاظ تین بار فرمائے

امام ابن قدامہ نے المغنی (۳۵۸/۹) میں عورت کے ولی ہونے کے درجات کے سلسلے میں
 علماء کا اجماع نقل کیا ہے۔ ترتیب یہ ہے:

۱. باپ
 ۲. دادا (باپ کی طرف سے)
 ۳. پردادا (باپ کی طرف سے)
 ۴. بیٹا
 ۵. پوتا
 ۶. پڑپوتا
 ۷. بڑا بھائی
 ۸. اس سے چھوٹا بھائی (اور اسی طرح آگے)
- اور علماء نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کوئی کم درجے کا ولی کسی اعلیٰ درجے کے ولی کی موجودگی
 میں، بغیر کسی معقول عذریہ اس کی اجازت کے، کسی عورت کا نکاح کر دے تو ایسا نکاح
 باطل ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے الاختیارات (ص ۳۵۰) میں فرمایا:

إذا تعذر من له ولاية النكاح انتقلت الولاية إلى أصلح من يوجد ممن له نوع ولاية في غير النكاح كرئيس القرية وأمير القافلة ونحوه

اگر نکاح کی ولایت رکھنے والا کوئی رشتہ دار نہ ہو تو ولایت اس شخص کو منتقل ہو جاتی ہے جو نکاح کے علاوہ دیگر معاملات میں کسی قسم کا اختیار رکھنے والوں میں سب سے زیادہ موزوں ہو، جیسے گاؤں کا سربراہ، قافلے کا امیر وغیرہ۔

اگر ولی عورت کو اس کی پسند کے مناسب رشتے سے روکے تو کیا حکم ہے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے مجموع الفتاویٰ (۵۳-۵۲/۳۲) میں فرمایا:
اور جب عورت کسی مناسب مرد سے نکاح پر رضامند ہو، تو اس کے ولی جیسے بھائی یا چچا پر واجب ہے کہ وہ اس کا اس مرد سے نکاح کر دے۔ اور اگر ولی اسے نکاح سے روکے یا اس سے گریز کرے، تو علماء کے اتفاق کے مطابق اگلا قریبی رشتہ دار یا حاکم پہلے ولی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دے گا۔

یہ علماء کا اجماع ہے کہ ولی کو یہ حق نہیں کہ عورت کو کسی ایسے شخص سے زبردستی نکاح کرائے جس پر وہ راضی نہ ہو، اور نہ ہی اسے کسی ایسے مناسب شخص سے نکاح سے روکے جس پر وہ راضی ہو۔

جو لوگ عورتوں کو (ان کی مرضی کے نکاح سے) روکتے ہیں اور انہیں (اپنی پسند کے نکاح پر) مجبور کرتے ہیں، وہ دورِ جاہلیت کے ظالموں کی راہ پر چل رہے ہیں، جو اپنی ولایت میں ذاتی مفادات کی خاطر عورتوں کو اپنی مرضی کے مردوں سے بیاہنا چاہتے تھے، نہ کہ عورت کے بھلے کے لیے۔ پھر وہ اسے مجبور کرتے اور شرمندہ کرتے یہاں تک کہ وہ ان کی پسند کے شخص سے نکاح کر لے، اور وہ اسے اپنی دشمنی یا کسی اور مقصد کی بنا پر مناسب شخص سے نکاح سے روکتے۔

یہ سب دورِ جاہلیت کے اعمال ہیں، ظلم اور زیادتی ہے، جو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک حرام ہے، اور علماء کے اجماع کے مطابق بھی حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے سر پرستوں پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ عورتوں کے مفاد کو دیکھیں نہ کہ اپنی خواہشات کی پیروی کریں، بالکل ویسے جیسے دیگر معاملات کے سر پرست ان کے ماتحتوں کی بھلائی دیکھتے ہیں نہ کہ اپنی ذاتی خواہشات پوری کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہی وہ امانت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے ادا کرنا واجب ہے۔

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کو ادا کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ "النساء: ۵۸"

یہ خیر خواہی واجب ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دین خیر خواہی ہے، دین خیر خواہی ہے، دین خیر خواہی ہے۔" صحابہ نے عرض کیا: "کس کے لیے یا رسول اللہ؟"

آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے اماموں کے لیے اور ان کے عام لوگوں کے لیے۔" واللہ اعلم۔

سلف صالحین کا اپنی بیٹیوں کو شادی سے پہلے نصیحت کرنا

یہ انتہائی ضروری ہے کہ والدین اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو شادی سے پہلے نصیحت کریں۔ ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے بیٹوں کو عورتوں کے جذبات اور ان سے بہترین طریقے سے پیش آنے کے بارے میں بتائیں، کیونکہ مائیں خود بیویاں رہ چکی ہیں اور وہ ایک بیوی کی ضروریات اور ان سے بہترین طریقے سے پیش آنے کے بارے میں بہتر جانتی ہیں۔ اسی طرح، باپوں کو چاہیے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو یہ بتائیں کہ شریعت کے مطابق اپنے شوہروں کی ضروریات کیسے پوری کی جائیں۔ ایسا کرنے سے نوجوان شوہروں اور بیویوں کو اپنے جیون ساتھی کے ساتھ بہتر طریقے سے پیش آنے میں مدد ملے گی اور ان کے لیے اپنی شادی کو کامیاب بنانا آسان ہو جائے گا۔

امام ابو زید عمر بن شعبہ نے اپنی تاریخ المدینہ (۱۱۰/۲) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جب فرافصہ بن احوص نے اپنی بیٹی نائلہ کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا:

اے میری بیٹی! تم قریش کے لوگوں کے پاس جا رہی ہو، اس لیے میری اس نصیحت پر دھیان دو۔ سرمہ لگاؤ۔ کثرت سے غسل کرو اور خود کو صاف ستھرا رکھو۔ خوشبو استعمال کرو اور خوشبودار رہو۔

امام صلاح الدین خلیل الصفدی نے اپنی کتاب الوافی بالوفیات (۳۰۹/۵) میں سلف صالحین میں سے ایک ماں کی اپنی بیٹی کو شادی سے پہلے کی گئی نصیحت نقل کی ہے:

کنده کے ایک حاکم عمرو بن حجر نے عوف بن مسلم الشیبانی کی بیٹی ام ایاس کو پیغام نکاح بھیجا۔ جب دلہن کو دو لہے کے پاس لے جانے کی تیاری ہوئی تو اس کی ماں امامہ نے اپنی بیٹی کو یہ نصیحت کی:

اے میری بیٹی! اگر کوئی عورت اپنے باپ کی دولت اور اپنے باپ کی ضرورت کی وجہ سے شوہر کے بغیر گزارا کر سکتی، تو تم سب سے زیادہ اس کے قابل ہوتیں، لیکن عورتیں مردوں کے لیے پیدا کی گئی ہیں اور مرد عورتوں کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

اے میری بیٹی! تم اس گھر کو چھوڑنے والی ہو جہاں تم نے پرورش پائی، جہاں تم نے پہلی بار چلنا سیکھا، ایک ایسی جگہ جانے کے لیے جسے تم نہیں جانتیں، ایک ایسے ساتھی کے پاس جس سے تم ناواقف ہو۔ اپنے شوہر کے لیے ایک خادم کی طرح بنو اور وہ تمہارے لیے خادم کی طرح بن جائے گا۔ ان دس خصلتوں کو اپنے اندر پیدا کرو اور یہ تمہارے لیے زاوِراہ ہوں گی۔

پہلی اور دوسری بات: اس کے ساتھ رہنے پر قناعت کرو، کیونکہ قناعت سکونِ قلب لاتی ہے، اور اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

تیسری اور چوتھی بات: اس بات کو یقینی بناؤ کہ تم خوشبودار اور خوبصورت لگو؛ وہ تم میں کوئی بد صورت چیز نہ دیکھے، اور اس کو تم سے صرف خوشگوار خوشبو ہی آنی چاہیے۔

پانچویں اور چھٹی بات: اس کا کھانا وقت پر تیار کرو، اور جب وہ سو رہا ہو تو خاموش رہو، کیونکہ شدید بھوک جلتے ہوئے شعلے کی طرح ہے، اور اس کی نیند میں خلل ڈالنا اسے غصہ دلائے گا۔

ساتویں اور آٹھویں بات: اس کے مال کی حفاظت کرو، کیونکہ اس کے مال کی حفاظت اس کی قدردانی کی علامت ہے، اور اس کے خاندان اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، کیونکہ اس کے خاندان اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک اچھے انتظام کی نشانی ہے۔

نویں اور دسویں بات: اس کا کوئی راز کسی پر ظاہر نہ کرو، اور اس کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو، کیونکہ اگر تم اس کا کوئی راز ظاہر کرو گی تو تم کبھی اس کی ممکنہ بے وفائی سے محفوظ نہیں رہو گی، اور اگر تم اس کی نافرمانی کرو گی تو اس کا دل تمہاری طرف سے نفرت سے بھر جائے گا۔

ہیں کہ آپ کیا تبدیلی چاہتے ہیں۔ اگر دینی معاملہ ہو تو بہتر ہے کہ اسے نرم اور شائستہ انداز میں بیان کیا جائے۔ اگر آپ اپنے جذبات اپنے شریکِ حیات سے نہ بتائیں اور سب کچھ دل میں چھپا کر رکھیں، تو اس سے غصہ اور نفرت جمع ہوتی رہتی ہے جو رشتے پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ اگر آپ اپنے جذبات چھپائیں گے تو آپ کے شریکِ حیات کو کیسے پتہ چلے گا کہ آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟

موثر گفتگو ایک پھلتے پھولتے رشتے کی بنیاد ہے، جو جوڑوں کو گہرائی سے جوڑنے اور مسائل کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ توجہ سے سننا ضروری ہے۔ اپنے شریکِ حیات کو پوری توجہ دیں، بیچ میں نہ بولیں، اور جو کچھ سنیں اسے دہرائیں تاکہ یقین ہو سکے کہ آپ نے صحیح سمجھا۔ "میں" کے جملے استعمال کرتے ہوئے اپنے احساسات سچائی سے ظاہر کرنا۔ بجائے الزام تراشی کی زبان کے۔ خیالات اور جذبات کے اظہار کے لیے ایک محفوظ ماحول بنانا ہے۔ اس کے علاوہ، مشکل گفتگو کو ہمدردی اور صبر کے ساتھ سنبھالنا ہم آہنگی برقرار رکھ سکتا ہے اور مشکلات کو ترقی اور گہرے تعلق کے موقع میں بدل سکتا ہے۔ ان مہارتوں کو پروان چڑھانے سے جوڑے ایک مضبوط اور پائیدار رشتہ استوار کر سکتے ہیں۔

(۲) مسکراہٹ

مسکرانا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ امام ترمذی نے اپنی جامع الترمذی (حدیث نمبر ۴۰۰۲) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ، قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عبداللہ بن حارث بن جزء نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

انسان کے چہرے پر جو تاثر ہوتا ہے وہ اس کی پیٹھ پر پہنے کپڑوں سے کہیں زیادہ اہم ہے۔

امام ترمذی نے اپنی جامع الترمذی (حدیث نمبر ۱۹۵۶) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ
اپنے بھائی کے چہرے پر تمہاری مسکراہٹ صدقہ ہے۔

محبت ایک جسم ہے جس کی روح مسکراہٹ ہے۔ مسکراہٹیں اتنی طاقتور ہوتی ہیں کہ بہت سی شادیوں کا آغاز ایک مسکراہٹ سے ہوا ہے۔ جب آپ کسی کو مسکرا کر دیکھتے ہیں تو یہ عمل آپ کے دماغ میں خوشی کے مادے خارج کرتا ہے جو آپ کو خوش کرتے ہیں اور آپ کا اعتماد بڑھاتے ہیں۔ بیویوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو خوش و خرم چہرے کے

ساتھ خوش آمدید کہیں۔ جب مرد گھر سے باہر جاتا ہے تو اسے دوسری عورتیں نظر آتی ہیں اور ان سے ملنا پڑ سکتا ہے جو اس کے لیے آزمائش ہو سکتی ہے۔ لیکن جب وہ گھر واپس آئے اور اس کی بیوی انتہائی خوشگوار انداز میں اس کا استقبال کرے تو اسے محسوس ہونا چاہیے کہ اس نے اس سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

(۳) جھگڑے سے اجتناب اور تنازعات کا حل

جھگڑے زندگی کا ایک فطری حصہ ہیں۔ یہ توقع نہیں رکھی جاتی کہ آپ کبھی اپنے عزیز سے اختلاف نہیں کریں گے۔ لیکن جو چیز مددگار ثابت ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ اختلاف کا ایسا طریقہ تلاش کریں جو آپ دونوں کے درمیان دوری نہیںدا کرے۔

امام ابو داؤد نے اپنی سنن (حدیث نمبر ۴۸۰۰) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَنَ خُلُقُهُ"

میں اس شخص کے لیے جنت کے کنارے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، اور جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں اس شخص کے

لیے جو مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے، اور جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کا ضامن ہوں اس شخص کے لیے جس نے اپنے اخلاق کو اچھا بنایا۔

تنازعہ کسی بھی رشتے کا ناگزیر حصہ ہے، لیکن اختلافات کو تعمیری انداز سے حل کرنا ایک صحت مند رشتے کے لیے بہت ضروری ہے۔ ایک مؤثر طریقہ یہ ہے کہ تنازعات کو مقابلے کے بجائے تعاون کی سوچ کے ساتھ سنبھالا جائے۔ اس میں الزام لگانے کے بجائے سامنے والے مسئلے پر توجہ دینا شامل ہے۔ کھلی بات چیت کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ دونوں شریکِ حیات اپنے جذبات اور نقطہ نظر کا اظہار کر سکیں۔ توجہ سے سننے کی مشق کریں جس میں ہر شریکِ حیات دوسرے کی بات دہرائے تاکہ غلط فہمی نہ ہو۔ خاص طور پر گرم مباحثوں کے لیے ایک "وقف" کا نظام بنانا بھی مفید ہے جس سے دونوں افراد بحث پر واپس آنے سے پہلے ٹھنڈے ہو سکیں۔ "تم" کے جملوں کے بجائے "میں" کے جملے استعمال کریں تاکہ جذبات اور ضروریات بیان ہوں بغیر دفاعی رویے کو ابھارے۔ آخر میں، دونوں مل کر ایسا سمجھوتہ یا حل تلاش کریں جو دونوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کرے۔

(۴) اپنی محبت کا اظہار کریں

ایک دوسرے کو یاد دلاتے رہیں کہ آپ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اپنے رشتے کو مہربان الفاظ سے پالیں۔ یہ ان جملوں کے استعمال میں اضافہ کر کے کیا جاتا ہے جیسے: "میں

تم سے محبت کرتا/کرتی ہوں"، "میں تمہارے ساتھ ہوں"، "میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا/سکتی"، "تم بہت خوبصورت ہو"، "تم بہت وجیہ ہو" وغیرہ۔ لوگوں کے سامنے اپنے شریکِ حیات سے محبت کا اظہار ان کی محبت کو آپ کے لیے اور بڑھا دے گا۔

ذیل میں ایک مثال ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی کہ نبی ﷺ نے کس طرح ان سے اپنی محبت کا اظہار کیا۔

امام بخاری نے اپنی صحیح (حدیث نمبر ۲۵۸۱) میں روایت کیا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: اللہ کے رسول ﷺ کی بیویاں دو گروہوں میں تھیں۔ ایک گروہ میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ تھیں؛ اور دوسرے گروہ میں ام سلمہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی دیگر بیویاں تھیں۔ مسلمانوں کو معلوم تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ حضرت عائشہ سے محبت کرتے ہیں، اس لیے جب کوئی آپ ﷺ کو تحفہ دینا چاہتا تو وہ انتظار کرتا یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت عائشہ کے گھر تشریف لے جاتے، پھر وہ اپنا تحفہ آپ ﷺ کے پاس حضرت عائشہ کے گھر بھیجتا۔ ام سلمہ کے گروہ نے آپس میں مشورہ کیا اور فیصلہ کیا کہ ام سلمہ اللہ کے رسول ﷺ سے درخواست کریں کہ آپ ﷺ لوگوں کو کہیں کہ وہ تحفے جس بھی بیوی کے گھر آپ ﷺ ہوں وہاں بھیجیں۔ ام سلمہ نے اللہ کے رسول ﷺ کو ان کی گزارش سنائی، لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ بیویوں نے ام سلمہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے کچھ نہیں فرمایا۔

انہوں نے کہا کہ دوبارہ بات کریں۔ ام سلمہ نے اپنی باری پر دوبارہ بات کی لیکن آپ ﷺ نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ جب انہوں نے پوچھا تو ام سلمہ نے کہا کہ کوئی جواب نہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک جواب نہ ملے بات کرتی رہیں۔ جب ان کی باری آئی تو انہوں نے پھر بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ کے بارے میں مجھے تکلیف نہ دو، کیونکہ اللہ کی وحی مجھ پر کسی اور بستر پر نازل نہیں ہوتی سوائے عائشہ کے بستر کے۔" اس پر ام سلمہ نے کہا: "میں آپ کو تکلیف دینے پر اللہ سے معافی مانگتی ہوں۔" پھر ام سلمہ کے گروہ نے اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی فاطمہ کو بلایا اور انہیں بھیجا کہ وہ آپ ﷺ سے کہیں: "آپ کی بیویاں آپ سے درخواست کرتی ہیں کہ انہیں اور ابوبکر کی بیٹی کو برابر سمجھیں۔" فاطمہ نے پیغام پہنچایا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے میری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتیں جس سے میں محبت کرتا ہوں؟" انہوں نے ہاں میں جواب دیا اور واپس جا کر صورتحال بیان کی۔ انہوں نے انہیں دوبارہ جانے کو کہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر زینب بنت جحش کو بھیجا جو گئیں اور سخت لہجے میں کہا: "آپ کی بیویاں آپ سے گزارش کرتی ہیں کہ انہیں اور ابن ابی قحافہ کی بیٹی کو برابر سمجھیں۔" یہ کہتے ہوئے انہوں نے آواز اونچی کی اور حضرت عائشہ کو سامنے سے ڈٹایا یہاں تک کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت عائشہ کی طرف دیکھا کہ وہ جواب دیں گی یا نہیں۔ حضرت عائشہ نے جواب دینا شروع کیا یہاں تک کہ انہیں خاموش کرا دیا۔ نبی ﷺ نے پھر حضرت عائشہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: "یہ واقعی ابوبکر کی بیٹی ہے۔"

(۵) شکرگزاری اور تعریف کا اظہار

امام ابو داؤد نے اپنی سنن (حدیث نمبر ۴۸۱۱) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ "

جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کرتا۔

عام طور پر ہم دوسروں کی چھوٹی چھوٹی خدمات پر شکریہ ادا کرتے ہیں، لیکن کیا ہم اپنے شریکِ حیات کے لیے بھی شکرگزاری کا اظہار کرتے ہیں؟ اپنے شریکِ حیات کی قدردانی کرنا رشتے کو مضبوط بناتا ہے کیونکہ اس سے ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہمارے شریکِ حیات کی نظر میں ہماری قدر ہے۔ اگرچہ یہ نصیحت مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے عام ہے، لیکن زیادہ امکان ہے کہ عورتیں اپنے شوہروں کی ناشکری کریں۔

امام بخاری نے اپنی صحیح (حدیث نمبر ۱۰۵۲) میں روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" رَأَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْطَحَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ ".
 قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ " بِكُفْرِهِنَّ ". قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ قَالَ " يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ".

میں نے جہنم کی آگ دیکھی اور میں نے آج سے پہلے کبھی اس جیسا خوفناک منظر نہیں دیکھا، اور میں نے دیکھا کہ اس کے اکثر باشندے عورتیں ہیں۔ "لوگوں نے پوچھا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں؟" نبی ﷺ نے فرمایا: "ان کی ناشکری کی وجہ سے۔" پوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور نیکیوں کی ناشکری کرتی ہیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ساری عمر نیکی کرتے رہو، پھر وہ تم میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو کہے گی: 'میں نے تم میں کبھی کوئی خیر نہیں دیکھا۔"

(۶) غصے پر قابو رکھنا:

جب ایک آگ ہو تو دوسرا پانی بنے۔ اپنے شریکِ حیات کے ساتھ جتنا ممکن ہو سکے غصے پر قابو رکھیں۔ ان کی غلطیوں کو نظر انداز کریں اور معاف کرنا سیکھیں۔ یہ کہنا آسان ہے لیکن کرنا مشکل، مگر جو اسے حقیقتاً اپنی زندگی میں اپنائے گا وہ اپنے رشتے پر اس کے دیرپا مثبت اثرات دیکھے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو اپنی آنے والی بیوی کے طور پر دیکھنے لیا۔ جب اس نے اپنی سب سے بڑی کمزوری پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ اس کا سب سے بڑا عیب اس کا شدید غصہ ہے۔ یہ شخص بہت دیندار تھا، اس لیے اس عورت نے فیصلہ کیا کہ اس خصلت کے باوجود وہ اس سے شادی پر راضی ہو جائے گی۔ اس نے پھر بتایا کہ شادی کے چند سال بعد ایک ایسی چیز تھی جو اس نے کی جس سے اس کے شوہر کا غصہ بالکل ختم ہو گیا۔ اس نے کہا کہ جب بھی اس کا شوہر غصے میں آتا، وہ پانی کا ایک گلاس لیتی، پانی کو بغیر نکلے اپنے منہ میں رکھ لیتی تاکہ وہ جواب نہ دے سکے۔

اگرچہ اس کے لیے بہت صبر کی ضرورت تھی، لیکن نتیجہ بہت مثبت رہا۔ غصے میں لوگ اکثر اپنے الفاظ کی سختی کا احساس نہیں کرتے کہ وہ جو کہتے ہیں وہ سننے والے کو گہری اور دیرپا تکلیف دے سکتا ہے۔ غصے کو پی جانا ایک نیک خصلت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن میں سراہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (۳:۱۳۴) میں فرمایا:

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكُظُمِينَ الْغَيْظِ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

جو لوگ آسانی اور تنگی دونوں حالتوں میں اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، اور غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں، اور اللہ نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس مسئلے پر پوری ایک باب قائم کی جس کا نام ہے:

بَابُ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ

باب: غصے سے بچنے کا بیان۔

اس باب میں انہوں نے حدیث نمبر ۶۱۱۶ روایت کی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَجُلًا، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْصِنِي. قَالَ " لَا تَغْضَبْ ". فَرَدَّدَ مَرَارًا، قَالَ " لَا تَغْضَبْ " .

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا: مجھے نصیحت
کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ مت کرو۔ اس نے بار بار یہی کہا اور آپ ﷺ
نے ہر بار فرمایا: غصہ مت کرو۔

حافظ ابن رجب نے جامع العلوم والحکم (۱/۳۶۴) میں اس حدیث کی یہ تشریح کی:

نبی ﷺ اس شخص کو ان ذرائع اختیار کرنے کا حکم دے رہے ہیں جو اسے غصے سے
بچائیں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی فطرت کو بدلنا سیکھے اور نرمی، سکون، حیاء، صبر،
برداشت، معافی اور آسان مزاجی جیسی خصلتیں اپنائے۔ اگر انسان ان خصلتوں کو اپنالے
اور انہیں عادت بنالے تو یہ اسے غصے کی حالت میں اپنے غصے پر قابو پانے میں مدد دیں گی۔

اسی باب کی حدیث نمبر ۶۱۱۵ کے تحت امام بخاری نے نبی ﷺ سے ایک روایت نقل
کی کہ آپ ﷺ نے غصے والے شخص کو یہ پڑھنے کی نصیحت کی:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا/مانگتی ہوں۔

امام ابو داؤد نے اپنی سنن (حدیث نمبر ۴۷۸۲) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر غصہ چلا جائے تو بہتر ہے، ورنہ لیٹ جائے۔

(۷) کسی کو اپنے اور اپنے شریکِ حیات کے درمیان نہ آنے دیں:

کبھی کبھی کوئی اچھا دوست، کوئی عزیز رشتہ دار، یا کوئی ایسا شخص جسے آپ بمشکل جانتے ہوں آپ کی زندگی میں آکر آپ کے شریکِ حیات کے ساتھ آپ کے رشتے کو منفی طور پر متاثر کر سکتا ہے۔ جوڑوں کو مل کر ان تمام قوتوں کے خلاف مقابلہ کرنا ہوگا جو انہیں جدا کرنے کی کوشش کریں۔

امام مسلم نے اپنی صحیح (حدیث نمبر ۲۸۱۳) میں روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنَزَلَهُ أَعْظَمُهُمْ فَنَّتَهُ يَجِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتَهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ - قَالَ - فَيَدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ

ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے، پھر اپنے دستے بھیجتا ہے۔ اس کے نزدیک مرتبے میں وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ ڈالنے والا ہو۔ ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے: 'میں نے یہ اور یہ کیا۔' وہ کہتا ہے: 'تم نے کچھ نہیں کیا۔' پھر ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے: 'میں نے اسے نہیں چھوڑا یہاں تک کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈلوا دی۔' شیطان اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے: 'تم نے بہت اچھا کیا۔'

شادی کی تقریبات میں پاکیزہ گیت گانے کا جواز

شادی کے موقع پر دف بجانا اور ایسے پاکیزہ گیت گانا جو بے حیائی سے پاک ہوں، جائز ہے۔
امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۱۴۷ روایت کی ہے

قَالَتْ الرَّبِيعَةُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ. جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ
حِينَ بَنِي عَلَى، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جَوِيرِيَّاتٍ لَنَا
يَضْرِبْنَ بِالْأُفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ، إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا
نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ دَعِي هَذِهِ، وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتَ تَقُولِينَ

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم
ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھے جیسے ابھی تم میرے پاس بیٹھے ہو۔
ہماری چھوٹی لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور میرے ان والدین کا مرثیہ پڑھ رہی تھیں جو غزوہ
بدر میں شہید ہوئے تھے۔ اتنے میں ان میں سے ایک نے کہا: "ہم میں ایک نبی ہیں جو کل کی
بات جانتے ہیں۔" اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بات چھوڑ دو اور جو پہلے کہہ رہی تھیں
"وہی کہتی رہو۔"

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۱۶۲ روایت کی ہے:

عَائِشَةُ، أَنَّهَا زَفَّتْ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ "يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهُوَ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت کی شادی ایک
انصاری مرد سے کرائی تو نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! کیا تمہارے ساتھ کوئی تفریح
(گیت وغیرہ) نہیں تھی؟ کیونکہ انصار کو تفریح (بچوں کے گیت) پسند ہے۔"

شب زفاف

دودھ پینا اور اپنی بیوی کو پیش کرنا

شادی کی پہلی رات دودھ پینا اور اپنی بیوی کو پیش کرنا سنت سے ثابت ہے۔

امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر ۲۷۵۹۱ صحیح سند کے ساتھ اسماء بنت یزید بن

السکن رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، وہ فرماتی ہیں:

فَقَالَتْ: إِنِّي قَبِيتُ عَائِشَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جِئْتُهُ، فَدَعَوْتُهُ لَجُلُوتِهَا، فَجَاءَ، فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهَا، فَأَتَيْتُ بِعُسٍّ لَبَنٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا وَاسْتَحْيَتْ. قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَأَنْتَهَرْتُهَا وَقُلْتُ لَهَا: خُذِي مِنْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: فَأَخَذْتُ، فَشَرِبْتُ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعْطِي تَرَبُّكَ» قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلْ خُذْهُ، فَاشْرَبْ مِنْهُ، ثُمَّ نَاوَلْنِيهِ مِنْ يَدِكَ، فَأَخَذَهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ نَاوَلْنِيهِ، قَالَتْ: فَجَلَسْتُ، ثُمَّ وَضَعْنِي عَلَى رُكْبَتَيْ، ثُمَّ طَفَقْتُ أُدِيرُهُ، وَأَتْبَعُهُ بِشَفَتَيَّ لِأَصِيبَ مِنْهُ مَشْرَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لِنِسْوَةٍ عِنْدِي: «نَاوَلِيهِنَّ» فَقُلْنَ: لَا نَشْتَهِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا» فَهَلْ أَنْتَ مِنْتَهُ أَنْ نَقُولَ: لَا أَشْتَهِيهِ؟ فَقُلْتُ: أَيُّ أُمَةٍ، لَا أَعُودُ أَبَدًا

"میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کے لیے سنوارا، پھر آپ ﷺ کو بلانے گئی کہ تشریف لائیں اور انہیں دیکھیں۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ دودھ کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا، آپ ﷺ نے پیا، پھر نبی ﷺ نے وہ پیالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیش کیا۔ انہوں نے سر جھکا لیا اور شرم محسوس کی۔ اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے انہیں ڈانٹا اور کہا: نبی ﷺ کے ہاتھ سے لے لو۔ چنانچہ انہوں نے لے لیا اور کچھ پی لیا۔ پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنی سہیلی کو دو۔ اسماء

رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بلکہ آپ خود لے لیں اور پیئیں، پھر اپنے ہاتھ سے مجھے دیں۔ آپ ﷺ نے لے لیا، پییا، پھر مجھے دیا۔ میں بیٹھ گئی اور اسے اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا، پھر اسے گھمانے لگی اور اپنے ہونٹ اس پر لگاتی رہی تاکہ وہ جگہ مل جائے جہاں سے نبی ﷺ نے پییا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے ساتھ موجود کچھ عورتوں کے بارے میں فرمایا: انہیں بھی دو۔ انہوں نے کہا: ہمارا جی نہیں چاہتا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: بھوک اور جھوٹ کو اکٹھا مت کرو! کیا تم یہ کہنے سے باز نہیں آؤ گی کہ میرا جی نہیں چاہتا؟ میں نے کہا: اے میری ماں! (حیرت کا اظہار) میں کبھی ایسا نہیں کروں گی۔"

بیوی کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھی جانے والی دعا
 جیسا کہ امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر ۲۱۶۰ صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے،
 بیوی کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا
 جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس فطرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تو نے
 اس میں رکھی ہے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس فطرت کی برائی سے
 جو تو نے اس میں رکھی ہے۔

شہر اور بیوی کا مل کر نماز پڑھنا

امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نے اپنی کتاب الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف میں حدیث نمبر ۱۹۳۶ صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَكَانَ عِنْدِي لَيْلَهُ زَفَافُ امْرَأَتِي نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ أَرَادَ أَبُو ذَرٍّ أَنْ يَتَقَدَّمَ فَيُصَلِّيَ فَجَبَدَهُ حُذَيْفَةُ وَقَالَ: رَبُّ الْبَيْتِ أَحَقُّ بِالصَّلَاةِ. فَقَالَ لِأَبِي مَسْعُودٍ: أَكْذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَتَقَدَّمْتُ فَصَلَّيْتُ بِهِمْ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ عَبْدٌ، وَأَمْرَانِي إِذَا أَتَيْتُ بِامْرَأَتِي أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ نُصَلِّيَ خَلْفِي

ابو سعید مولیٰ ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

"میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور میری شب زفاف کی رات رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت میرے پاس موجود تھی۔ جب نماز کا وقت آیا تو ابو ذر رضی اللہ عنہ آگے بڑھنے لگے کہ نماز پڑھائیں، تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پیچھے کھینچ لیا اور فرمایا: گھر کا مالک نماز پڑھانے کا زیادہ حقدار ہے۔ پھر انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں آگے بڑھا اور انہیں نماز پڑھائی، حالانکہ میں اس دن غلام تھا۔ اور انہوں نے مجھے حکم دیا کہ جب میں اپنی بیوی کے پاس جاؤں تو دو رکعت نماز پڑھوں اور وہ میرے پیچھے نماز پڑھے۔"

بیڈروم میں

فورپلے (پیش خیمہ)

اسلام عورتوں کی محبت اور پیش خیمہ کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔ عورتیں مردوں کے مقابلے میں زیادہ رومانوی ہوتی ہیں۔ وہ مہربان الفاظ پسند کرتی ہیں، تعریف سننا پسند کرتی ہیں اور یہ محسوس کرنا چاہتی ہیں کہ ان کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ اس لیے اس پہلو پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اسلام مردوں کو سکھاتا ہے کہ جب ہم بستری کی بات آئے تو پیش خیمہ سے آغاز کریں۔ پیش خیمہ کے بغیر ہم بستری عورتوں کے ساتھ ایک قسم کی ظلم ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح، نمبر ۵۰۸۰ میں روایت کی ہے:

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا تَزَوَّجْتَ". فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ نَبِيًّا. فَقَالَ "مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا". فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَعَمْرُو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ"

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نے کیسی عورت سے نکاح کیا؟ میں نے کہا: میں نے ایک بیوہ سے نکاح کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا جس سے تم کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری (۱۲۲/۹) میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا:

وَفِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى مَصِّ لِسَانِهَا وَرَشْفِ شَفَتَيْهَا وَذَلِكَ يَقَعُ عِنْدَ الْمُلَاعَبَةِ وَالتَّقْبِيلِ
اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اپنی بیوی کی زبان اور ہونٹوں کو چومنا، اور یہ عمل
پیش خیمہ اور بوسہ لینے کے دوران ہوتا ہے۔

عورتوں کی عام شکایتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے شوہر پیش خیمہ میں دلچسپی نہیں رکھتے،
اور مردوں کی اکثر شکایت ہوتی ہے کہ ان کی بیویاں ہم بستری میں دلچسپی نہیں رکھتیں۔ یہ عدم
توافق اکثر اس لیے پیدا ہوتا ہے کیونکہ بہت سے مرد عورت کی جسمانی تحریک کو پوری طرح
نہیں سمجھتے۔

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو جسمانی طور پر مختلف پیدا کیا ہے۔ جہاں تک جسمانی تحریک کا
تعلق ہے، مرد بھڑکنے والی بندوق کی طرح ہیں۔ وہ فوری طور پر تیار ہو سکتے ہیں۔ دوسری
طرف عورتیں پریشگر کی طرح ہیں۔ گرمی اور دباؤ بننے میں وقت لگتا ہے، اور جب یہ بن
جاتا ہے تو گرمی کو کنٹرول کر کے چیزیں بہتر، تیز، دیر تک اور مکمل طور پر پک سکتی ہیں۔
عورتوں کے لیے سب کچھ اس بتدریج تیاری میں ہے، اور اپنی بیوی کی تحریک کو حقیقی
معنوں میں بلند کرنے کے لیے آپ کو نہ صرف وقت نکالنا ہوگا بلکہ صحیح مقامات کو بھی جاننا
ہوگا تاکہ اس سے بہترین رد عمل حاصل کیا جاسکے۔

مسواک یا ٹوتھ برش کا استعمال اور منہ کی صفائی

امام مسلم نے اپنی صحیح، نمبر ۲۵۳ میں روایت کی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسَّوَاكِ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی اپنے گھر میں
داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے۔

جرمنی کی کر سچن البریشٹ یونیورسٹی کے اسکول آف ڈینٹل میڈیسن کے کرسٹوف ڈورفر کی
قیادت میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق، مسواک، جسے اکثر "معجزاتی ٹہنی" کہا جاتا ہے،
سالو آڈور اپریسیکا کے درخت سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ بہت سے صحت کے فوائد رکھتی ہے،
جن میں جراثیم کا مقابلہ کرنا، سوزش کو کم کرنا، اینٹی آکسیڈنٹ کے طور پر کام کرنا اور
پرجیویوں سے لڑنا شامل ہے۔ بہت سی تحقیقات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ مسواک منہ کی
بیماریوں کے علاج میں کس طرح مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

کوئی بھی منہ کی بدبو پسند نہیں کرتا، خاص طور پر جب آپ بوسہ لینے کے لیے قریب ہونے
والے ہوں۔ گو اسمائل کی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق، ۱۶ سے ۴۰ سال کی عمر کے دس میں
سے نو افراد کا یہ خیال ہے کہ منہ کی بدبو سب سے بری سماجی غلطی ہے جو آپ کر سکتے ہیں۔

پیش خیمہ کے کچھ اہم اصول

فریکشنیشن (کشمکش پیدا کرنا): جنسی خواہش پیدا کرنے کے لیے آرام کے ساتھ ساتھ "نناؤ" بھی ضروری ہے۔ فریکشنیشن کا مطلب ہے کہ اپنی بیوی کو اس کی موجودہ کیفیت سے باہر نکالیں، پھر واپس لائیں، اور پھر باہر نکالیں، اور پھر واپس لائیں۔ یہ سلسلہ دہراتے رہیں! اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کے جسم کو لمس کریں اور لطف اندوز ہوں، پھر اچانک رک جائیں اور کچھ دیر کے لیے کچھ اور کریں، جیسے لمس کرنا بند کر دیں یا کسی اور بات کرنے لگیں۔ پھر اسے چھو کر یا بوسہ دے کر دوبارہ قربت میں لے آئیں۔

چھیڑ چھاڑ (ٹینگ): اسے آنے والی چیز کا ایک اشارہ یا ذائقہ دیں لیکن فوری طور پر دے نہ دیں۔ عورتیں انتظار اور توقع سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ عورتیں اس بات کو پسند کرتی ہیں کہ آگے کیا ہونے والا ہے اس کی "خواہش" اور "توقع" رکھیں۔

سمجھ بوجھ: ہر عورت کو متحرک کرنے کا طریقہ مختلف ہو سکتا ہے، اور یہ اس کی جذباتی اور ذہنی حالت کے مطابق بھی بدل سکتا ہے۔ اس لیے آپ کو یہ جاننا ضروری ہے کہ آپ کی بیوی کو کیا پسند ہے اور کیا چیز اسے سب سے زیادہ متحرک کرتی ہے۔ اپنے انداز میں تبدیلی لاتے رہیں اور اس کے جسم کے رد عمل پر توجہ دیں، اور اسی کے مطابق خود کو ڈھالیں۔

پوری توجہ (امرشن): اس عمل پر پوری توجہ مرکوز کریں۔ آپ کو واقعی جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس میں دل لگانا چاہیے اور اس پورے عمل سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔ اسے خوشی اور مزے سے کریں۔

جذبات: آپ کا اپنے ساتھی کے ساتھ جذباتی تعلق ہونا چاہیے اور آپ کو اپنے احساسات کا اظہار کرنا چاہیے۔ آپ کو اس کے جسم کے ساتھ ساتھ اس کے جذبات سے بھی محبت کرنی چاہیے۔

مردوں کے لیے اہم اصول: ہم بستری کے دوران خود غرض نہ بنیں ہم بستری کے دوران خود غرضی آپ کی بیوی کو مایوس کرنے کا یقینی طریقہ ہے۔ ہم بستری کے دوران خود غرضی دراصل اس وقت ہوتی ہے جب مرد اس قدر جوش و خروش میں آ جاتے ہیں کہ وہ صرف اپنی ضروریات پوری کرنے پر توجہ دیتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں وہ اپنی بیویوں کی ضروریات کو یا تو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں یا ان پر توجہ نہیں دیتے۔ جس مرد کی سوچ صرف اپنی ضروریات پوری کرنے پر مرکوز ہو وہ کبھی اپنی بیوی کو مطمئن نہیں کر سکتا، اس لیے آپ کو اس سوچ کو مکمل طور پر ترک کرنا ہوگا۔

ہم بستری کے دوران اپنی بیوی کو مطمئن کرنا

ہم بستری کے دوران اپنی عورت کی ضروریات کو پورا کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر آپ اس سے پہلے فارغ ہو جائیں تو اس وقت تک انتظار کریں جب تک وہ بھی فارغ نہ ہو جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحیح حدیث میں فرمایا، جسے امام بخاری نے اپنی صحیح نمبر ۱۳ اور امام مسلم نے اپنی صحیح نمبر ۴۵ میں روایت کیا ہے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ
تم میں سے کوئی اس وقت تک (سچا) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔

امام ابن قدامہ نے اپنی کتاب المغنی (۱۳۶/۸) میں فرمایا:

فَإِنْ فَرَغَ قَبْلَهَا: كُرْهُ لَهُ النَّزْعَ حَتَّى تَفْرَغَ
اگر وہ اس سے پہلے فارغ ہو جائے تو اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس وقت تک علیحدہ ہو جب تک وہ بھی فارغ نہ ہو جائے۔

جن عورتوں کی ازدواجی ضروریات ان کے شوہر پوری نہیں کرتے، وہ اکثر انہیں کہیں اور ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہیں اور ناجائز جنسی تعلقات کے ذریعے اپنی ادھوری ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ایک سروے کے مطابق، زنا کا اعتراف کرنے والی ۶۵٪ عورتوں نے کہا کہ انہیں جنسی قربت کی کمی تھی، اس لیے انہوں نے اسے کہیں اور تلاش کرنے کا انتخاب کیا۔

جذباتی قربت اور شادی میں اس کی اہمیت

جذباتی قربت کی تعریف:

جذباتی قربت سے مراد وہ گہرا احساس ہے جو شریک حیات کے درمیان قربت، اعتماد اور بے تکلفی کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ اس میں کھلی بات چیت، باہمی سمجھ بوجھ اور بغیر کسی فیصلے کے اپنے خوف، خواب اور احساسات کو بانٹنے کی صلاحیت شامل ہے۔

جذباتی قربت کے اہم پہلو:

۱۔ بے تکلفی۔ اپنے سچے خیالات اور جذبات کو بانٹنے کی خواہش۔

۲۔ توجہ سے سننا۔ ساتھی کے جذبات کے ساتھ ہمدردانہ اور توجہ سے پیش آنا۔

۳۔ اعتماد اور تحفظ۔ ایک ایسا محفوظ ماحول جہاں دونوں شریک حیات خود کو قبول شدہ محسوس کریں۔

۴۔ جذباتی سہارا۔ مشکل وقت میں تسلی اور حوصلہ افزائی کرنا۔

شادی میں جذباتی قربت کیوں ضروری ہے:

رشتے کو مضبوط بناتی ہے۔ جسمانی یا سطحی تعلقات سے آگے بڑھ کر گہرا رابطہ قائم کرتی ہے۔

اختلافات کو حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ جھگڑوں کے دوران میاں بیوی زیادہ مؤثر طریقے سے بات چیت کر سکتے ہیں۔

خوشی میں اضافہ کرتی ہے۔ شریک حیات اپنے آپ کو قابل قدر، سمجھا ہوا اور جذباتی طور پر مطمئن محسوس کرتے ہیں۔

جذباتی قربت کو فروغ دینے کے طریقے:

- ♦ باقاعدگی سے با معنی گفتگو کریں
- ♦ تعریف اور محبت کا اظہار کریں
- ♦ ہمدردی اور صبر کا مظاہرہ کریں
- ♦ ایک ساتھ معیاری وقت گزارنے کو ترجیح دیں

خواتین کے لیے ازدواجی تعلقات کے بارے میں اہم مشورہ

بیوی کو یہ سیکھنا اور جاننا ضروری ہے کہ اپنے شوہر کو جنسی طور پر کیسے مطمئن کیا جائے۔ مرد بصری مخلوق ہیں۔ وہ جو دیکھتے ہیں اس سے بہت آسانی سے متحرک ہو جاتے ہیں۔ بہت سی خواتین ہم بستری سے پہلے اپنے شوہروں کو تیار کرنے کی کوشش نہیں کرتیں اور نہ ہی اس کے لیے وقت نکالتی ہیں۔ ذیل میں چند تجاویز ہیں جو ایک عورت اپنے شوہر کو متحرک کرنے کے لیے استعمال کر سکتی ہے۔

۱۔ کوشش کریں

سب سے پہلے، آپ کے شوہر یہ دیکھنا پسند کریں گے کہ آپ ان کے لیے خوبصورت نظر آنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ مرد بصری مخلوق ہیں، اس لیے معلوم کریں کہ وہ آپ کو کس طرح ملبوس دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ آپ اپنے جسم کا ہر حصہ صرف اپنے شریک حیات کو دکھا سکتی ہیں، اس لیے جیسے چاہیں لباس پہنیں تاکہ انہیں متحرک کر سکیں۔ ہر وہ چیز استعمال کریں جو آپ کو لگتا ہے کہ وہ دیکھنا پسند کریں گے، مختلف قسم کے لباس، بالوں کا انداز، ہلکا میک اپ اور وہ خوشبو اور عطر جو انہیں پسند ہو۔ انہیں موڈ میں لانے کے لیے جتنا ہو سکے کوشش کریں۔ اگر آپ کو یقین نہیں کہ انہیں کیا پسند ہے تو بے جھجھک ان سے پوچھیں۔

۲۔ ماحول

ماحول کو رومانٹک بنائیں، جیسے موم بتیاں جلانا یا پھول رکھنا۔ وہ انتخاب کریں جو آپ اور آپ کے شوہر دونوں کو پسند ہو۔

۳۔ مردوں کو تنوع پسند ہے

انہیں خوش کرنے کے لیے نئی چیزیں اور طریقے آزمائیں، چاہے مختلف انداز ہوں، جگہ بدلیں یا کبھی کبھی انہیں مالش دیں۔ ایک ہی معمول پر نہ رہیں کیونکہ مرد جلدی اکتا جاتے ہیں۔

۴۔ بستر پر متحرک رہیں

مرد یہ دیکھنا پسند کرتے ہیں کہ ان کی عورت دلچسپی لے رہی ہے اور شامل ہے۔ یہ ظاہر کرنے میں شرم نہ کریں کہ آپ اس عمل سے لطف اندوز ہو رہی ہیں۔ وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کی بیوی ہر لمحے سے محفوظ ہو رہی ہے۔

۵۔ پر اعتماد رہیں

یہ وہ چیز ہے جس کی اکثر خواتین میں کمی ہوتی ہے۔ اعتماد۔ آپ سوچ رہی ہوں گی کہ اس کا ازدواجی تعلقات سے کیا تعلق ہے؟ خواتین عام طور پر اپنی ظاہری شکل سے ناخوش رہتی ہیں۔ وہ اپنے جسم کی ساخت یا شکل کے بارے میں مسلسل شکایت کرتی رہتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ وہ اپنے شوہر کی نظریں غیر دلکش لگیں گی۔ یہ احساس بعض اوقات شوہروں کے کیے گئے تبصروں سے اور بڑھ جاتا ہے۔ لیکن جتنا کم اعتماد آپ ظاہر کریں گی، اتنا ہی

آپ کا شوہر آپ کے ساتھ ازدواجی تعلقات میں دلچسپی کھونے لگے گا۔ مرد پر اعتماد عورتوں کو پسند کرتے ہیں۔ نیز، اس قسم کی عدم تحفظ کی وجہ سے ازدواجی تعلقات کا عمل کامیابی سے مکمل نہیں ہو پاتا۔

بیوی سے ہم بستری

مسلمان مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی سے جس طرف سے چاہے اس کی شرمگاہ میں داخل ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (۲:۲۲۳) میں فرمایا:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لَأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلْقَوُهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، پس اپنی کھیتی میں جیسے چاہو جاؤ، اور اپنے لیے آگے بھیجو، اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اس سے ملنے والے ہو، اور ایمان والوں کو خوشخبری

دو۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں کتاب التفسیر، نمبر ۴۵۲۸ میں روایت کیا ہے:

سَمِعْتُ جَابِرًا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ يَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ. فَنَزَلَتْ {نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ}

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی کہا کرتے تھے: اگر کوئی اپنی بیوی سے پیچھے سے جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، پس اپنی کھیتی میں جیسے چاہو جاؤ۔

مذکورہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی سے جس پوزیشن میں چاہے جماع کرے۔ درحقیقت اس سے ازدواجی زندگی میں جماع زیادہ لذت بخش اور یکسانیت سے پاک ہو جاتا ہے۔ کچھ عام پوزیشنوں میں مرد اوپر، عورت اوپر، پہلو بہ پہلو، اسپوننگ، پیچھے سے (صرف شرمگاہ میں، مقعد میں نہیں) وغیرہ شامل ہیں۔

ہم بستری سے پہلے پڑھی جانے والی دعا

امام بخاری نے اپنی صحیح میں کتاب النکاح، نمبر ۵۱۶۵ میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَمَّا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قَدَّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ، أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

"اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا (اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو تو ہمیں عطا فرمائے یعنی اولاد، اسے بھی شیطان سے دور رکھ) اور اگر ان دونوں کے مقرر میں اولاد لکھی ہو، تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

لواطت کی حرمت

لواطت سے مراد مقعد میں جماع کرنا ہے جو اسلام میں حرام ہے۔ کسی مرد کا اپنی بیوی سے مقعد میں جماع کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (۲:۲۲۳) میں فرمایا:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأَنْتُمْ حَرَّتُمْ أَنْفُسَكُمْ
تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، پس اپنی کھیتی میں جیسے چاہو جاؤ۔

نبی کریم ﷺ نے اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح، نمبر ۱۴۳۵ میں روایت کیا ہے:

إِنْ شَاءَ مُجَبِّئَةً وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّئَةٍ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ
اگر چاہے تو بیوی کو اوندھا کر کے اور اگر چاہے تو اس کے علاوہ کسی طرح، لیکن یہ صرف ایک ہی سوراخ یعنی شرمگاہ میں ہونا چاہیے۔

مذکورہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جماع صرف ایک ہی سوراخ میں جائز ہے جیسا کہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے، اور نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو اپنی

بیوی کے مقعد کے ذریعے اس سے جماع کرتے ہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظرِ رحمت بھی نہیں فرمائیں گے۔

سنن ابو داؤد، نمبر ۲۱۶۲ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا گیا ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو اپنی بیوی سے مقعد میں جماع کرے۔

سنن ابن ماجہ، نمبر ۱۹۹۸ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا گیا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ
جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس
مرد کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائیں گے جو اپنی بیوی سے مقعد میں جماع کرے۔

مقعد میں جماع کرنے کا یہ گناہ اسلام میں اس قدر قابلِ نفرت ہے کہ اسے کفر کے برابر قرار دیا
گیا ہے۔

جامع ترمذی، نمبر ۱۳۵ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا گیا ہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبْرِهَا أَوْ
 كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی حائضہ عورت سے جماع کیا، یا کسی عورت
 سے مقعد میں جماع کیا، یا کسی نجومی کے پاس گیا، تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو محمد
 ﷺ پر نازل کی گئی۔

کیگل ورزشیں بہتر جنسی زندگی کے لیے

اینڈرسن آریو اور ان کی ٹیم کی جانب سے ۲۰۰۶ میں جنرل آف یورولوجی میں شائع ہونے والی تحقیق کے مطابق، کیگل ورزشیں جنسی خواہش بڑھانے اور انزال پر قابو پانے میں نمایاں طور پر مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اس طرح یہ بستر پر زیادہ دیر تک قائم رہنے میں مدد دیتی ہیں۔

کیگل ورزشوں کا مقصد پی سی مسل کو مضبوط بنانا ہے۔ پیو بوکا کسپیٹس مسل۔ جسے مختصراً پی سی مسل کہا جاتا ہے۔ دراصل پٹھوں کا ایک گروہ ہے جو زیر ناف کی ہڈی سے ذم کی ہڈی تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ وہی پٹھا ہے جسے آپ پیشاب روکنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہی وہ پٹھا ہے جو انزال کے وقت سکڑتا ہے اور منی کو عضو تناسل کے ذریعے باہر دھکیلتا ہے۔

پی سی مسل کو پہچاننے کا طریقہ:

اپنی خصلیوں کے بالکل پچھے ایک یادو انگلیاں آہستگی سے رکھیں۔ تصور کریں کہ آپ پیشاب کر رہے ہیں۔ اب اسے روکنے کی کوشش کریں۔ جو پٹھا آپ نے پیشاب روکنے کے لیے استعمال کیا، وہی آپ کا پی سی مسل ہے۔ کیا آپ نے اسے کستے ہوئے محسوس کیا؟

اس موضوع پر مختلف ورزشیں دستیاب ہیں اور کتابیں بھی لکھی گئی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے قارئین ان کتابوں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

حیض کے دوران بیوی سے جماع

حیض کے دوران بیوی سے جماع کرنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ البقرہ (۲:۲۲۲) میں فرمایا:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذْيٌ فَأَعْتَزَلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ
حَتَّى يَطْهَرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ یہ ایک تکلیف دہ چیز ہے، اس لیے
حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ
جاؤ۔ جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس اس طرح جاؤ جیسا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔
بے شک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت
کرتا ہے۔

جامع ترمذی، حدیث نمبر ۱۳۵ میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبْرِهَا أَوْ
كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے حائضہ عورت سے جماع کیا، یا عورت کے پچھلے راستے سے جماع کیا، یا کسی کا ہن کے پاس گیا، اس نے اس چیز کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔

حیض کے دوران کیا جائز ہے؟

اگرچہ حیض کے دوران جماع جائز نہیں، تاہم شوہر کے لیے اپنی بیوی سے دیگر طریقوں سے لطف اندوز ہونا جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔

سنن ابو داؤد، حدیث نمبر ۲۷۲ میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے:

عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ مِنَ الْحَائِضِ شَيْئًا أَلْقَى عَلَى فَرْجِهَا تَوْبًا "عکرمہ نے نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ کے حوالے سے روایت کیا کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی حائضہ بیوی سے کچھ (یعنی بوسہ لینا، لپٹنا وغیرہ) چاہتے تو ان کی شرمگاہ پر ایک کپڑا ڈال دیتے۔"

جماع کے علاوہ سب کچھ جائز ہے

صحیح مسلم، حدیث نمبر ۳۰۲ میں روایت ہے:

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الْيَهُودَ، كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى { وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ } إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ ". فَبَلَغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا . فَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغْيِرَ وَجَهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةً مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي أَثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنْ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو وہ نہ اس کے ساتھ کھانا کھاتے اور نہ ہی گھروں میں اس کے ساتھ رہتے۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: 'وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے یہ تکلیف دہ ہے، پس حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو' آخر آیت تک۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماع کے علاوہ سب کچھ کرو۔ یہ بات یہودیوں کو پہنچی تو انہوں نے کہا: یہ شخص ہمارے کسی بھی کام کو بغیر مخالفت کیے نہیں چھوڑتا۔ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہود ایسا ایسا کہہ رہے ہیں، تو کیا ہم بھی (حائضہ یومی سے) بالکل دور رہیں؟ رسول اللہ

ﷺ کے چہرے کا رنگ اس طرح بدل گیا کہ ہم نے سمجھا آپ ﷺ ان پر ناراض ہیں۔ جب وہ دونوں باہر نکلے تو انہیں ملا کہ دودھ کا تحفہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں واپس بلایا اور انہیں دودھ پلایا، جس سے انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ ان پر ناراض نہیں تھے۔

حیض کے دوران جماع کرنے والے کا کفارہ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض کے دوران جماع کر لے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ سے توبہ کرے اور اس گناہ کا کفارہ ادا کرے۔

امام نسائی نے سنن میں حدیث نمبر ۳۷۰ صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے حالتِ حیض میں جماع کرے، فرمایا: وہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

نوٹ: ایک دینار ۴۰۲۵ گرام سونے کے برابر ہوتا ہے۔

حیض کے بعد جماع کب کریں؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سورۃ البقرہ (۲:۲۲۲) میں فرمایا:

وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهَرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ
اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے
پاس اس طرح جاؤ جیسا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ (یعنی ان کے ساتھ جس طرح بھی ہو،
لیکن صرف اگلے راستے سے)۔

جب خون کا بہاؤ مکمل طور پر بند ہو جائے، تو جماع اس وقت جائز ہے جب عورت خون
والی جگہ کو اچھی طرح دھو لے، اور غسلِ کامل کر لے۔

اپنے شریکِ حیات کے سامنے برہنہ ہونے کا جواز

بہت سے لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اپنے شریکِ حیات کے سامنے برہنہ ہونا جائز نہیں۔ اسلام میں یہ کہیں بھی گناہ نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ لوگ یہ رائے یا تو اپنی ثقافت کی وجہ سے رکھتے ہیں یا ان بے بنیاد فقہی آراء کی وجہ سے جو کہ ضعیف اور موضوع روایات پر مبنی ہیں۔

امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر ۴۰۱۷ صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے:

بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ " أَحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ " . قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ " إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرِيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرِيَنَّهَا " . قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ " اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ "

بہز بن حکیم نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنی شرمگاہ کس سے چھپائیں اور کسے دکھا سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، سوائے اپنی بیوی کے اور جو تمہاری ملکیت میں ہو۔ میں نے پھر پوچھا: یا رسول اللہ! اگر لوگ ایک ساتھ (جمع) ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے بس میں ہو کہ کوئی اسے نہ دیکھے تو کوئی نہ دیکھے۔ میں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم

میں سے کوئی اکیلا ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ لوگوں کی نسبت اس سے زیادہ حیا کی جائے۔

جماع سے پہلے یا سونے سے پہلے غسل یا وضو کرنا مستحب ہے

امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر ۲۱۹ صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے:

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ . قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنی تمام ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک کے پاس جانے کے بعد غسل فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایک ہی غسل پر اکتفاء کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (ہر بار غسل کرنا) زیادہ پاکیزہ، بہتر اور صاف ستھرا ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہ باب قائم کیا ہے:

بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لَهُ وَغَسْلِ الْفَرْجِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَوْ يَجَامِعَ

باب: جنبی کا سونا جائز ہے، لیکن اگر وہ کھانا، پینا، سونا یا دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کرنا اور شرمگاہ دھونا مستحب ہے۔

حدیث نمبر ۳۰۵ میں روایت ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب جنبی ہوتے اور کھانا کھانا یا سونا چاہتے تو نماز جیسا وضو فرماتے۔

امام مسلم نے اسی باب میں صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۰۸ میں روایت کی ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے اور پھر دوبارہ جماع کرنا چاہے تو پہلے وضو کر لے۔

شوہر اور بیوی کا ایک ساتھ غسل کرنا

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۳۲۱ میں روایت کی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كُنْتُ أُغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ - بَيْنِي وَبَيْنَهُ - وَاحِدٍ فَيُبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي . قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ .
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جو ہم دونوں کے درمیان رکھا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ مجھ سے پہلے پانی لینے میں جلدی کرتے یہاں تک کہ میں کہتی: میرے لیے چھوڑیں، میرے لیے چھوڑیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ دونوں جنبی ہوتے تھے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۲۵۳ میں روایت کی ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةُ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔

شوہر اور بیوی کے ایک ساتھ غسل کرنے کے چند فوائد

شوہر اور بیوی کا ایک ساتھ غسل کرنا ازدواجی تعلق میں بہت سے فوائد لا سکتا ہے، بہ نسبت اس کے کہ اکیلے جلدی جلدی نہا کر صرف صفائی حاصل کی جائے۔ یہ میاں بیوی کے درمیان رومانس اور محبت کو تازہ کر سکتا ہے۔ اگرچہ یہ بات بہت سادہ لگتی ہے، لیکن گرم پانی، صابن اور خوشبو کا احساس ایک پر لطف اور خوشگوار تجربے کے لیے ماحول بنا دیتا ہے۔ یہ تناؤ کو کم کرتا ہے، ایک دوسرے کے لیے محبت میں اضافہ کرتا ہے اور بہتر بات چیت کو فروغ دیتا ہے۔

میاں بیوی اسے مزید دلچسپ بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ ٹب کو گرم پانی سے بھریں، خوشبو اور صابن استعمال کریں اور ایک ساتھ بیٹھ کر ایک دوسرے کی صحبت سے لطف اندوز ہوں۔

کنڈوم اور عزل کا جواز

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۲۰۹ روایت کی ہے:

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عزل کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔

مندرجہ بالا حدیث عزل (یعنی انزال سے پہلے علیحدہ ہو جانا) اور اس پر قیاس کرتے ہوئے کنڈوم جیسے طریقوں کے جواز کی دلیل ہے۔

تاہم اگرچہ یہ جائز ہے، علماء کرام اسے مکروہ قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہ نکاح کے ایک اہم مقصد یعنی نسل کی بقاء اور افزائش انسانی کے منافی ہے۔

لہذا میاں بیوی پر لازم ہے کہ وہ اس کے فوائد اور نقصانات کو اچھی طرح پرکھیں اور پھر اپنا فیصلہ کریں۔

بیوی سے جماع میں بھی ثواب ہے

اسلام میں انسان کی عفت و پاکدامنی کی حفاظت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ جس طرح زنا کرنے سے انسان کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، اسی طرح جب وہ اپنی بیوی سے اپنی پاکدامنی کی حفاظت اور حرام میں پڑنے سے بچنے کے لیے جماع کرتا ہے تو اسے ثواب ملتا ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۱۰۰۶ میں روایت کی ہے:

عَنْ أَبِي، ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ. قَالَ " أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنْ بَكُلَّ تَسْبِيحَةَ صَدَقَةٍ وَكُلَّ تَكْبِيرَةَ صَدَقَةٍ وَكُلَّ تَحْمِيدَةَ صَدَقَةٍ وَكُلَّ تَهْلِيلَةَ صَدَقَةٍ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بَضْعٍ أَحَدُكُمْ صَدَقَةٌ ". قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَّاتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ " أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ

"حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ سارا اجر لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، اور اپنے فاضل مال سے صدقہ بھی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: کیا اللہ نے تمہارے لیے بھی صدقے کا ذریعہ نہیں بنایا؟ ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، ہر الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ہر لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، اور تم میں سے کسی کا اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اپنی خواہش پوری کرے اور اس میں بھی اسے اجر ملے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر وہ اسے حرام میں استعمال کرتا تو کیا اسے گناہ نہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال میں استعمال کرتا ہے تو اسے ثواب ملتا ہے۔"

بیڈروم کے راز پھیلانا

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۱۴۳۷ میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُقْضَى إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا

قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے، پھر وہ اس کا راز (لوگوں میں) پھیلانے۔

امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر ۲۷۵۸۳ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے:

حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ، أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فُعُودٌ عِنْدَهُ فَقَالَ: "لَعَلَّ رَجُلًا يَقُولُ: مَا يَفْعَلُ بِأَهْلِهِ، وَلَعَلَّ امْرَأَةً تُخْبِرُ بِمَا فَعَلَتْ مَعَ زَوْجِهَا فَأَرَمَ الْقَوْمُ" فَقُلْتُ: إِي وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا مِثْلُ ذَلِكَ الشَّيْطَانُ لَقِيَ شَيْطَانَهُ فِي طَرِيقٍ فَعَشِيَهَا وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھیں اور آپ ﷺ کے پاس مرد اور عورتیں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کوئی مرد بیان کرتا ہو کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ کیا کرتا ہے، یا شاید کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ جو کچھ کیا اسے بتاتی ہو؟ لوگ خاموش ہو گئے۔ تو میں نے عرض کیا: ہاں!

اللہ کی قسم یا رسول اللہ! بے شک عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں اور مرد بھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرو۔ اس کی مثال اس شیطان جیسی ہے جو راستے میں کسی شیطانہ سے ملے اور لوگوں کے سامنے اس سے بدکاری کرے۔

یہ بات نوجوانوں اور بوڑھوں دونوں میں بہت عام ہے۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوستوں یا رشتہ داروں کی محفل میں بیٹھ کر اپنے ازدواجی تعلقات کے بارے میں باتیں کرنا ایک تفریح ہے۔ بہت سے مرد تو اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ اپنی بیویوں کے بارے میں اور جو کچھ ہوا اس کی ہر تفصیل بیان کرتے ہیں۔

اس کے سننے والوں کے ذہنوں پر جو برے اثرات پڑتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اس صورتِ حال کا تصور کرنے لگتے ہیں، اور یہ ان لوگوں کے دلوں میں حسد، نفرت اور کینہ بھی پیدا کر سکتا ہے جنہیں اپنے شریکِ حیات سے اس طرح کی چیزیں میسر نہیں۔ یہ بہت سی شادیاں بھی تباہ کر دیتا ہے جب میاں بیوی میں سے کوئی ایک، جو اپنے راز کے ظاہر ہونے کو ناپسند کرتا ہو، یہ جان لے کہ اس کے شوہر یا بیوی نے وہ راز پھیلایا ہے جو ان دونوں کے درمیان سب سے نجی معاملہ ہونا چاہیے تھا۔

ایسے بہت سے واقعات ہوتے ہیں جہاں انسان دوسرے کے شریکِ حیات کے لیے جذبات پال لیتا ہے کیونکہ اسے اپنے شریکِ حیات سے ایسی چیز نہیں ملتی، اور اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے۔ یہ ایک انتہائی خطرناک معاملہ ہے اور ایسے فتنے پیدا کرتا ہے جن کا انسان

تصور بھی نہیں کر سکتا، یہی وجہ ہے کہ یہ ان بدترین چیزوں میں سے ایک ہے جن کے ساتھ
انسان اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔

ولیمے کی اہمیت و فضیلت

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۱۵۵ روایت کی ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ " مَا هَذَا " . قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَآةٍ مِنْ ذَهَبٍ . قَالَ " بَارَكَ اللَّهُ لَكَ ، أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ .

نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ (خوشبو) کے نشانات دیکھے اور فرمایا: "یہ کیا ہے؟" حضرت عبدالرحمن نے عرض کیا: میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے اور گٹھلی کے برابر سونا (بطور مہر) ادا کیا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی سے کیوں نہ ہو۔"

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۱۵۴ روایت کی ہے

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ أَوْلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ - كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ - فَأَتَى حُجْرَ امَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ {لَهُ} ثُمَّ أَنْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أَخْبَرَ بِخُرُوجِهِمَا .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کے موقع پر ولیمہ کیا اور مسلمانوں کو خوب اچھا کھانا کھلایا۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے جیسا کہ نکاح کے موقع پر آپ کا معمول تھا۔ آپ ﷺ

امہات المؤمنین (یعنی اپنی ازواجِ مطہرات) کے حجروں میں تشریف لے گئے اور انہیں دعائیں دیتے رہے اور وہ بھی آپ کے لیے دعائیں کرتی رہیں۔ پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو دو آدمیوں کو (ابھی تک بیٹھے ہوئے) دیکھا، تو آپ ﷺ پھر چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ان کے جانے کی خبر دی یا کسی اور نے دی۔

ولیمہ کی دعوت قبول کرنا

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۱۴۳۱ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيُطْعَمْ
جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے۔ اگر وہ روزے سے ہو تو دعا
کرے (گھر والوں کے لیے برکت کی)، اور اگر روزے سے نہ ہو تو کھانا کھائے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۱۷۳ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا
جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے ضرور قبول کرے۔

اور اسی باب کی اگلی حدیث نمبر ۵۱۷۴ میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَكُونُوا الْعَانِي، وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ

"قیدی کو آزاد کرو، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو، اور مریض کی عیادت کرو۔"

دلیمے میں نیک لوگوں کو دعوت دینا

امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر ۴۸۳۲ کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ
صرف مومن کو ہی اپنا ساتھی بناؤ، اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار ہی کھائے۔

نبی کریم ﷺ کے اس حکم میں بڑی گہری حکمت ہے۔ جن لوگوں کو کوئی شخص اپنے گھر میں سب سے زیادہ بلاتا ہے وہ اس کے قریبی اور گہرے دوست ہوتے ہیں۔ اگر کسی کا قریبی یا گہرا دوست بدکردار یا کمزور کردار کا حامل ہو تو وہی سب سے زیادہ اس کے گھر میں آئے گا اور اس کے گھر کا کھانا کھائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہ نصیحت فرمائی کہ نیک لوگوں کو اپنا قریبی دوست بنائیں اور اپنا کھانا صرف نیک لوگوں کو کھلائیں، کیونکہ نیک لوگوں کی صحبت میں رہنے سے انسان اپنے دین کی حفاظت کر سکتا ہے۔

وہ ولیمہ جس میں غریبوں کو دعوت نہ دی جائے

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۱۷۷ روایت کی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى
لَهَا الْأَغْنِيَاءُ، وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے: "سب سے برا کھانا اس
ولیمہ کا کھانا ہے جس میں صرف امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جو
شخص دعوت قبول کرنے سے انکار کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی
نافرمانی کی۔"

کیا کوئی شخص دعوت میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو واپس لوٹ جائے؟

امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس باب کے تحت روایت کی ہے

باب هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ

باب: کیا کوئی شخص دعوت میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو واپس لوٹ جائے؟ حدیث نمبر

۵۱۸۱

عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا نِصَاوِيرٌ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَا بَالُ هَذِهِ النَّمْرُقَةِ ". قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لَتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. وَقَالَ " إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں (جانوروں کی) بنی ہوئی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول سے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تکیہ کیسا ہے؟" میں نے عرض کیا: میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور تکیہ لگائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن

عذاب دیا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔" اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "جس گھر میں تصویریں (جانداروں کی) ہوں اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"

شادی کی تقریب میں فوٹوگرافی اور ویڈیوگرافی

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: "شادی کی تقریبات میں تصویریں کھینچنے کے بارے میں جو تحفظات اوپر بیان کیے گئے ہیں ان کے علاوہ ایک اور نہایت سنگین تحفظ یہ ہے کہ: ہم نے سنا ہے کہ بعض عورتیں اس تقریب کی تصویریں کھینچنے کے لیے اپنے ساتھ کیمرے لے کر آتی ہیں، اور مجھے نہیں معلوم کہ ان عورتوں کے پاس ان تقریبات میں تصویریں کھینچنے کا کیا جواز ہے جو پھر جان بوجھ کر یا انجانے میں لوگوں میں پھیل جاتی ہیں۔ کیا تصویریں کھینچنے والی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ کوئی ان کے اس عمل کو پسند کرتا ہے؟ مجھے نہیں لگتا کہ کوئی ان کے اس فعل کو پسند کرے؛ مجھے نہیں لگتا کہ کوئی یہ چاہے گا کہ اس کی بیٹی یا بیوی کی تصویر کھینچی جائے اور وہ ان گمراہ عورتوں کے پاس رہے جو جب چاہیں اور جسے چاہیں دکھائیں۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہوگا کہ اس کی محرم خواتین کی تصویریں دوسرے لوگوں کے ہاتھوں میں ہوں، اگر وہ بد صورت ہوں تو مذاق کا ذریعہ بنیں اور اگر خوب صورت ہوں تو خواہشات کو بھڑکانے کا سبب بنیں؟

ہم نے اس سے بھی بڑھ کر ایک اور بری بات سنی ہے کہ بعض لوگ ان تقریبات میں ویڈیو کیمرہ لے کر آتے ہیں اور متحرک تصویریں بناتے ہیں، پھر جب چاہیں ان مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لیے خود دیکھتے ہیں یا دوسروں کو دکھاتے ہیں۔

ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض لوگ جو ان تقریبات میں جا کر ویڈیو بناتے ہیں وہ نو جوان لڑکے ہوتے ہیں جو ان تقریبات میں عورتوں کے ساتھ اختلاط کرتے ہیں یا ان کے ساتھ تنہائی میں بیٹھتے ہیں، اور کوئی بھی عقلمند شخص جسے شریعت کے مصادر کا کچھ بھی علم ہو اس میں شک نہیں کرے گا کہ یہ برائی ہے اور حرام ہے، اور یہ کافروں کی نقل میں انتہائی پستی کی طرف گرنا ہے۔

ایک اور صورتحال جو آج کے دور میں عام ہو چکی ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ایسی چیزوں پر فضول خرچی کرتے ہیں، اور بہت سے معاشروں میں یہ فتنہ عام ہو گیا ہے کہ مرد فوٹو گرافروں کو دہن کی تصویریں اور ویڈیو بنانے کے لیے بلایا جاتا ہے۔ اکثر یہ وہ بہنیں ہوتی ہیں جو عام طور پر حجاب کرتی ہیں اور دیندار مشہور ہوتی ہیں، لیکن جس دن وہ سب سے زیادہ سچی سنوری ہوتی ہیں اسی دن ایک مرد کو بلایا جاتا ہے جو گھنٹوں ان کی تصویریں اور ویڈیو بناتا رہتا ہے۔

روزے کی حالت میں بوسہ لینا

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۱۱۰۶ کو اس باب کے تحت روایت کیا ہے

باب بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتُهُ
باب: اس بات کا بیان کہ روزے کی حالت میں بوسہ لینا اس شخص کے لیے حرام نہیں جس کی خواہش نفسانی نہ بھڑکے

عَنْ عَائِشَةَ، - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ
إِحْدَى نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ . ثُمَّ تَضَحَّكُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں اپنی ازواج میں سے کسی ایک کو بوسہ دیتے تھے۔ پھر (بیہیان کرتے ہوئے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔

اسی باب میں یہ بھی روایت کیا گیا ہے

عَنْ عَائِشَةَ، - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ
وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے اور روزے کی حالت میں (اپنی ازواج سے) مباشرت (قربت)

فرماتے تھے، لیکن آپ ﷺ تم سب میں اپنی خواہش نفسانی پر سب سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔"

رمضان کے دن میں بیوی سے جماع کی حرمت اور اس کا کفارہ

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۱۹۳۶ کو اس باب کے تحت روایت کیا ہے

باب إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكْفَرْ
باب: جب کوئی رمضان میں جماع کرے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو پھر اسے صدقہ دیا جائے تو وہ اس سے کفارہ ادا کرے

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ " مَا لَكَ ". قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا ". قَالَ لَا. قَالَ " فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ". قَالَ لَا. فَقَالَ " فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا ". قَالَ لَا. قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْرَقٌ فِيهَا تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ - قَالَ " أَيْنَ السَّائِلُ ". فَقَالَ أَنَا. قَالَ " خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ ". فَقَالَ الرَّجُلُ أَعْلَى أَفْقَرٍ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَنِيهَا - يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلٌ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَضَحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ " أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ " أَطْعَمُهُ أَهْلَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں تباہ ہو گیا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہیں کیا ہوا؟" اس نے کہا: میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم کوئی غلام آزاد کر سکتے

ہو؟" اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟" اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟" اس نے کہا: نہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔ ہم اسی حال میں تھے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھجوروں سے بھری ہوئی ایک بڑی ٹوکری لائی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "سوال کرنے والا کہاں ہے؟" اس نے کہا: میں یہاں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ لو اور اسے صدقہ کر دو۔" اس شخص نے عرض کیا: کیا میں اسے اپنے سے بھی زیادہ غریب کو دوں؟ اللہ کی قسم! مدینے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ غریب کوئی گھرانا نہیں ہے۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ ﷺ کے کچلی کے دانت نظر آنے لگے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔"

حمل کے دوران جماع

علماء کے درمیان اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ حمل کے دوران جماع جائز ہے۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا جیسا کہ فتاویٰ العلماء فی عشرة النساء صفحہ ۵۵ میں روایت کیا گیا ہے:

يجوز للإنسان أن يُجامع زوجته الحامل متى شاء إلا إذا كان ذلك يضرها ، فإنه يحرم عليه أن يفعل ما يضر بها ، وإن كان لا يضرها ولكن يشق عليها فإن الأولى عدم مجامعتها ، لأن اجتناب ما يشق عليها من حسن العشرة ، وقد قال تعالى : وعاشروهن بالمعروف

مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی حاملہ بیوی سے جب چاہے جماع کرے، سوائے اس صورت کے جب اس سے اسے نقصان ہو، کیونکہ اس پر حرام ہے کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جو اسے نقصان پہنچائے۔ اور اگر اس سے اسے نقصان تو نہ ہو لیکن اس پر گراں گزرے تو بہتر یہ ہے کہ اس سے جماع نہ کرے، کیونکہ جو چیز اس پر گراں گزرے اس سے اجتناب کرنا حسن معاشرت میں سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو۔"

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جب تک آپ کا حمل معمول کے مطابق جاری ہے، آپ جتنی بار چاہیں جماع کر سکتے ہیں۔

فحش مواد (پورنو گرافی) کا حکم

فحش مواد ہر شکل میں خواہ فلمیں ہوں، تصویریں ہوں، کارٹون ہوں، ڈرامے ہوں یا کوئی اور شکل، حرام اور گناہ ہے۔ یہ ایک بیماری ہے۔ اور میاں بیوی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ خود کو تحریک دینے کے لیے فحش مواد دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ النور (۲۴:۳۰) میں فرمایا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ

مومن مردوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (حرام چیزوں کی طرف دیکھنے سے) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (ناجائز جنسی اعمال سے)۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ اس سے خوب باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ النور (۲۴:۳۱) میں فرمایا:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ
اور مومن عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (حرام چیزوں کی طرف دیکھنے سے) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (ناجائز جنسی اعمال سے)۔

امام ترمذی نے اپنی جامع ترمذی میں حدیث نمبر ۲۷۹۳ کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يَفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تَفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے، اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔ اور کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ ہو، اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ ہو۔

لجنہ دائمہ کے علماء نے جن کی صدارت شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کر رہے تھے، فتویٰ نمبر ۲۴۲۴ میں مختلف دلائل کا حوالہ دیتے ہوئے فتویٰ دیا کہ یہ حرام ہے۔

پورن دیکھنے کی آزمائش میں مبتلا لوگوں کے لیے نصیحت

شیخ عبدالرزاق البدر (مدرس مسجد نبوی، مدینہ منورہ)
سائل:

اللہ آپ کو جزائے خیر دے، اللہ آپ کو برکت دے۔ اللہ ہمیں اس سے نفع دے جو ہم " نے سنا، اور اللہ ہمیں، آپ کو اور تمام مسلمانوں کو معاف فرمائے۔

اے شیخ! یہ سوال پوچھنے والا کہتا ہے: میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں کہ یہ سوال پوچھیں۔ وہ اپنے سوال میں کہتا ہے: 'اے شیخ! مجھے نصیحت فرمائیں، کیونکہ اللہ کی قسم، میں جہنم کے کنارے پر کھڑا ہوں۔

میں گزشتہ سال سے فحش ویب سائٹس کا عادی ہو گیا ہوں۔ جب بھی توبہ کرتا ہوں، دوبارہ اس کی طرف لوٹ آتا ہوں۔

اللہ کی قسم، یہ سائٹس وہ چیز ہیں جن سے مجھے سب سے زیادہ نفرت ہے، لیکن یہ ہر بار مجھ پر غالب آ جاتی ہیں اور یہی میری ناکامی کا سبب ہیں۔ میں اپنے کام اور تعلیم میں بہت کامیاب ہوا کرتا تھا، لیکن اب میں خسارے میں ہوں۔

شیخ عبدالرزاق البدر:

سب سے پہلے میں وہی کہتا ہوں جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: 'اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہارے بھائی کے دل کو پھیر دے، اسے ہدایت دے اور اس کی توبہ قبول فرمائے۔'

پس ہم اللہ عزوجل سے، جو عظیم عرش کا مالک اور کریم رب ہے، سوال کرتے ہیں کہ وہ اسے ہدایت دے اور اس کی توبہ قبول فرمائے، اور ہمیں اور اسے ثابت قدمی کے ساتھ پکی بات پر قائم رکھے، اور ہمیں ہمارے نفسوں کے شر اور ہمارے اعمال کے شر سے پناہ دے۔

اے عزیز بھائی! میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں، اسے ہمیشہ یاد رکھو، کیونکہ اسی میں تمہاری نجات ہے۔ یہ سب سے عظیم وعظ ہے۔ ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھو کہ اللہ، جو تمام جہانوں کا رب ہے، تمہیں دیکھ رہا ہے اور وہ سبحانہ و تعالیٰ تم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ جب کبھی تم گھر میں اکیلے ہو تو یہ نہ کہو کہ 'میں اکیلا ہوں' بلکہ کہو: 'میرے اوپر ایک رقیب (نگہبان یعنی اللہ) موجود ہے۔'

جب تم اس اسکرین کے سامنے تنہائی میں بیٹھ کر ان سائنس میں داخل ہونے لگتے ہو اور یہ سوچتے ہو کہ لوگوں میں سے کوئی تمہیں نہیں دیکھ رہا، تو جان لو کہ تمام جہانوں کا رب تمہیں دیکھ رہا ہے۔

کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟" (القرآن) ۹۶:۱۴

اس آیت میں تمہارے لیے ڈانٹ ہے۔ اسے اپنا علاج بناؤ اور قرآن کے ذریعے اپنے آپ کو ملامت کرو۔

کوئی حرج نہیں اگر تم اس آیت کو اپنے کمرے میں اپنے سامنے لگا دو تاکہ اسے دیکھو اور یہ تمہیں روکے اور اس کام سے باز رکھے، جس میں نہ کوئی قابل دید چیز ہے اور نہ تمہیں کوئی نفع بخش نتیجہ ملے گا۔ بلکہ یہ تمہاری تعلیم، اخلاق، عبادت اور کارکردگی کو متاثر کر چکا ہے۔ اس میں کوئی مفید پھل نہیں۔

یہی وہ چیز ہے جو دین کے دشمن چاہتے ہیں جب وہ اس طرح کی گھٹیا، فحش اور نقصان دہ فلمیں بناتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے بچے گمراہ ہو جائیں اور چوپایوں کی طرح ہو جائیں، بلکہ وہ خواہشات، کجروی اور گمراہیوں کی بیروی میں ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہوں۔

اس لیے اللہ عزوجل سے ڈرو اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور اللہ عزوجل کے حضور سچی توبہ کرنے پر مستقل رہو۔

اس آلے (ڈیوائس) کے بارے میں میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ اسے جائز کاموں کے لیے استعمال کرو، بلکہ میں کہتا ہوں: اسے گھر سے بالکل نکال دو۔ گھر سے بالکل نکال دو، اور یہ تمہارے پاس ایک لمحے کے لیے بھی نہ رہے۔ آج رات اسے گھر سے نکال دو کیونکہ اس کا موجود رہنا تمہارے لیے ظاہری فساد ہے۔ اس امید پر کہ اس سے مفید کاموں میں فائدہ اٹھاؤ گے، اسے اپنے پاس نہ رکھو۔ بلکہ اسے اپنے گھر سے بالکل نکال دو اور اپنے اوپر سے اس شر کا دروازہ بند کر دو اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔

ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے دل کو پھیر دے، تمہاری توبہ قبول فرمائے اور ہم سب کی توبہ قبول فرمائے، اور ہم سب کو سیدھے راستے کی ہدایت دے اور ہمارے تمام معاملات کی اصلاح فرمائے۔ بے شک وہ، سبحانہ و تعالیٰ، سب سننے والا، قبول کرنے والا اور قریب ہے۔"

ازدواجی زندگی پر فحش مواد کے اثرات

ازدواجی زندگی پر فحش مواد کے اثرات تباہ کن ہیں۔ یہ شادی، خاندان اور مجموعی طور پر معاشرے کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔ ذیل میں ازدواجی زندگی پر فحش مواد کے چند منفی اثرات درج ہیں۔

(۱) فحش مواد کے عادی مرد اپنی بیویوں سے مطمئن نہیں رہ پاتے، جس سے ازدواجی مسائل یا طلاق تک کی نوبت آسکتی ہے۔

(۲) مائیکل میلکم اور جارج ایس کی تحقیق، جو ۲۰۱۶ء میں ایسٹرن اکٹناک جرنل میں شائع ہوئی، یہ ظاہر کرتی ہے کہ فحش مواد دیکھنے والے افراد میں اپنے شریکِ حیات کے ساتھ جسمانی تعلق کی خواہش کم ہو جاتی ہے، کیونکہ شریکِ حیات ان کی توجہ کا مرکز نہیں رہتا۔

(۳) فحش مواد دیکھنے سے جنسی لذت میں کمی آتی ہے۔ ڈولف زلمین اور جینگلز برائنٹ کی تحقیق بعنوان "جنسی اطمینان پر فحش مواد کے اثرات" جو جرنل آف اپلائڈ سوشل سائیکالوجی میں شائع ہوئی، اس بات کی تصدیق کرتی ہے۔

۴) یہ حقیقی جنسی تعلق اور حقیقی دنیا کو بورنگ بنا دیتا ہے۔ فحش مواد میں عام ازدواجی تعلق کو نہیں دکھایا جاتا، اس لیے دیکھنے والا شخص جنسیت کے بارے میں غلط تصورات پال لیتا ہے۔

۵) یہ موازنے کی عادت پیدا کرتا ہے۔ تصاویر دیکھ کر انسان لازمی طور پر انہیں اپنے شریکِ حیات سے موازنہ کرنے لگتا ہے۔ اس سے ناشکری پیدا ہوتی ہے اور انسان اپنے شریکِ حیات کی خوبیوں کے بجائے کمیوں پر توجہ دینے لگتا ہے۔ فحش مواد کی "خیالی عورتیں" غیر حقیقی طور پر جنسی طور پر پرکشش دکھائی جاتی ہیں، جو اکثر پلاسٹک سرجری، ایسٹج میک اپ اور ڈیجیٹل ترمیم کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ کوئی حقیقی عورت ان خیالی عورتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

۶) یہ عورتوں کی خود اعتمادی کو تباہ کرتا ہے، کیونکہ کوئی حقیقی عورت ان خیالی عورتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی، جس سے وہ احساسِ کمتری اور عدم تحفظ کا شکار ہو جاتی ہے، جیسا کہ ۲۰۰۶ء میں جرنل آف مینز اسٹڈیز میں شائع شدہ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے۔

۷) یہ اعتماد کو توڑ دیتا ہے۔ جب عورتیں یہ جانتی ہیں کہ ان کے شوہر فحش مواد دیکھ رہے تھے تو وہ مختلف جذبات محسوس کرتی ہیں: غصہ، تکلیف، اداسی، دھوکے اور رد کیے جانے کا احساس۔ باجیا عورتوں کے لیے یہ ازدواجی اعتماد کی خلاف ورزی ہے۔

۸) فحش مواد انسان کو بے حیائی کی طرف لے جاتا ہے۔ اپنی تسکین نہ کر پانے کی وجہ سے یہ ہمیشہ انسان کو مزید بے حیائی کی طرف دھکیلتا ہے، جیسا کہ ۲۰۰۹ء میں جرمنل آف فیملی وائلنس میں شائع شدہ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے۔

۹) یہ غیر حقیقی توقعات پیدا کرتا ہے۔ اس میں ایسے جنسی مناظر دکھائے جاتے ہیں جو حقیقی زندگی میں ممکن نہیں ہوتے۔

اپنے شریکِ حیات کے ساتھ وقت گزارنا

شادی شدہ جوڑے اکثر چند سال گزرنے کے بعد اپنے رشتے میں وہ پرانی چنگاری کھودینے کی شکایت کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو سمجھنے لگتے ہیں اور وہ خاص کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں جو وہ پہلے کیا کرتے تھے۔ اپنی شادی کو مضبوط رکھنے کے لیے ایک ساتھ معیاری وقت گزارنا بہت ضروری ہے۔ آپ کا شریکِ حیات آپ کا بہترین دوست ہونا چاہیے اور آپ کو ان کے ساتھ وقت گزارنا سب سے زیادہ پسند ہونا چاہیے۔ اپنے شریکِ حیات کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنا، جہاں صرف تم دونوں ہو، ازدواجی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ کوئی ایسی چیز تلاش کریں جو آپ دونوں کو پسند ہو۔ یہ اور بھی رومانٹک ہوگا اگر آپ اپنے شریکِ حیات کی پسندیدہ چیز کرنے کے لیے وقت نکالیں تاکہ انہیں دکھا سکیں کہ آپ انہاری کتنی پرواہ کرتے ہیں۔

اور اس کی سب سے بہترین مثال ہمارے رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت میں ملتی ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح، حدیث نمبر ۵۲۳۶ میں روایت کی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرْنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسَامُ، فَأَقْدَرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السَّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی چادر سے مجھے پردہ کرا رہے تھے، اور میں مسجد کے صحن میں کھیلنے والے جشیوں کو دیکھ رہی تھی۔ میں اس وقت تک دیکھتی رہی جب تک خود اکتانہ گئی۔ پس تم اندازہ لگاؤ کہ ایک کم عمر لڑکی کے ساتھ، جو کھیل تماشے کی شوقین ہو، کیسا سلوک کیا جانا چاہیے۔

اپنے شریکِ حیات کے ساتھ کھیل کھیلنا

سنہ ۲۰۰۰ میں ماہر نفسیات آرتھر ایرن کی جانب سے جرنل آف پرسنالٹی اینڈ سوشل سائیکالوجی میں شائع ہونے والی تحقیق کے مطابق: جو جوڑا مل کر کھیلتا ہے، وہ ساتھ رہتا ہے۔ اپنے شریکِ حیات کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لینا میدان سے باہر بھی آپ کے رشتے کو بہتر بنا سکتا ہے۔ نہ صرف آپ کسی مشترکہ سرگرمی سے ایک دوسرے کے قریب آئیں گے یا کچھ نیا سیکھیں گے، بلکہ آپ تندرست بھی رہیں گے۔

شادی تو دراصل خوشگوار ہونی چاہیے! اگر آپ کسی بورنگ عادت میں پڑ کر یہ بات بھول گئے ہیں، تو اب وقت آگیا ہے کہ کچھ نیا آزمائیں اور اپنے کھیل کے جذبے کو پھر سے جگائیں۔ آپ اپنے شریکِ حیات کے ساتھ دوڑ، کشتی، پانی کی جنگ، بیڈمنٹن، ٹینس وغیرہ کھیل سکتے ہیں۔

امام ابو داؤد نے اپنی سنن، حدیث نمبر ۲۵۷۸ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْنَاهُ فَسَبَقْنَاهُ عَلَى رَجُلٍ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْنَاهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ " هَذِهِ بَيْتُكَ السَّبَقَةِ " .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ سے دوڑ لگائی اور پیدل ہی آپ ﷺ سے آگے نکل گئی۔ جب میرے جسم پر گوشت چڑھ گیا تو میں نے پھر آپ ﷺ سے دوڑ لگائی اور آپ ﷺ مجھ سے آگے نکل گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس پہلی جیت کا بدلہ ہے۔

امام احمد نے اپنی مسند، حدیث نمبر ۲۶۲۷۷ میں اضافی الفاظ کے ساتھ یہ صحیح حدیث روایت کی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَأَنَا جَارِيَةٌ لَمْ أَحْمِلِ اللَّحْمَ وَلَمْ أَبْدِنْ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: «تَقْدَمُوا» فَتَقَدَّمُوا، ثُمَّ قَالَ لِي: «تَعَالِي حَتَّى أُسَاقِفَكَ» فَسَابَقْنَاهُ فَسَبَقَنِي، فَسَكَتَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا حَمَلْتُ اللَّحْمَ وَبَدَنْتُ وَنَسِيتُ، خَرَجْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: «تَقْدَمُوا» فَتَقَدَّمُوا، ثُمَّ قَالَ: «تَعَالِي حَتَّى أُسَاقِفَكَ» فَسَابَقْنَاهُ، فَسَبَقَنِي، فَجَعَلَ يَضْحَكُ، وَهُوَ يَقُولُ: «هَذِهِ بَيْتُكَ»

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلی، اس وقت میں جوان تھی اور میرے جسم پر زیادہ گوشت نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو آگے بڑھنے کا حکم دیا اور وہ آگے بڑھ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: آؤ، میں تم سے دوڑ لگاتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ سے دوڑ لگائی اور میں جیت گئی۔ آپ ﷺ اس پر خاموش رہے۔ پھر جب میرے جسم پر گوشت چڑھ گیا اور میں بھول

گئی، تو میں پھر آپ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلی۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو آگے بھیجا اور پھر فرمایا: آؤ، میں تم سے دوڑ لگاتا ہوں۔ میں نے دوڑ لگائی اور اس بار آپ ﷺ جیت گئے۔ آپ ﷺ ہنسنے لگے اور فرمایا: یہ اس پہلی جیت کا بدلہ ہے۔

اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک

اللہ تعالیٰ قرآن مجید (۴:۱۹) میں فرماتے ہیں:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو

جامع ترمذی حدیث نمبر ۱۱۶۲ میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كَمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخَيْرُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا
مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہو، اور تم میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کرتے ہیں۔

اچھا برتاؤ اچھی گفتگو کو بھی شامل ہے۔ شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کی بات کھل کر بیان کرے اور اپنی بیوی کی بات توجہ سے سنے۔ اسے یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ اپنی بیوی سے پوچھے کہ اسے کون سی باتیں تکلیف دیتی ہیں یا ناگوار لگتی ہیں۔

اس بیوی کے ساتھ معاملہ جسے آپ ناپسند کرتے ہوں

اگر آج لوگوں سے یہ سوال پوچھا جائے کہ اگر وہ اپنی بیوی کو ناپسند کریں تو ان کا برتاؤ کیسا ہوگا، تو سب سے عام جواب یہ ہوگا کہ وہ اسے طلاق دے دیں گے۔ یہ ایک ایسی مصیبت ہے جس نے مسلم امت کو متاثر کیا ہے۔ لوگ معمولی سے معمولی مسائل پر بھی طلاق کا سہارا لیتے ہیں۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ مسلم ممالک میں طلاق کی شرح بڑھتی جا رہی ہے۔ ہر سال طلاق کی شرح ان وجوہات کی بنا پر بڑھتی ہے جنہیں گھر میں ہی حل کیا جاسکتا ہے، پھر بھی لوگ طلاق کا راستہ اپناتے ہیں۔

یہ فطری بات ہے کہ انسان اپنے شریکِ حیات میں کچھ خصلتیں ناپسند کرے گا کیونکہ انسان کمیوں اور خامیوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ طلاق ضروری ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید (۴:۱۹) میں فرماتے ہیں:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا

اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو۔ اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت زیادہ بھلائی رکھ دے۔

امام ابن کثیر نے اپنی تفسیر (۲/۲۱۲) میں اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

أَيُّ فَعَسَى أَنْ يَكُونَ صَبْرُكُمْ مَعَ إِمْسَاكِكُمْ لِهِنَّ وَكَرَاهَتِهِنَّ فِيهِ، خَيْرٌ كَثِيرٌ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: هُوَ أَنْ يَعْطَفَ عَلَيْهَا فَيُرْزَقَ مِنْهَا وَلَدًا، وَيَكُونَ فِي ذَلِكَ أَوْلَادٌ خَيْرٌ كَثِيرٌ

اللہ فرماتے ہیں کہ تمہارا صبر، جو ناپسندیدہ بیویوں کو روکے رکھنے سے ظاہر ہوتا ہے، دنیا اور آخرت میں تمہارے لیے بہت زیادہ اجر رکھتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: "کہ شوہر اپنی بیوی سے شفقت محسوس کرے اور اللہ اسے اس کے ذریعہ اولاد عطا فرمائے، اور اس اولاد میں بہت زیادہ بھلائی ہو۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح نمبر ۱۴۶۸ میں روایت کیا ہے:

لَا يَفْرَقُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ
کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے نفرت نہ کرے، اگر وہ اس کی ایک خصلت کو ناپسند کرے تو دوسری خصلت سے خوش ہوگا۔

ان خصلتوں کے ساتھ جو مرد یا عورت اپنے شریکِ حیات میں ناپسند کریں گے، بہت سی اور خصلتیں بھی ہوں گی جو انہیں اپنے دوسرے نصف میں پسند آئیں گی۔ ہم پر لازم ہے کہ اچھی خصلتوں پر توجہ دیں اور انہیں اجاگر کریں اور بری خصلتوں سے درگزر کریں۔ اس

سے جوڑے اپنی محبت کو پروان چڑھاتے رہیں گے اور رشتے کو مضبوط رکھیں گے۔ دونوں پر لازم ہے کہ وہ نکاح کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کریں جب تک کہ شریعت میں بتائی گئی تمام تدابیر آزمانے کے بعد اس نتیجے پر نہ پہنچ جائیں کہ جدائی دونوں کے لیے بہتر حل ہے۔

امام ابن الجوزی نے اپنی کتاب صید الخاطر نمبر ۱۳۲۹ میں ایک واقعہ نقل کیا ہے:

ایک شخص نے مجھ سے اپنی بیوی کے بارے میں اپنی انتہائی ناپسندیدگی کی شکایت کی اور کہا: میں چند وجوہات کی بنا پر جدائی کا انتخاب نہیں کر سکتا، جن میں سے ہیں: اس کے مجھ پر بے شمار احسانات، میرا صبر کی کمی اور میں اپنی زبان کو شکایت سے نہیں روک سکتا۔ اور میری باتوں سے اسے میری ناپسندیدگی کا پتہ چل جاتا ہے۔

تو میں نے اس سے کہا: یہ (اس کے ساتھ یہ برتاؤ) فائدہ مند نہیں، بلکہ گھروں میں ان کے مرکزی دروازوں سے داخل ہوا جاتا ہے (یعنی آپ کو براہ راست بات کرنی چاہیے اور گھما پھرا کر نہیں)۔ آپ پر لازم ہے کہ تنہائی اختیار کریں اور غور و فکر کریں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ درحقیقت یہ آپ کے گناہوں کا بوجھ ہے (جس کی وجہ سے آپ اپنی بیوی سے نفرت رکھتے ہیں)، پس توبہ اور استغفار میں اضافہ کریں۔

جہاں تک اسے اپنی ناپسندیدگی ظاہر کرنے اور اسے تکلیف دینے کا تعلق ہے، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، جیسا کہ الحسن بن الحجاج نے کہا: یہ تم پر اللہ کی طرف سے عذاب ہے، پس اس کے عذاب کا مقابلہ تلوار سے نہ کرو، بلکہ توبہ سے کرو۔

اور جان لو کہ تم آزمائش میں مبتلا شخص کی پوزیشن میں ہو اور اگر تم صبر کرو تو تمہیں اجر ملے گا، (اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو) (القرآن) ۲:۲۱۶

پس اللہ کے فیصلے پر صبر کرو، اور اس سے آسانی مانگو، کیونکہ اگر تم گناہوں سے استغفار اور توبہ کو تقدیر پر صبر اور راحت مانگنے کے ساتھ جمع کر لو، تو تین قسم کی عبادتیں (ابادہ) حاصل ہوتی ہیں، اور تمہیں ان میں سے ہر ایک کا اجر ملے گا۔ اور اپنا وقت ان چیزوں پر ضائع نہ کرو جو تمہیں فائدہ نہ پہنچائیں، اور یہ نہ سوچو کہ تم مقدر کو ٹال سکتے ہو، (اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اسے اس کے سوا کوئی نہیں ہٹا سکتا..) القرآن ۶:۱۷

اور اسی کتاب میں امام ابن الجوزی نے اس شخص کے بارے میں نمبر ۱۳۳۰ پر روایت کیا ہے

اس شخص نے کہا: اور یہ عورت مجھ سے انتہائی محبت کرتی ہے، اور وہ میری بے حد خدمت کرتی ہے، لیکن پھر بھی اس سے نفرت میری فطرت کا حصہ بن گئی ہے۔

میں نے اس سے کہا: پس اس کے ساتھ صبر کرو کیونکہ یہ اللہ کی تقدیر میں سے ہے، اور تمہیں اس پر اجر ملے گا۔

اور ابو عثمان النیسابوری سے پوچھا گیا: وہ کون سا عمل ہے جس پر آپ کو سب سے زیادہ امید ہے (کہ اللہ کے ہاں آپ کو اس کا اچھا اجر ملے گا)؟ انہوں نے کہا: اپنی جوانی میں میرے گھر والے مجھے شادی کرنے پر مجبور کر رہے تھے اور میں نے انکار کر دیا، پھر ایک عورت میرے پاس آئی اور کہا: اے ابو عثمان! میں آپ کی خواہش مند ہوں (نکاح کے لیے)، اور میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ مجھ سے نکاح کریں، تو وہ اپنے والد کو لے آئی، وہ غریب تھے، تو انہوں نے اس کا نکاح مجھ سے کر دیا اور وہ اس پر بہت خوش تھے۔ جب وہ میرے پاس (خلوت میں) آئی تو میں نے دیکھا کہ وہ بھینگی، لنگڑی، بد شکل اور بد صورت (چہرے والی) ہے۔ لیکن اس کی مجھ سے محبت نے مجھے اسے چھوڑنے سے روکا، تو میں اس کا دل نہ توڑنے کے لیے اس کے ساتھ رہا اور میں نے کبھی اس کے سامنے اپنی ناپسندیدگی ظاہر نہ کی۔ یہ ایسا تھا جیسے میں ناپسندیدگی کی وجہ سے ناقابلِ برداشت گرم انگارے پر بیٹھا ہوں، پس میں اسی طرح پندرہ سال بہا یہاں تک کہ وہ وفات پا گئی۔ پس کوئی ایسا عمل نہیں جس پر مجھے اس سے زیادہ امید ہو (کہ وہ اللہ کو خوش کرے گا) جتنی کہ اس کا دل رکھنے کے اس عمل پر ہے۔

تو میں (ابن الجوزی) نے اس سے کہا: یہی اصل مردانہ کام ہے! کیا اس آزمائش سے گزرنے والے کے لیے یہ زیادہ فائدہ مند ہے کہ وہ اسے تکلیف دے کر اپنی نفرت ظاہر کرے؟ بلکہ اس سے نمٹنے کا طریقہ وہی ہے جو میں نے آپ کو بتایا، توبہ، صبر اور اللہ سے راحت مانگ کر۔

شیخ ابن عثیمین (رحمہ اللہ) نے فرمایا:

دونوں شریکِ حیات کو جو کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے عائد کردہ حسن سلوک کے فرائض پوری کریں، اور شوہر کو چاہیے کہ اپنے بلند مقام اور بیوی کے معاملات کا ذمہ دار ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ بدسلوکی نہ کرے۔ اسی طرح بیوی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ شوہر سے بہتر ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ بلکہ دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ یہ بات مشہور ہے کہ شوہر بیوی کو ناپسند کر سکتا ہے، یا تو اس کی وجہ سے کہ وہ اس کے فرائض میں کوتاہی کرتی ہے یا عقل و حکمت کی کمی کی وجہ سے، وغیرہ۔ تو وہ اس عورت کے ساتھ کیسا سلوک کرے؟ ہم کہتے ہیں: اس کا ذکر قرآن اور سنت دونوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت زیادہ بھلائی رکھ دے" القرآن ۴:۱۹

اور یہ درحقیقت ہوتا ہے۔ ایک مرد کسی وجہ سے اپنی بیوی کو ناپسند کر سکتا ہے، لیکن وہ صبر کرتا ہے، اور اللہ اس میں بہت زیادہ بھلائی پیدا کر دیتا ہے، اور ناپسندیدگی محبت میں بدل جاتی ہے، بے رغبتی خوشی میں بدل جاتی ہے، وغیرہ۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا: "کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے نفرت نہ کرے، اگر وہ اس کی ایک خصلت کو ناپسند کرے تو دوسری خصلت سے خوش ہوگا۔"

اس متوازن نظریے پر غور کریں۔ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو بہت بڑی حکمت عطا فرمائی: "اگر وہ اس کی ایک خصلت کو ناپسند کرے تو دوسری خصلت سے خوش ہوگا۔" کیا کوئی اس دنیا میں وہ سب کچھ حاصل کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے؟ نہیں، بالکل نہیں۔ آپ اس دنیا میں کبھی وہ سب کچھ نہیں پائیں گے جو آپ چاہتے ہیں، اور اگر ایک چیز کامل ہو تو دوسری ناقص ہوگی، یہاں تک کہ دن بھی۔ اللہ فرماتے ہیں: "اور ہم یہ دن (اچھے اور برے) لوگوں کے درمیان بدلتے رہتے ہیں" (القرآن ۱۴۰: ۳)۔ اس بارے میں جاہلی شاعر نے کہا: ایک دن ہمارے خلاف اور ایک دن ہمارے حق میں، ایک دن ہم غمگین ہوتے ہیں اور ایک دن خوش ہوتے ہیں۔

اسے آزما کر دیکھو اور آپ پائیں گے کہ یہ سچ ہے۔ دنیا ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی۔ ایک مشہور قول ہے: چیزوں کا ایک جیسا رہنا ناممکن ہے۔ پس اگر آپ اپنی بیوی میں کوئی چیز ناپسند کریں تو اس کے بجائے اس چیز کے بارے میں سوچیں جس سے آپ خوش ہیں، یہاں تک کہ آپ مطمئن ہو جائیں۔ لقاءات الباب المفتوح (حصہ ۱۵۹)۔

عورتوں کا خیال رکھو! رسول اللہ ﷺ کا حکم

امام بخاری نے اپنی صحیح نمبر ۳۳۳۱ میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضَلَعٍ، وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الضِّلَعِ
أَعْلَاهُ، فَإِنَّ ذَهَبَتْ تَقِيْمُهُ كَسَرَتْهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ
عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اور پسلی میں
سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپری حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو
گے تو اسے توڑ دو گے، اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے
ساتھ اچھا سلوک کرو۔

شیخ ابن عثیمین نے اس حدیث کی تفصیلی شرح اپنی شرح ریاض الصالحین (۱۸/۳-۱۱۷) میں بیان کی ہے، یہاں ان کی باتوں کا خلاصہ پیش ہے:

"اللہ نے آدم علیہ السلام کو بغیر باپ یا ماں کے پیدا کیا، بلکہ انہیں مٹی سے پیدا کیا اور پھر
انہیں فرمایا: ہو جا اور وہ ہو گئے۔ پھر اللہ نے ان سے ان کی بیوی کو پیدا کیا، تو انہیں ان کی
پسلی کے ٹیڑھے حصے سے پیدا کیا، وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ چاہے تم اس سے لطف اٹھاؤ، اس
میں پھر بھی کمی رہے گی۔ اور اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو
گے۔ یہی حال عورتوں کا ہے۔ اگر مرد اس سے لطف اٹھائے تو اسی کمی کے ساتھ لطف

اٹھائے گا۔ کوئی مرد کسی عورت میں بالکل وہ کچھ نہیں پائے گا جیسا وہ چاہتا ہے۔ اس میں یقیناً کمیاں اور خامیاں ہوں گی اور یہ فطری بات ہے۔ اگر وہ اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرے تو وہ کبھی نہیں کر پائے گا، بلکہ اسے توڑ دے گا، اور اسے توڑنے کا مطلب ہے اس سے جدائی (طلاق)۔

اس میں نبی ﷺ کی طرف سے مردوں کو نصیحت ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ مہربانی اختیار کریں اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آئیں۔ اور اس پر لازم ہے کہ جہاں تک ہو سکے معاف کرے جیسا کہ اللہ کے فرمان میں ہے: (عفو اختیار کرو)، یعنی لوگوں کی خصلتوں میں سے جو اس کے لیے معاف کرنا آسان ہو اسے معاف کر دے۔

مرد کوئی ایسی عورت نہیں پائے گا جو ہر عیب سے پاک ہو یا بالکل ویسی ہو جیسا وہ چاہتا اور توقع رکھتا ہے۔ بلکہ وہی کرو جو نبی ﷺ نے حکم دیا ہے، اس کمی کو نظر انداز کرتے ہوئے ان سے لطف اٹھاؤ۔ نیز، جو خصلت آپ اس میں ناپسند کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ اس میں ایسی خصلت بھی پائیں گے جس سے آپ خوش ہوں گے۔ پس صبر کے ساتھ اس معاملے کو نبھاؤ۔"

مردوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ عورتیں مردوں سے مختلف پیدا کی گئی ہیں، جیسا کہ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں بیان فرمایا کہ عورتیں ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور سب سے زیادہ ٹیڑھا اوپری حصہ ہے۔ پس فطری طور پر عورتوں کے کردار میں کچھ کمیاں اور

ٹیڑھاپن ہوگا۔ یہ حدیث کسی بھی طرح عورتوں کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ اپنے شوہروں کے ساتھ بدسلوکی کریں، بلکہ یہ مردوں کے لیے ایک سبق ہے کہ وہ جتنی بھی کوشش کر لیں کچھ خصلتوں کو درست یا سیدھا نہیں کر سکتے۔ بلکہ جو چیز دونوں کے لیے بہتر کام کر سکتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آئے اور اس کی کچھ خصلتوں سے درگزر کرے۔ اس کا خیال رکھنا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ازدواجی زندگی میں بہت میٹھے پھل لا سکتا ہے۔

اپنی بیوی کے ساتھ بردباری اختیار کرنا

بہت سے مردوں میں فطری طور پر عورتوں کے مقابلے میں زیادہ انا ہوتی ہے۔ جب بات ان کی بیوی کے کسی معاملے میں سوال کرنے یا کسی بھی چیز کے بارے میں رائے دینے کی آتی ہے تو انہیں لگتا ہے کہ اس نے ان کی انا کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ مردوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کی کمیوں کو برداشت کریں اور انہیں خوش اخلاقی سے برداشت کریں، خاص طور پر اس کی زبان کے معاملے میں، جیسا کہ اس پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنے شوہر کے جذبات کا احترام کرے۔ تمام انسانوں میں سب سے عظیم، ہمارے پیارے رسول ﷺ، اپنی بیویوں کی کچھ کوتاہیوں کو برداشت فرماتے تھے، حالانکہ وہ بہترین خواتین تھیں۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ صبر اور بردباری سے پیش آتے تھے۔ آپ ﷺ کی ذات میں ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح نمبر ۴۹۱۳ میں روایت کیا ہے:

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: پورے ایک سال میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سورہ تحریم کی ایک آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھنے کی خواہش رکھتا تھا، لیکن ان کے احترام کی وجہ سے پوچھ نہیں سکتا تھا۔ جب وہ حج کے لیے گئے تو میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ واپسی پر جب ہم ابھی راستے میں تھے، عمر رضی اللہ عنہ اراک کے درختوں کے پاس قضائے حاجت کے لیے الگ ہوئے۔ میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ فارغ ہوئے، پھر میں

ان کے ساتھ چلا اور پوچھا: "اے امیر المومنین! نبی ﷺ کی وہ کون سی دویاں تھیں جنہوں نے آپ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی؟" انہوں نے کہا: "وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔" پھر میں نے کہا: "اللہ کی قسم! میں ایک سال سے آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا لیکن آپ کے احترام کی وجہ سے نہیں پوچھ سکا۔" عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "مجھ سے پوچھنے سے گریز نہ کرو۔ اگر تمہیں لگے کہ مجھے (کسی معاملے کا) علم ہے تو مجھ سے پوچھو، اور اگر مجھے کچھ علم ہو تو میں تمہیں بتاؤں گا۔"

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: "اللہ کی قسم! جاہلیت کے دور میں ہم عورتوں پر توجہ نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کے بارے میں وہ احکام نازل فرمائے جو نازل فرمائے اور ان کے لیے جو حقوق مقرر فرمائے وہ مقرر فرمائے۔ ایک بار جب میں کسی معاملے پر غور کر رہا تھا تو میری بیوی نے کہا: میری رائے ہے کہ آپ ایسا اور ایسا کریں۔ میں نے اس سے کہا: تمہیں اس معاملے سے کیا لینا دینا؟ تم ایسے معاملے میں کیوں دخل دیتی ہو جسے میں پورا کرنا چاہتا ہوں؟ اس نے کہا: آپ کتنے عجیب ہیں اے ابن الخطاب! آپ چاہتے ہیں کہ آپ سے بحث نہ کی جائے جبکہ آپ کی بیٹی حفصہ تو رسول اللہ ﷺ سے اس قدر بحث کرتی ہے کہ آپ ﷺ پورا دن ناراض رہتے ہیں

عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بیان کیا کہ انہوں نے فوری طور پر اپنی چادر اوڑھی اور حفصہ کے پاس گئے اور کہا: "اے میری بیٹی! کیا تم رسول اللہ ﷺ سے اس قدر بحث کرتی ہو کہ آپ ﷺ پورا دن ناراض رہتے ہیں؟" حفصہ نے کہا: "اللہ کی قسم! ہم آپ ﷺ سے

بحث کرتی ہیں۔ "عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "جان لو کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب اور رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے ڈراتا ہوں۔ اے میری بیٹی! اس کی خوبصورتی اور رسول اللہ ﷺ کی اس سے محبت (یعنی عائشہ) کی وجہ سے دھوکے میں نہ آنا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: پھر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا جو میری رشتہ دار تھیں اور ان سے بات کی۔ انہوں نے کہا: اے ابن الخطاب! یہ بات کافی حیران کن ہے کہ آپ ہر چیز میں دخل دیتے ہیں، یہاں تک کہ آپ رسول اللہ ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل دینا چاہتے ہیں! اللہ کی قسم! ان کی بات نے مجھ پر اتنا اثر کیا کہ میرا کچھ غصہ جاتا رہا۔ میں ان کے پاس سے چلا آیا۔ ان دنوں میرا انصار سے ایک دوست تھا جو میری غیر حاضری میں خبریں لاتا تھا اور میں اس کی غیر حاضری میں اسے خبریں پہنچاتا تھا۔ ان دنوں ہمیں غسان کے ایک بادشاہ کا خوف تھا۔ ہم نے سنا تھا کہ وہ ہم پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اس لیے ہمارے دلوں میں اس کا خوف تھا۔

(ایک دن) میرے انصاری دوست نے اچانک میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: کھولو! کھولو! میں نے کہا: کیا غسان کا بادشاہ آگیا؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ سنگین بات ہے: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا: عائشہ اور حفصہ کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ ذلیل و رسوا ہوں)! پھر میں نے کپڑے پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی قیام گاہ پر گیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ اپنے ایک بالائی کمرے میں تشریف فرما ہیں جہاں آپ سیڑھی کے ذریعے چڑھتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ کا ایک سیاہ

فام غلام پہلی سیڑھی پر بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے کہا: (نبی ﷺ سے) کہو کہ عمر بن الخطاب آئے ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے مجھے اندر بلایا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو سارا واقعہ سنایا۔ جب میں ام سلمہ کے واقعے پر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے جبکہ آپ ﷺ کھجور کے پتوں کی ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے اور چٹائی کے درمیان کچھ نہیں تھا۔ آپ ﷺ کے سر کے نیچے کھجور کے ریشوں سے بھرا چمڑے کا تکیہ تھا، پاؤں کی طرف ساؤت کے درخت کے پتے پڑے تھے اور سر کے اوپر چند مشکیزے لٹک رہے تھے۔ چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو پر دیکھ کر میں رو پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیوں رو رہے ہو؟" میں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! قیصر اور کسریٰ عیش و عشرت میں ہیں جبکہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہونے کے باوجود اس حال میں ہیں۔" نبی ﷺ نے پھر جواب دیا: "کیا تم اس پر راضی نہیں کہ وہ دنیا سے لطف اٹھائیں اور ہم آخرت سے؟"

شوہر کا بیوی سے یا بیوی کا شوہر سے ان کے درمیان محبت مضبوط کرنے
کے لیے جھوٹ بولنا

امام مسلم نے اپنی صحیح نمبر ۲۶۰۵ میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا " . قَالَ ابْنُ
شَهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ يَرْخَصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثَ
الْحَرْبِ وَالْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

وہ جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور اچھی بات کہے (تاکہ جھگڑے کو
ٹالے) یا اچھی بات پہنچائے۔ ابن شہاب نے کہا: میں نے نہیں سنا کہ ان چیزوں میں
جھوٹ بولنے کی اجازت دی گئی ہو جنہیں لوگ جھوٹ کہتے ہیں، سوائے تین صورتوں کے:
جنگ میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں، اور شوہر کی بیوی سے بات اور بیوی کی
اپنے شوہر سے بات (کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا تاکہ ان کے درمیان صلح ہو)۔

امام ترمذی نے اپنی جامع ترمذی نمبر ۱۹۳۹ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لِيَرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ
وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ

جھوٹ صرف تین صورتوں میں جائز ہے: وہ بات جو مرد اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے کہے، جنگ میں جھوٹ، اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری (۳۰۰/۵) میں اس حدیث کی وضاحت میں فرمایا:

وَاتَّقُوا عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْكَذِبِ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ إِنَّمَا هُوَ فِيمَا لَا يُسْقِطُ حَقًّا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا أَوْ أَخَذَ مَا لَيْسَ لَهُ أَوْ لَهَا

اس بات پر اتفاق ہے کہ شوہر کے بیوی سے اور بیوی کے شوہر سے جھوٹ بولنے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے شوہر کے حقوق بیوی کی طرف سے یا بیوی کے حقوق شوہر کی طرف سے ضائع نہ ہوں، اور (اس سے) وہ چیز نہ لے لی جائے جو اس کا حق نہ ہو، چاہے شوہر ہو یا بیوی۔

شیخ ابن عثیمین نے اس کی وضاحت اپنی شرح ریاض الصالحین (۱/۱۷۹۰) میں کرتے ہوئے فرمایا:

"اسی طرح مفید باتوں میں سے یہ ہے کہ شوہر کی اپنی بیوی سے اور بیوی کی اپنے شوہر سے باتیں ایسی ہوں جو محبت اور الفت پیدا کریں، مثلاً وہ اس سے کہے: آپ میرے نزدیک بہت قیمتی ہیں، اور آپ مجھے دنیا کی تمام عورتوں سے زیادہ عزیز ہیں، اور اس جیسی دیگر باتیں، چاہے وہ جھوٹ ہی ہو، لیکن محبت پیدا کرنے کی نیت سے ہو، اور مصلحت اسی کا تقاضا کرتی ہے (یعنی نکاح میں محبت بڑھانے کے لیے)۔"

غیرت

غیرت اپنے شریکِ حیات کے بارے میں حفاظتی جذبہ رکھنے کو کہتے ہیں اور یہ ایک ایسا عمل ہے جو اللہ کی نظر میں قابلِ تعریف ہے۔ مرد کو اس وقت غیرت کا احساس ہونا چاہیے جب اس کی بیوی ایسے مردوں سے میل جول رکھے یا معاملہ کرے جن سے اس کا اختلاط جائز نہیں، اور جہاں اسے لگے کہ اس کی بیوی بھٹک سکتی ہے وہاں اسے روکنا چاہیے۔ اسی طرح بیوی کو بھی اپنے شوہر کے مخالف جنس سے معاملے کے وقت حفاظت اور غیرت کا احساس ہونا چاہیے۔ یہ سب متوازن انداز میں ہونا چاہیے اور شریعت کی مقرر کردہ حدود کو نہیں پھلانگنا چاہیے، اس طرح کہ یہ اپنے شریکِ حیات کے بارے میں بدگمانی کی طرف نہ لے جائے کیونکہ یہ ایک گناہ ہے جو دوسرے گناہوں جیسے جاسوسی وغیرہ کی طرف لے جاتا ہے۔ غیرت رکھنے سے دونوں شریکِ حیات گناہوں میں پڑنے سے محفوظ رہتے ہیں کیونکہ دونوں ایک دوسرے کو ناجائز کام کرنے سے روکیں گے۔

وہ مرد جو اپنی بیوی کے ایسے مردوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط پر کوئی توجہ نہ دے جن سے اس کا میل جول جائز نہیں، اور اسے نہ روکے کیونکہ اسے اس کے بارے میں کوئی غیرت نہیں، اسے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث میں بیان کردہ اصطلاح کے مطابق "دیوث" کہا جاتا ہے۔

امام نسائی نے اپنی سنن نمبر ۲۵۶۲ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُ لَوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ
وَالدِّيُوثُ

تین لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ عزوجل قیامت کے دن نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا: والدین کا نافرمان، وہ عورت جو اپنے ظاہری حلیے میں مردوں کی نقل کرے، اور دیوث۔

امام بخاری نے اپنی صحیح نمبر ۵۲۲۴ میں روایت کیا ہے:

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: جب زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس نہ کوئی جائیداد تھی، نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور چیز، سوائے ایک اونٹ کے جو کنویں سے پانی کھینچتا تھا، اور ان کے گھوڑے کے۔ میں ان کے گھوڑے کو چارہ دیتی، کنویں سے پانی کھینچتی، ڈول کو سیتی، آٹا گوندھتی، لیکن مجھے روٹی پکانی نہیں آتی تھی۔ پس ہماری انصاری پڑوسنین میرے لیے روٹی پکاتی تھیں اور وہ شریف خواتین تھیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے زبیر رضی اللہ عنہ کو دی گئی زمین سے کھجور کی گٹھلیاں اپنے سر پر اٹھا کر لاتی تھی، اور یہ زمین میرے گھر سے تقریباً دو تہائی فرسخ (تقریباً تین میل) دور تھی۔

ایک دن جب میں سر پر کھجور کی گٹھلیاں لیے آرہی تھی تو راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی جبکہ آپ ﷺ کچھ انصاری صحابہ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا

اور پھر (اپنے اونٹ کو بٹھاتے ہوئے) فرمایا: "إِخْ! إِخْ!" تاکہ میں آپ ﷺ کے پیچھے سوار ہو جاؤں۔ مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرنے میں شرم آئی اور مجھے زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی غیرت یاد آگئی، کیونکہ وہ سب سے زیادہ غیرت مند لوگوں میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ مجھے شرم آرہی ہے، تو آپ ﷺ آگے چلے گئے۔

میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا: میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی جبکہ میں سر پر کھجور کی گٹھلیوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھی اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ صحابہ تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا اونٹ بٹھایا تاکہ میں سوار ہو جاؤں، لیکن مجھے آپ ﷺ کی موجودگی میں شرم آئی اور میں نے آپ کی غیرت یاد کی۔ اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: "اللہ کی قسم! تمہارا کھجور کی گٹھلیاں اٹھانا (اور اس حال میں نبی ﷺ کی نظر پڑنا) مجھے اس سے زیادہ شرمناک لگتا ہے کہ تم ان کے ساتھ سوار ہو جاتیں۔" (میں اسی طرح خدمت کرتی رہی) یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کی دیکھ بھال کے لیے مجھے ایک خادم بھیجا، تو مجھے ایسے لگا جیسے انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

اور صحیح بخاری نمبر ۶۸۴۶ میں روایت ہے:

عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصَفَّحٍ. فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، لَأَنَا أَعْيُرُ مِنْهُ، وَاللَّهِ أَغْيُرُ مِنِّْي"

مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اگر میں کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو اسے تلوار کی دھار سے ماروں گا۔" جب یہ بات

نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں، اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔"

اپنی بیوی کو خوبصورت ناموں سے پکارنا

امام بخاری نے اپنی صحیح نمبر ۳۷۶۸ میں روایت کیا ہے:

إِنَّ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا "يَا عَائِشُ، هَذَا جَبْرِيلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ". فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى. تُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اے عائش! یہ جبریل ہیں جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔" میں نے کہا: "ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔" اور وہ رسول اللہ ﷺ سے مخاطب تھیں۔

امام نسائی کی سنن کبریٰ نمبر ۸۹۰۲ میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو "حمیراء" (چھوٹی سرخی مائل) کے نام سے پکارا

فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَمِيرَاءُ أَتَحْبِبِينَ أَنْ تَنْتَظِرِي إِلَيْهِمْ. فَقُلْتُ: نَعَمْ

نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اے حمیراء! کیا تم انہیں دیکھنا پسند کرتی ہو؟" میں (عائشہ) نے کہا: جی ہاں۔

اپنے شریکِ حیات کے لیے خوشبو لگانا

امام ابو داؤد نے اپنی سنن نمبر ۴۱۶۲ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعْنُ رَوَيْتُ كَمَا: نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَّ (خُشْبُو دَان) تَحَا
جَسْ سَ آفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُشْبُو لَكَ تَحَا تَحَا.

خوشبو کشش کے ان پہلوؤں میں سے ہے جس کی سب سے کم قدر کی جاتی ہے۔ ایم لوئسا
ڈیمنے اور ان کی ٹیم کی تحقیق بعنوان "بو سے متعلق اشارے چہرے کی کشش کو متاثر کرتے
ہیں" جو آکسفورڈ کیمیائی حسیات کے جریدے میں شائع ہوئی، کے مطابق: "خوشبو اس بات پر
بھی اثر انداز ہوتی ہے کہ لوگ ہمیں لاشعوری سطح پر کیسے دیکھتے ہیں۔"

ایک ہی جگہ سے پینا

امام مسلم نے اپنی صحیح نمبر ۳۰۰ میں روایت کیا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أَتَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرَقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَتَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِيَّ . وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فَيَشْرَبُ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: میں حیض کی حالت میں بیٹھی تھی، پھر وہ برتن نبی ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اپنا منہ اسی جگہ رکھتے جہاں میرا منہ تھا اور پیتے، اور میں حیض کی حالت میں ہڈی سے گوشت کھاتی تھی، پھر وہ ہڈی نبی ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اپنا منہ اسی جگہ رکھتے جہاں میرا منہ تھا۔ اور زہیر نے آپ ﷺ کے پینے کا ذکر نہیں کیا۔

اپنے شریکِ حیات کی گود میں ٹیک لگا کر قرآن کریم کی تلاوت کرنا

امام مسلم نے اپنی صحیح نمبر ۳۰۱ میں روایت کیا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ فِي حِجْرِي
وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میری گود
میں ٹیک لگاتے تھے جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی، اور آپ ﷺ قرآن کریم کی
تلاوت فرماتے تھے۔

اپنے شوہر کے بال سنوارنا

امام مسلم نے اپنی صحیح نمبر ۲۹۷ میں روایت کیا ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يَدْنِي إِلَى رَأْسِهِ فَأَرْجَلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں ہوتے تو آپ ﷺ اپنا سر میری طرف جھکاتے اور میں آپ ﷺ کے بال سنوارتی تھی، اور آپ ﷺ گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے سوائے قضائے حاجت کے۔

اپنے شریکِ حیات کے جذبات کو محسوس کرنا

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۲۲۸ روایت کی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتُ عَلَى غَضَبِي". قَالَتْ فَقُلْتُ مَنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ "أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ". قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

میں جانتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: "آپ یہ کیسے جانتے ہیں؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو: 'نہیں، محمد کے رب کی قسم'، اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: 'نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم'۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا:

"جی ہاں، اللہ کی قسم، یا رسول اللہ! میں صرف آپ کا نام چھوڑتی ہوں، (دل سے تو آپ ہی کو چاہتی ہوں)۔"

ماہواری کے دوران خواتین میں جذباتی تبدیلیوں کو سمجھنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۲۰۸ میں ارشاد فرمایا:

عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو! بے شک تم نے انہیں اللہ کی امان میں لیا ہے۔

عورت کا جسم ماہواری کے مختلف مراحل کے دوران جسمانی اور جذباتی تبدیلیوں سے گزرتا ہے۔ جذباتی علامات میں شامل ہو سکتے ہیں: بے چینی، چڑچڑاپن یا افسردگی کے احساسات۔

ڈاکٹر ایڈکیو اور ان کی ٹیم کی ۲۰۱۴ میں کی گئی تحقیق کے مطابق، جو کہ درد کے بین الاقوامی مطالعاتی ادارے کے جریدے "درد" میں شائع ہوئی، ماہواری خواتین کی ذہنی صلاحیت کو کم کر دیتی ہے۔ ماہواری کے دوران ہیٹ کا درد، کم درد اور متلی دراصل عورت کی سوچنے اور محسوس کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں اور اس کی ذہنی کارکردگی کو کمزور کر دیتے ہیں۔

قبل از ماہواری علامات اور شدید قبل از ماہواری اضطرابی کیفیت کو سمجھنا

قبل از ماہواری علامات سے مراد وہ مخصوص، بار بار آنے والی اور نسبتاً شدید علامات ہیں جو عورت کی ماہواری کے آنے سے پہلے کے مرحلے میں ظاہر ہوتی ہیں۔ شدید قبل از ماہواری اضطرابی کیفیت اس کی زیادہ سنگین شکل ہے۔

تقریباً ہر عورت کو ان مراحل میں درج ذیل علامات کا سامنا ہوتا ہے: افسردگی، غصے کے دورے، چڑچڑاپن، بے چینی، ذہنی الجھن، لوگوں سے دوری، ہیٹ کا پھولنا اور سردرد۔

ہر عورت مختلف ہوتی ہے۔ کسی کو شدید مزاجی اتار چڑھاؤ ہوتا ہے تو کوئی محض افسردہ رہتی ہے۔ کوئی میٹھا کھانے کی خواہش محسوس کرتی ہے تو کسی کی بھوک بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی وہ بغیر کسی وجہ کے رو پڑتی ہیں۔

شوہر کیا کر سکتے ہیں؟

اپنی بیوی کی تعریف کریں اور ایسی باتیں کہیں جو اسے خوشی دیں۔

گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹا کر اس کا بوجھ ہلکا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے گھریلو کاموں میں مدد فرماتے تھے۔

گرم جوشی سے اسے بانہوں میں لے کر تسلی دیں۔

اسے محبت اور قدر کا احساس دلائیں اور بتائیں کہ اس کا آپ کی زندگی میں ہونا آپ کے لیے
کتنی خوشی کا باعث ہے۔

بیوی کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ البقرہ (۲:۲۲۸) میں ارشاد فرمایا:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
اور عورتوں کے لیے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر (مردوں کے) حقوق ہیں، دستور کے مطابق، البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے، اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

شیخ عبدالرحمن السعدی نے اس آیت کی تفسیر تیسیر الکریم (۱/۱۶۷) میں فرمایا:

أي: وللنساء على بعولتهن من الحقوق واللوازم مثل الذي عليهن لأزواجهن من الحقوق اللازمة والمستحبة. ومرجع الحقوق بين الزوجين يرجع إلى المعروف، وهو: العادة الجارية في ذلك البلد وذلك الزمان من مثلها لمثلها، ويختلف ذلك باختلاف الأزمنة والأمكنة، والأحوال، والأشخاص والعوائد. وفي هذا دليل على أن النفقة والكسوة، والمعاشرة، والمسكن، وكذلك الوطء - الكل يرجع إلى المعروف، فهذا موجب العقد المطلق. وأما مع الشرط، فعلى شرطهما، إلا شرطاً أحل حراماً، أو حرم حلالاً.

یعنی عورتوں کے اپنے شوہروں پر وہی حقوق ہیں جو شوہروں کے ان پر ہیں، واجب اور مستحب دونوں اعتبار سے۔ میاں بیوی کے باہمی حقوق کا مرجع معروف ہے، یعنی اس شہر اور اس زمانے میں ان جیسے لوگوں کے درمیان رائج رسم و رواج۔ یہ رسم و رواج زمانے، جگہ، حالات، افراد اور عادات کے اختلاف سے بدلتے رہتے ہیں۔

اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ نفقہ، لباس، معاشرت، رہائش، اور زوجین کے خصوصی تعلق - سب کا مرجع معروف ہے۔ یہ حکم اس عقد کے لیے ہے جو مطلق ہو یعنی جس میں کوئی شرط نہ لگائی گئی ہو۔ البتہ اگر کوئی شرط لگائی گئی ہو تو اسی شرط کے مطابق عمل ہوگا، سوائے اس شرط کے جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرے۔

امام ابو داؤد نے اپنی سنن، حدیث نمبر ۲۱۴۲ میں اس باب کے تحت روایت کی:

باب فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا
باب: شوہر پر بیوی کے حقوق

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ زَوْجَةٍ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ " أَنْ تُطْعَمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ - أَوْ اكْتَسَبْتَ - وَلَا تَضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا تُفَبِّحَ وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ " . قَالَ أَبُو دَاوُدَ " وَلَا تُفَبِّحَ أَنْ تَقُولَ قَبْحَكَ اللَّهُ "

حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے چہرے پر نہ مارو، اسے برا بھلا نہ کہو، اور گھر کے اندر رہتے ہوئے ہی علیحدگی اختیار کرو (اگر ضرورت ہو)۔"

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: "برا بھلا نہ کہو" کا مطلب یہ ہے کہ یوں نہ کہو: "اللہ تجھے رسوا کرے۔"

شیخ ابن عثیمین نے اس حدیث کی وضاحت شرح ریاض الصالحین (۳/۱۳۱) میں کی:
 وهنا سألته معاوية (ما حق امرأة أحدنا عليه؟) قال: ((أَنْ تَطْعَمَهَا إِذَا طَعَمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ)) يعني لا تخصص نفسك بالكسوة دونها، ولا بالطعام دونها؛ بل هي شريكة لك يجب عليك أن تنفق عليها كما تنفق على نفسك، حتى إن كثيراً من العلماء يقول: إذا لم ينفق الرجل على زوجته وطالبت بالفسخ عند القاضي؛ فللقاضي أن يفسخ النكاح؛ لأنه قصر بحقها الواجب لها
 یہاں معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟" تو آپ نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، اور جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ۔ "یعنی کھانے اور لباس میں صرف اپنے آپ کو ترجیح مت دو۔ وہ تمہاری شریک ہے، تم پر واجب ہے کہ اس پر ویسے ہی خرچ کرو جیسے اپنے آپ پر کرتے ہو۔ یہاں تک کہ بہت سے علماء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر خرچ نہ کرے اور وہ قاضی کے پاس نکاح فسخ کرانے کا مطالبہ کرے، تو قاضی نکاح فسخ کر سکتا ہے، کیونکہ شوہر نے اس کے واجب حق کی ادائیگی میں کوتاہی کی۔"

بیوی اور گھر والوں پر خرچ کرنا اللہ کی طرف سے اجر کا ذریعہ ہے

صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۶ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

إِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فَمٍ "أَمْرًا تَك"

جو بھی مال تم اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہو اس پر تمہیں اجر ملے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس پر بھی۔

امام مسلم نے اپنی صحیح، حدیث نمبر ۹۹۵ میں روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مَسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ "جو دینار تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، جو دینار تم نے کسی غلام کو آزاد کرانے میں خرچ کیا، جو دینار تم نے کسی مسکین کو صدقہ دیا، اور جو دینار تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ ان سب میں سب سے زیادہ اجر اس دینار کا ہے جو تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔"

بیوی کا حق اور لمبے عرصے تک بیوی سے دور رہنا

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۱۹۹ کے تحت باب:
باب لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ "یعنی "تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے" کے تحت ایک مستند حدیث
روایت کی ہے،
جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِرِزْوَجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، اور تمہاری بیوی کا تم پر حق
ہے۔

امام بیہقی نے السنن الکبریٰ (۵۱/۹) حدیث نمبر ۱۷۸۵۰ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا
ہے کہ:

خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَسَمِعَ امْرَأَةً تَقُولُ:
تَطَاوَلَ هَذَا اللَّيْلُ وَأَسْوَدَ جَانِبُهُ... وَأَرْقَنِي أَنْ لَا حَبِيبَ أَلَا عِبُهُ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
"كَمْ أَكْثَرُ مَا تَصْبِرُ الْمَرْأَةُ عَنْ زَوْجِهَا؟"
فَقَالَتْ: سِتَّةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ أَشْهُرٍ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "لَا أَحْبَسُ الْجَيْشَ أَكْثَرَ
مِنْ هَذَا"

ایک رات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو انہوں نے ایک عورت کو یہ کہتے ہوئے سنا

یہ رات کتنی لمبی ہو گئی اور اس کے کنارے کتنے تاریک ہیں... مجھے یقین نہیں آتی کیونکہ میرے پاس کوئی محبوب نہیں جس کے ساتھ میں وقت گزاروں۔

تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: "عورت زیادہ سے زیادہ اپنے شوہر سے کتنے عرصے تک دور رہ سکتی ہے؟

انہوں نے جواب دیا: "چھ یا چار مہینے۔"

تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں لشکر کو اس سے زیادہ نہیں روکوں گا۔"

اس واقعے میں جس خاتون کا ذکر ہے اور اس کی اپنے شوہر کی ضرورت یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ معاملہ کتنا سنجیدہ اور اہم ہے۔

ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ زندگی گزار سکتی ہے چاہے وہ اس کی کچھ مادی ضروریات پوری نہ کر سکے، لیکن وہ ایسے شوہر کے ساتھ ہرگز نہیں رہ سکتی جو اس کی جسمانی قربت اور جنسی تسکین کا حق ادا نہ کرے۔

یہ معاملہ اس وقت اور بھی مشکل ہو جاتا ہے جب شوہر لمبے عرصے تک گھر سے دور رہے، کیونکہ اس سے عورت کے لیے فتنے کا راستہ کھل سکتا ہے اور وہ حرام کی طرف دھکیلی جا سکتی ہے۔

مثال کے طور پر: اگر شوہر اس پر خرچ نہیں کر سکتا تو عورت اپنا مال خرچ کر سکتی ہے، لیکن اپنی جسمانی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اس کے شوہر کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔

شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی اور اپنی بیوی کی ضرورت اور استطاعت کے مطابق اس کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم کرے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مجموع الفتاوی (۲۷۱ / ۳۲) میں فرمایا:

يجب على الرجل أن يطيأ زوجته بالمعروف ، وهو من أوكد حقها عليه ، أعظم من إطعامها

"مرد پر واجب ہے کہ وہ معروف طریقے سے اپنی بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم کرے، اور یہ اس کے حقوق میں سب سے اہم حق ہے، بلکہ یہ اسے کھانا کھلانے سے بھی بڑھ کر ہے۔"

بعد از زچگی ڈپریشن میں اپنی بیوی کا ساتھ دینا۔ شوہروں کے لیے ایک رہنما

بہت سی خواتین کے لیے، بچے کی پیدائش کے بعد کا وقت بعد از زچگی ڈپریشن (پی این ڈی) کے سائے میں گزرتا ہے۔ یہ ایک ایسی کیفیت ہے جو نہ صرف ماں کو بلکہ پورے خاندان کو متاثر کرتی ہے۔ بطور شوہر اور ساتھی، آپ کا کردار انتہائی اہم ہے۔

بعد از زچگی ڈپریشن محض "بچے کی پیدائش کے بعد کا معمولی اداسی" نہیں ہے۔ یہ ایک سنگین ذہنی صحت کی بیماری ہے جس کی خصوصیات میں مسلسل اداسی، بے چینی، تھکاوٹ اور جذباتی انخلاء شامل ہیں۔ نئی ماؤں کے عارضی موڈ کی تبدیلیوں کے برعکس، یہ کیفیت دیر تک رہتی ہے اور روزمرہ زندگی میں خلل ڈال سکتی ہے۔

علامات جن پر نظر رکھیں:

آرام کے بعد بھی شدید تھکاوٹ

ان چیزوں میں دلچسپی ختم ہو جانا جو پہلے اچھی لگتی تھیں

آپ سے یا بچے سے دوری اختیار کرنا

چڑچڑاہٹ، احساس گناہ یا خود کو ناکافی سمجھنا

بھوک یا نیند میں تبدیلی (نوزائیدہ بچے کی وجہ سے ہونے والی تبدیلیوں سے ہٹ کر)

آپ کیسے مدد کر سکتے ہیں:

ایک ساتھی کا عملی لائحہ عمل
اس کے لیے محفوظ پناہ گاہ بنیں

بغیر حل نکالے سنیں۔ ہو سکتا ہے اسے حل کی نہیں، بس سمجھے جانے کی ضرورت ہو۔ جیسے کہ "میں یہاں ہوں" یا "یہ واقعی بہت مشکل ہوگا" جیسے جملے کسی بھی مشورے سے زیادہ طاقتور ہو سکتے ہیں۔

توہین آمیز زبان سے گریز کریں۔ "بس خوش رہو!" یا "یہ گزر جائے گا" جیسی باتیں اسے اور زیادہ تنہا محسوس کرا سکتی ہیں۔

پوشیدہ ذمہ داریاں بائیں بعد از زچگی ڈپریشن اکثر اس وقت اور بڑھ جاتا ہے جب ماں پر ضروریات کا بوجھ بڑھ جائے۔ پہل کرتے ہوئے آگے بڑھیں:

رات کی دودھ پلانے کی ذمہ داری سنبھالیں (اگر بوتل سے دودھ پلایا جا رہا ہو) یا ڈائپر تبدیل کریں۔

بغیر کبے گھر کے کام سنبھالیں۔

اسے بغیر کسی احساس جرم کے آرام کرنے یا وقفہ لینے کی ترغیب دیں۔

چھوٹے اقدام، بڑا اثر

اسے حوصلہ افزائی غامات لکھ کر چھوڑیں۔

اس کی پسندیدہ چیز یا گرم مشروب لے کر آئیں۔

اسے خود کی دیکھ بھال کا وقت دیں (نہانا، اکیلے ٹہلنا) جبکہ آپ بچے کو سنبھالیں۔

اپنے رشتے کی حفاظت کریں

جذباتی طور پر حال پوچھتے رہیں: "تم واقعی کیسا محسوس کر رہی ہو؟
چھوٹے لمحات کا منصوبہ بنائیں: صرف ۱۰ منٹ کی بے تعلقی سے پاک گفتگو بھی قربت کو
دوبارہ بحال کر سکتی ہے۔
الزام سے بچیں: بعد از چگی ڈپریشن کسی کی غلطی نہیں۔ مسائل کو "ہم بمقابلہ مسئلہ" کے
انداز میں دیکھیں۔

شوہر کے حقوق

وہ تمہاری جنت یا جہنم ہے

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر ۱۹۰۰۳ صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے:

عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ مُحْصَنٍ، أَنَّ عَمَّةً لَهُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ، فَفَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَذَاتُ زَوْجٍ أَنْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «كَيْفَ أَنْتِ لَهُ؟» قَالَتْ: مَا أَلُوهُ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ، قَالَ: «فَانْظُرِي أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكَ وَنَارُكَ»

حصین بن محسن کی پھوپھی ایک ضرورت کے تحت نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، جب ان کی ضرورت پوری ہو گئی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: "کیا تمہارا شوہر ہے؟" انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کے ساتھ کیسی ہو؟" انہوں نے کہا: "میں اس کے کسی حق میں کوتاہی نہیں کرتی سوائے اس کے جو میری طاقت سے باہر ہو۔" تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنے آپ کو اپنے شوہر کے حوالے سے جانچو، کیونکہ وہ ہی تمہاری جنت ہے اور وہ ہی تمہاری جہنم ہے۔" یعنی اگر تم اس کے حقوق ادا کرو تو وہ تمہارے جنت میں داخلے کا سبب ہے اور اگر تم اس میں کوتاہی کرو تو وہ تمہارے جہنم میں داخلے کا سبب بنے گا۔

شوہر کی اطاعت

امام ابن جبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۴۱۶۳ صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خُمُسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا،
دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ

جب عورت اپنی پانچ (نمازیں) ادا کرے، اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھے، اپنی
شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، تو اس سے کہا جائے گا: جنت
کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

اس کا شکر ادا کرنا

امام نسائی نے اپنی السنن الکبریٰ میں حدیث نمبر ۹۰۸۶ صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِرِزْقِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ

اللہ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کی ناشکری کرے، جبکہ وہ اس سے بے
نیاز بھی نہ ہو سکتی ہو۔

اس سے اجازت لینا
صحیح البخاری حدیث نمبر ۵۱۹۵ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَا
يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا
أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلِإِنَّهُ يُؤَدِّي إِلَيْهِ شَطْرَهُ ". وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا
عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ

کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر
(نفلی) روزہ رکھے، اور نہ ہی اس کے گھر میں کسی کو اس کی اجازت کے بغیر آنے دے، اور
اگر وہ اس کے حکم کے بغیر اس کا مال خرچ کرے تو اس کا آدھا ثواب شوہر کو ملے گا۔

اس کا مال سمجھداری سے خرچ کرنا

جامع ترمذی حدیث نمبر ۶۷۰ میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے:
حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے
سال اپنے خطبے میں فرماتے ہوئے سنا:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ " لَا تَنْفُقُ امْرَأَةً شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا " . قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ " ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا

کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ بھی خرچ نہ کرے۔ " عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ تو ہمارا سب سے افضل مال ہے۔"

صحیح البخاری حدیث نمبر ۵۳۶۴ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:
عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُبَيْدَةَ، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلًا شَحِيحٌ، وَلَيْسَ يَعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ

ہند بنت عتبہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! ابو سفیان ایک کنجوس آدمی ہے اور وہ مجھے اور میرے بچوں کے لیے کافی نہیں دیتا، سوائے اس کے جو میں اس کے علم کے بغیر لے لوں۔" تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اتنا لو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو، اور مقدار معروف (مناسب اور معقول) ہونی چاہیے۔"

بغیر کسی معقول وجہ کے طلاق مانگنا

سنن ابو داود حدیث نمبر ۲۲۲۶ میں ایک مستند حدیث روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَأِيْحَةُ الْجَنَّةِ

جو عورت بھی بغیر کسی سنگین وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق مانگے، اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری (۴۰۲/۹) میں اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: وہ روایات جن میں عورتوں کو اپنے شوہروں سے طلاق مانگنے سے ڈرایا گیا ہے، وہ اس صورت پر محمول ہیں جب کوئی ایسی وجہ نہ ہو جو اس کی مقتضی ہو۔

آج کے دور میں یہ معاملہ دنیا بھر میں مسلمان مردوں اور عورتوں میں بہت عام ہو گیا ہے۔ جوڑے اپنی ازدواجی زندگی میں معمولی سی تکرار پر طلاق مانگ لیتے ہیں جسے آپس میں باسانی حل کیا جاسکتا تھا۔ یہ دیکھ کر انتہائی حیرانی ہوتی ہے کہ خاص طور پر عورتیں ایسی وجوہات کی بنا پر طلاق مانگتی ہیں جیسے کہ شوہر اپنا بہت زیادہ وقت فون یا لیپ ٹاپ پر گزارتا ہے، یا انہیں شوہر کا لباس پہننے کا انداز پسند نہیں آیا۔

شوہر کے ساتھ ازدواجی تعلق سے انکار

صحیح البخاری حدیث نمبر ۳۲۳۷ میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد روایت کیا گیا ہے:

إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضَبًا نَ عَلَيْهَا، لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ
حَتَّى تُصْبِحَ

جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے، اور شوہر اس پر ناراض ہو کر رات گزارے، تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ناجائز جنسی تعلقات، زنا، بدکاری، فحاشی اور بے حیائی کی سختی سے مذمت کرتا ہے۔ اسی لیے بیوی پر لازم ہے کہ وہ اپنے شوہر کی جنسی ضروریات پوری کرے تاکہ وہ گمراہی کی طرف نہ جائے۔

نیک بیوی دنیا کی بہترین نعمت ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم (۴:۳۴) میں ارشاد فرمایا:

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ

پس نیک عورتیں فرمانبردار ہوتی ہیں (اللہ اور اپنے شوہروں کی)، اور شوہر کی غیر موجودگی میں ان چیزوں کی حفاظت کرتی ہیں جن کی حفاظت کا اللہ نے حکم دیا ہے (یعنی اپنی عفت اور شوہر کا مال)۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۷۱۵ کے تحت یہ باب قائم کیا:

بَابُ خَيْرِ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

باب: دنیا کی بہترین عارضی نعمت نیک عورت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

دنیا ایک متاع (سامانِ زیست) ہے، اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے شرح ریاض الصالحین (۳/۱۳۷-۱۳۶) میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:

"اگر کسی شخص کو نیک عقل والی اور پرہیزگار بیوی مل جائے تو یہ دنیا کی بہترین نعمت ہے، کیونکہ وہ اس کا راز محفوظ رکھتی ہے، اس کے مال اور بچوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر عورت عقلمند ہو تو وہ اس کے گھر کو بہترین انداز میں سنبھالتی ہے اور اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرتی ہے۔ جب وہ اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، اور اس کی غیر موجودگی میں اپنی حفاظت کرے۔ جب وہ اسے کوئی امانت سونپے تو وہ خیانت نہ کرے۔ پس یہی وہ عورت ہے جو دنیا کی بہترین نعمت ہے۔"

شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ میل جول

بیوی کی نیکی میں سے یہ بھی ہے کہ وہ خود کو با حجاب اور پاکدامن رکھے، کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۶۱۱۸ روایت کی ہے:

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي. حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضْرَبَكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ"

نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں سمجھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا: تم بہت زیادہ شرماتے ہو، اور مجھے ڈر ہے کہ یہ تمہیں نقصان پہنچائے گا۔
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

حیاء میں سے یہ بھی ہے کہ عورت اپنے شوہر کے مرد رشتہ داروں کے ساتھ اور عام طور پر ان مردوں کے ساتھ جو اس کے لیے ناجائز ہیں، آزادانہ میل جول سے باز رہے۔ عورت کے لیے شوہر کے مرد رشتہ داروں کے ساتھ تنہا ہونا جائز نہیں۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۳۰۰۶ روایت کی ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 " لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرُنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحَرَّمٌ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ
 فرماتے ہوئے سنا: کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز تنہا نہ ہو، اور کوئی عورت بغیر محرم کے
 سفر نہ کرے۔

کسی ایسے شخص کے ساتھ تنہا ہونا جو اس کے لیے ناجائز ہو، گناہ اور بے حیائی کی راہ کو
 آسان بنا دیتا ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۵۲۳۲ روایت کی ہے:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِيَّاكُمْ وَالْدُخُولَ
 عَلَى النِّسَاءِ ". فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمُوَ. قَالَ "
 الْحَمُوُ الْمَوْتُ "

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں
 کے پاس (تنہا) جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شوہر کے قریبی
 رشتہ دار (حمو) کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حمو تو موت ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے شرح ریاض الصالحین (۳۶۸/۶) میں اس حدیث کی تشریح کی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:

حموشوہر کے بھائی، چچا اور ماموں وغیرہ ہیں، یہ حمویں سے ہیں اور یہ اس کے محارم میں سے نہیں ہیں۔ البتہ شوہر کے والد اور اس کے بیٹوں کے ساتھ میل جول جائز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے شوہر کے مرد رشتہ داروں کے ساتھ میل جول کے بارے میں سختی سے تاکید فرمائی ہے اور انہیں محرم کی غیر موجودگی میں بیوی کے پاس آنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ جس طرح انسان موت سے بھاگتا ہے، اسی طرح بیوی کو چاہیے کہ وہ جتنا ہو سکے اپنے شوہر کے مرد رشتہ داروں سے دور رہے، اور یہ ایک سخت تنبیہ کی دلیل ہے۔

شوہر کے رشتہ داروں کا محرم کی غیر موجودگی میں بیوی کے پاس آنا کسی بھی اجنبی سے زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ انہیں رشتہ دار سمجھا جاتا ہے اور لوگ اسے غلط نہیں سمجھتے۔ لوگوں نے اس معاملے کو اس قدر معمولی سمجھ لیا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو اپنے بھائی کے ساتھ تنہا چھوڑ کر کام پر چلا جاتا ہے، اور یہ حرام ہے، کیونکہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اقتباس ختم۔

ہر قسم کا گناہ انسان کو اللہ کے غضب کی طرف لے جاتا ہے اور جتنی سخت تنبیہ ہو، عذاب اتنا ہی تکلیف دہ ہوگا۔ شوہر کے رشتہ داروں پر لازم ہے کہ وہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے

اجازت لیں اور چلے جانے پر کہے جانے پر کوئی بھی منفی جذبات ظاہر کیے بغیر واپس چلے جائیں۔ اور بیوی پر لازم ہے کہ وہ اپنے محرم کی غیر موجودگی میں کسی بھی غیر محرم کو اپنے گھر میں داخل نہ ہونے دے۔

پس اے اسلامی بہنو! غور کرو۔ اپنی عفت و پاکدامنی کی حفاظت دراصل اپنے دین کی حفاظت ہے، جو تمہارے اور تمہارے شوہر کے درمیان نکاح کے بندھن اور محبت کو مضبوط کرتی ہے۔ جو شخص اللہ کو راضی کرنے کے لیے اس کی راہ میں قدم بڑھاتا ہے اور دوسروں کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا، اللہ اس کی مدد فرماتا ہے اور اسے ایسے طریقوں سے نوازتا ہے جن کا اس نے تصور بھی نہیں کیا ہوتا۔

خاتمہ

ہم خلوصِ دل سے امید رکھتے ہیں کہ قاری نے اس کتاب سے فائدہ اٹھایا ہوگا اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس میں بیان کردہ باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، تاکہ وہ اس دنیا میں بھی سکون و خوشی پائیں اور آخرت میں بھی۔

ہم نے یہ بات انتہائی ضروری سمجھی کہ مسلمان صحیح اسلامی علم حاصل کریں اور ثقافتی رکاوٹوں کی وجہ سے ازدواجی تعلقات سے متعلق مسائل سیکھنے سے نہ جھجکیں۔

اگر ہم نے کچھ درست کہا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، اور اگر ہم سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو وہ ہماری اپنی اور شیطان کی طرف سے ہے۔

کتابیات

قرآن کریم

جامع البیان (تفسیر طبری) از ابو جعفر محمد بن جریر طبری، مرتب از احمد محمد شاکر، مطبوعه مؤسسه الرساله ۱۴۲۰ هجری، بعدین نظر ثانی شده۔

فتح القدیر از محمد بن علی الشوکانی الیمنی، مطبوعه دار ابن کثیر دمشق ۱۴۱۴ هجری، بعدین نظر ثانی شده۔

الجامع لاحکام القرآن از ابو عبد الله محمد بن احمد القرطبی، مرتب از احمد البردونی، مطبوعه دار الکتب المصریه قاہرہ ۱۳۸۴ هجری، بعدین نظر ثانی شده۔

تفسیر ابن کثیر از ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر، مرتب از سامی بن محمد، مطبوعه دار طیبہ ۱۴۲۰ هجری، بعدین نظر ثانی شده۔

تفسیر السعدی از عبدالرحمن بن ناصر السعدی، انگریزی ترجمہ از ایس عبدالحمید، مطبوعه اسلامک لٹریری فاؤنڈیشن۔

صحیح البخاری از امام محمد بن اسماعیل البخاری، مطبوعه دار السلام۔

صحیح مسلم از امام مسلم بن حجاج (عربی) مطبوعه دار السلام۔

جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، مطبوعہ دار السلام۔

سنن ابو داود از امام ابو داود سلیمان بن اشعث مطبوعہ دار السلام۔

سنن ابن ماجہ از امام محمد بن ماجہ القزوی، مطبوعہ دار السلام۔

السنن الکبریٰ از امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن بحر النسائی، مرتب از حسن عبد المنعم شلبی،
مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۲۱ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

سنن نسائی از امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن بحر النسائی، مطبوعہ دار السلام۔

مسند احمد از احمد بن محمد بن حنبل، مرتب از احمد شاکر، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ ۱۴۱۶ ہجری، بعد میں
نظر ثانی شدہ۔

المعجم الکبیر از ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، مرتب از حمدی عبد المجید السلفی، مطبوعہ مکتبہ ابن
تیمیہ قاہرہ ۱۴۱۵ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

المعجم الاوسط از ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، مرتب از طارق بن عوض اللہ اور عبد المحسن بن
ابراہیم، مطبوعہ دار الحرمین قاہرہ۔

السنن الکبریٰ از ابو بکر احمد بن حسین البیہقی، مرتب از محمد عبدالقادر، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

صحیح ابن جبان از ابو حاتم محمد بن جبان البستی، مرتب از شعیب الارناؤط، مطبوعہ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۴۱۴ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

المستدرک علی الصحیحین از ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم، مرتب از مصطفیٰ عبدالقادر، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

المنہاج شرح صحیح مسلم بن حجاج از ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی، مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت ۱۳۹۲ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

تحفۃ الاحوذی بشرح جامع الترمذی از محمد عبدالرحمن بن عبدالرحیم المبارکپوری، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۵۳ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

شرح ریاض الصالحین از محمد بن صالح بن محمد العثیمین، مطبوعہ دار الوطن ریاض ۱۴۲۶ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

جامع العلوم والحکم از عبدالرحمن بن شہاب الدین ابو الفرج ابن رجب، مرتب از شعیب الارناؤط، مطبوعہ مؤسسة الرسالہ ۱۴۱۹ ہجری۔

مجموع الفتاوی از تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحکیم ابن تیمیہ، مرتب از عبد الرحمن بن محمد بن قاسم، مطبوعہ مجمع الملک فہد قرآن کریم پرنٹنگ پریس مدینہ منورہ ۱۴۱۶ ہجری، کئی بار نظر ثانی شدہ۔

الحاوی من فتاوی الالبانی

تہذیب الکمال فی اسماء الرجال از یوسف بن عبد الرحمن ابو الحاج المزی، مرتب از ڈاکٹر بشار عواد، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۰۰ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

صید الخاطر از ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی، مطبوعہ دار القلم دمشق ۱۴۲۵ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء از ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۹ ہجری۔

الشریعہ از ابو بکر محمد بن حسین الآجری البغدادی، مرتب از ڈاکٹر عبد اللہ بن عمر بن سلیمان، مطبوعہ دار الوطن ریاض ۱۴۲۰ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

فتاوی اسلامیہ (۸ جلدیں) از شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، شیخ محمد بن صالح العثیمین، شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین، ترجمہ از محمد بن عبد العزیز المسند، مطبوعہ دار السلام۔

المغنی از ابو محمد موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ، مطبوعہ مکتبۃ القاہرہ ۱۳۸۸ ہجری۔

الاوسط فی السنن والایجام والاختلاف از امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر، مرتب از ایک جماعت،
مطبوعہ دار الفلاح ۱۴۳۰ ہجری۔

الوافی بالوفیات از صلاح الدین خلیل بن ابیک الصفی، مرتب از احمد الزناؤط اور ترکی مصطفیٰ،
مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۰ ہجری۔

سیر اعلام النبلاء از شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی، مرتب از محققین بزرگ نکرانی شعیب
الارناؤط، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۰۵ ہجری، بعد میں نظر ثانی شدہ۔

تاریخ المدینہ از عمر بن شبہ بن عبیدہ ابو زید، مرتب از فہیم محمد، مطبوعہ ۱۳۹۹ ہجری۔

تاریخ دمشق از ابو القاسم علی بن حسن المعروف بہ ابن عساکر، مطبوعہ دار الفکر ۱۴۱۵ ہجری۔

شادی کی عمر اور ازدواجی عدم استحکام: بیکر-لینڈز-ٹائل مفروضہ کا دوبارہ جائزہ، از ایولین ایل لیہر،
جریدہ پاپولیشن کنالکس ۲۱ (۲): ۴۸۴-۴۶۳، فروری ۲۰۰۸۔

پہلی شادی کی دیر سے عمر اور ازدواجی کامیابی از نوروال ڈی گلین، جیری بی ای، یوکر، رابرٹ ڈیلیوبی لو
جونیر، جریدہ سوشل سائنس ریسرچ، جلد ۳۹، شمارہ ۵، ستمبر ۲۰۱۰، صفحات ۷۸۷-۸۰۰۔

امیری اور غریبی میں از ڈیلیو بریڈ فورڈ واکاکس اور رابرٹ آئی لرین، انسٹیٹیوٹ آف فیملی سٹڈیز۔

رومانوی محبت کی اعصابی بنیاد از بارٹلز اور زیکی ایس، جریدہ ۱۱ (۱۷): ۳۴-۳۸۲۹، دسمبر ۲۰۰۰۔

جنسیت اب: تنوع کو قبول کرنا، پانچواں ایڈیشن از جینل ایل کیرول، یونیورسٹی آف ہارٹ فورڈ، ۲۰۱۶ میں شائع شدہ۔

انسانی اشتقاق از کینتھ سالڈن، ۲۰۱۰ میں شائع شدہ۔

دائمی پروسٹینٹس / دائمی شروینی درد کے سنڈروم میں مردوں کی جنسی خرابی: ٹریگرو ائنٹ ریلیز اور پیراڈوکسیکل ریلیکسیشن ٹریننگ کے بعد بہتری از اینڈرسن آریو، وائزڈی، ساویئرٹی اور چان سی اے، جریدہ یورولوجی ۲۰۰۶ اکتوبر؛ ۱۷۶ (۴ حصہ ۱): ۸-۱۵۳۴۔

فحش مواد کا جنسی اطمینان پر اثر از ڈولف زیلمان اور جیننگز برائنٹ، جریدہ اپلائڈ سوشل سائیکالوجی، جلد ۱۸، شماره ۵، اپریل ۱۹۸۸، صفحات ۴۵۳-۴۳۸۔